عورتوں کے ضروری اور اہم مسائل

# گلدستہ خواتین

تالیف وترتیب

بنتِ خلیل احمد قریشی

فاضل مدرسہ دارالعلوم فیض القرآن للبنات
جبل روڈ ۔ حیرآباد حیدرآباد (سندھ)



ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور ہ پاکستان
Ph:7211788

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ

اور لوگ آپ ﷺ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں

# گلدستۂ خواتین

## مستورات کے ضروری مسائل


تالیف و ترتیب

بنت خلیل احمد قریشی



ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph: 37231788-37211788

نام کتاب: ــــــ گلدستۂ خواتین

مؤلف: ــــــ بنت خلیل احمد قریشی

طابع: ــــــ خالد مقبول

مطبع: ــــــ آر آر پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ ــــ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37224228

❖ ــــ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 37221395

❖ ــــ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان 37211788

## استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

# فہرس



| نمبر | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | پیش لفظ | ۵ |
| ۲ | حیض کے احکام | ۷ |
| ۳ | حائضہ کی تعریف | ۹ |
| ۴ | حیض کے مسائل | ۱۰ |
| ۵ | ایام مخصوصہ میں نماز کے احکام | ۲۷ |
| ۶ | ایام مخصوصہ میں روزے کے احکام | ۳۳ |
| ۷ | ایام مخصوصہ میں اعتکاف، تلاوت قرآن اور قرآن چھونے کے احکام | ۴۰ |
| ۸ | ایام مخصوصہ میں ذکر اذکار کے احکام | ۵۱ |
| ۹ | ایام مخصوصہ میں حج وعمرے کے احکام | ۵۲ |
| ۱۰ | ایام مخصوصہ میں مسجد میں داخل ہونے کے احکام | ۵۷ |
| ۱۱ | ایام مخصوصہ میں جماع کے احکام | ۶۰ |
| ۱۲ | ایام مخصوصہ میں طلاق کی عدت کے احکام | ۶۵ |
| ۱۳ | ایام مخصوصہ میں سفر کے احکام | ۶۸ |
| ۱۴ | ایام مخصوصہ کے بعد غسل کے احکام | ۸۲ |
| ۱۵ | ایام مخصوصہ کے متفرق مسائل | ۸۷ |
| ۱۶ | استحاضہ کے مسائل | ۹۴ |
| ۱۷ | مستحاضہ کی تعریف | ۹۵ |
| ۱۸ | استحاضہ اور مستحاضہ کی تعریف کے بعد اب اس کے کچھ مسائل | ۹۷ |
| ۱۹ | استحاضہ کے احکام عبادات کے متعلق | ۱۰۵ |
| ۲۰ | نفاس کے احکام | ۱۰۹ |
| ۲۱ | نفاس کے احکام عبادات کے متعلق اور مآخذ ومراجع | ۱۱۸ |

بسم الله الرحمن الرحيم

# پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم' اما بعدہ!

دینِ اسلام' دینِ فطرت ہے اور اس میں زندگی کے سارے احکامات موجود ہیں' اِن احکامات میں طہارت کے احکام کو خصوصی اہمیت حاصل ہے' زیرِ نظر کتاب بھی طہارت کے احکام میں سے ایک اہم حکم سے متعلق ہے' دراصل ایک عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ خواتین کے مخصوص ایام کے احکام سے متعلق کوئی عام فہم کتاب مرتب کی جائے جس میں تفصیل سے اِن احکام کو بیان کیا جائے کیونکہ خواتین اپنی فطری حیاء اور جھجک اور طبعی سستی کی بناء پر اِن مسائل کو پوچھنے سے اجتناب کرتی ہیں بلکہ شرماتی ہیں حالانکہ خواتین کے لیے اِن مسائل سے آگاہی اَشد ضروری ہے کیونکہ طہارت' نماز' روزہ' اعتکاف' تلاوتِ قرآن کریم' دخولِ مسجد' عدت' جماع وغیرہ ان تمام احکامات کی صحیح ادائیگی حیض ونفاس کے مسائل سمجھنے پر موقوف ہے۔

لہٰذا اللہ پاک کے فضل وکرم سے حضرت مفتی محمد نعیم میمن صاحب کی راہنمائی' نگرانی اور اساتذہ کرام کی دُعاؤں کی برکت سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے جس میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ تمام مسائل حدیث وفقہ اور دیگر معتبر کتب سے ہی منتخب کیے جائیں اور پھر ان کو عام فہم انداز میں سوالاً جواباً ذکر کردیا جائے لیکن پھر بھی انسان خطا کا پتلا ہے لہٰذا اہلِ علم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بندی کی اس طالب علمانہ کاوش کو ملاحظہ فرمائیں اور جو مسئلہ غلط ہو ازراہِ کرم صحیح مسئلہ باحوالہ سے

ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے اور پڑھنے والی مستورات سے عرض ہے کہ اگر کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو اپنے قریبی، کسی جید عالم سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کریں۔

اس موقعہ پر اپنے مدرسہ کی ان بہنوں کی بہت مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کے مرتب کرنے میں میری بھرپور مدد فرمائی جن میں خصوصاً ف بنتِ عبدالکریم، ف بنتِ ڈاکٹر نذیر احمد، الف بنتِ محمد علی میمن ر بنت عبدالوکیل زید مجد بن قابل ذکر ہیں۔

نیز مدرسہ کی تمام معلمات و طالبات کی بھی تہہ دِل سے شکرگزار ہوں جنہوں نے قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر قبولیتِ عامہ عطا فرمائے اور اس کو میرے اور میرے والدین، اساتذہ کرام اور معاونین اور اس سے استفادہ کرنے والے عام مسلمانوں کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے، آمین ثم آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین.

الف بنتِ خلیل احمد قریشی

فاضلہ: دارالعلوم فیض القرآن للبنات جیل روڈ ہیرآباد، حیدرآباد (سندھ)

❁ ❁ ❁

# حیض کے احکام

عورت کا جو خون فرج (آگے) کے مقام سے نکلتا ہے، تین قسم کا ہوتا ہے:

حیض، نفاس، استحاضہ۔

حیض کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: حیض ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

## حیض کی تعریف ☆

حیض لغت میں ''بہنے'' کو کہتے ہیں اور اصطلاحِ شریعت میں حیض اُس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت کے رحم سے بغیر کسی بیماری یا ولادت کے جاری ہوتا ہے جسے عرفِ عام میں ''ماہواری'' کہتے ہیں اور ''ایام'' بھی کہتے ہیں۔

## حیض کے بارے میں اطبّاء کی رائے ☆

شمس الاطبّاء ڈاکٹر جیلانی لکھتے ہیں کہ حیض وہ خون ہے جو عورت کی حالتِ صحت میں ماہ بماہ خارج ہوتا ہے اور وہ خون سرخ یا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ خون جما ہوا نہیں ہوتا۔ رحم اور اندام نہانی کی دیگر رطوبات ملنے سے اس میں تغیر اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور حیض کا آنا لڑکیوں میں بلوغت کی علامت ہے۔

❀ ❀ ❀

# حیض کی ابتداء

ابتداء میں حیض کا سبب یہ تھا کہ حضرت حوا نے جب شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھایا اور ربّ حقیقی کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو حیض میں مبتلا کر دیا' اُس وقت سے اب تک ان کی اولاد میں یہ ابتلاء برابر جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی اور بعض لوگوں کا خیال یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں رونما ہوا۔ شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ سب سے پہلے حیض کے احکام بنی اسرائیل پر آئے۔ چنانچہ سند صحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مسند عبدالرزاق میں روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے مرد اور عورت ایک جگہ نماز پڑھتے تھے تو اس اجتماع میں مرد اور عورت آپس میں تعلق قائم کر لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حیض کی وجہ سے عورتوں پر پابندی لگا دی اور اُن کو مسجد میں آنے سے روک دیا' یہ روک دینا بوجہ سزا نہیں بلکہ بوجہ حکمت ہے۔

# حائضہ کی تعریف

جس عورت کو حیض آئے اُس کو حائضہ کہتے ہیں۔ حائضہ کی تین قسمیں ہیں:

۱: مبتدیہ ۲: معتادہ ۳: متحیرہ۔

## ۱: مبتدیہ کی تعریف ☆

جس کو پہلی مرتبہ حیض آنا شروع ہوا ہو۔

## ۲: معتادہ کی تعریف ☆

معتادہ کی دو قسمیں ہیں: (i) متفقہ (ii) مختلفہ۔

(i) متفقہ: اُسے کہتے ہیں جس کی حیض کے بارے میں کوئی عادت مقرر ہو۔

(ii) مختلفہ: جس کی حیض کی عادت مختلف ہو کبھی ۳ دن کبھی ٦ دن اور کبھی اس سے زائد۔

## ۳: متحیرہ کی تعریف ☆

وہ عورت جو اپنے ایام حیض بھول جائے۔

# حیض کے مسائل

حیض کے مسائل درج ذیل ہیں:

س ۱: حیض کی کوئی مدت مقرر ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! حیض کی مدت مقرر ہے۔

س ۲: حیض کی کتنی مدت مقرر ہے؟

ج ☆ حیض کی کم از کم مدت تین دن تین راتیں ہیں۔

س ۳: حیض کی کم سے کم مدت تین دن، تین رات کیوں رکھی گئی؟

ج ☆ حیض کی کم سے کم مدت تین دن رات اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ خون رحم سے آ رہا ہے یا رگ سے۔

س ۴: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

ج ☆ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن، دس راتیں ہیں۔

س ۵: اگر کسی عورت کو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے تو اس کو کیا کہیں گے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ خون آیا تو وہ حیض نہیں کہلائے گا بلکہ وہ استحاضہ کہلائے گا اور استحاضہ کی تعریف آپ استحاضہ کے باب میں پڑھیں گے۔

س ۶: حیض آنے کے لیے عورت کی کم سے کم کوئی عمر متعین ہے؟

ج ☆ جی ہاں! حیض آنے کے لیے عورت کی کم سے کم عمر نو سال متعین ہے، اس لیے کہ نو سال سے پہلے حیض نہیں آ سکتا اگر کوئی لڑکی نو سال سے پہلے خون دیکھے تو وہ بیماری کا خون ہوگا۔

س ۷: حیض آنے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کیا ہے؟
ج ☆ حیض آنے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوئی عمر متعین نہیں ہے کیونکہ حیض آنے کا تعلق گرم اور سرد ممالک سے ہوتا ہے۔ معتدل ممالک میں ۱۲ سے ۱۶ سال کی عمر میں آنے لگتا ہے گرم ممالک میں ۹ سے ۱۱ برس تک آنے لگتا ہے اور سرد ممالک میں ۱۶ سے ۲۱ برس تک آنا شروع ہو جاتا ہے۔

س ۸: حیض آنے کی طرح حیض نہ آنے کی بھی کوئی عمر مقرر ہے یا نہیں؟
ج ☆ جی ہاں! حیض آنے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر ۵۵ سال ہے' اس پر فتویٰ ہے اس کے بعد جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بشرطیکہ وہ عورت قوی نہ ہو یعنی اس کے حیض کا خون زیادہ سرخ یا سیاہ نہ ہو اگر ایسا ہے تو وہ حیض ہے اگر ۵۲ سے ۵۸ برس کی طاقتور عورت کو اپنی عادت کے مطابق خون آیا تو وہ بھی حیض ہوگا۔

س ۹: اگر عورت طاقتور نہ ہو بلکہ کمزور ہو تو کیا عادت کے مطابق وہ خون دیکھے تو اس کو حیض نہیں کہیں گے؟
ج ☆ اگر کمزور عورت عادت کے مطابق خون دیکھے' پچپن سال کے بعد بھی تو یہ بھی حیض شمار ہوگا۔

س ۱۰: اگر نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو خون آئے تو کیا کہلائے گا؟
ج ☆ اگر نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ کہلائے گا۔

س ۱۱: حیض کے خون کا رنگ سرخ ہوتا ہے' کیا اس کے علاوہ بھی کوئی رنگ ہوتا ہے؟
ج ☆ جی ہاں! حیض کے خون کا رنگ سرخ ہونے کے علاوہ پانچ رنگ اور بھی ہیں: سیاہ' زرد' گدلا' سبز' مٹیالہ۔

س ۱۲: ان رنگوں کے علاوہ جو سفید رطوبت آتی ہے' کیا وہ حیض نہیں ہے؟
ج ☆ بعض فقہاء کا قول ہے کہ بیاض خالص سفید دھاگے کے مانند ایک چیز ہے جو اختتام حیض کے بعد گدی پر ظاہر ہوتی ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ یہ اختتام حیض کی علامت

ہے۔

س ۱۳: ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان پاکی کوئی مدت ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان کم سے کم مدت پندرہ دن' پندرہ راتیں ہیں۔

س ۱۴: ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان پاکی کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

ج ☆ پاکی کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ یہ اپنی اپنی عادت کے مطابق ہے' کسی کے پندرہ دن ہوتے ہیں اور کسی کا ایک مہینہ اور کسی کا ایک سال' کسی کے دو سال تک۔

س ۱۵: حیض کے شروع ہونے کا حکم کب سے لگے گا؟

ج ☆ جب تک خون فرج سے باہر کی کھال کی طرف نہ آئے' اُس وقت تک حیض شروع ہونے کا حکم نہیں لگے گا اور جب خون فرج کے سوراخوں سے باہر کھال کی طرف نکل آئے تب حیض شروع ہونے کا حکم لگے گا' خواہ خون اِس کھال سے باہر نکلے یا نہ نکلے کیونکہ بہنا شرط نہیں ہے۔

س ۱۶: اگر حیض آیا نہیں بلکہ محسوس ہو رہا ہے تو کیا حیض سمجھا جائے گا یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو حیض آیا نہیں لیکن محسوس ہو رہا ہے تو یہ حیض نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ حیض' نفاس اور استحاضہ کا تب ہی حکم لگے گا جب خون نکلے اور ظاہر ہو جائے' اسی پر فتویٰ ہے۔

س ۱۷: بعض خواتین کو حیض شروع ہونے سے پہلے پیٹ میں شدید تکلیف شروع ہو جاتی ہے' جس سے خواتین اندازہ کر لیتی ہیں کہ حیض شروع ہو گیا لیکن اس وقت خون نہیں آیا تو کیا اِس درد کی وجہ سے نماز چھوڑ دینی چاہیے؟

ج ☆ جن خواتین کو حیض شروع ہونے سے پہلے پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے' جس سے خواتین حیض شروع ہونے کا اندازہ کر لیتی ہیں' لہٰذا اس کی وجہ سے نماز نہیں

چھوڑنی چاہیے کیونکہ حیض کے شروع ہونے کا حکم جب ہی لگے گا جبکہ خون فرج سے باہر نکل آئے اور جو عورتیں اِس طرح نماز چھوڑ دیتی ہیں تو وہ بہت گناہ کا کام کرتی ہیں۔

س ۱۸: اگر کوئی عورت سوراخ میں رُوئی وغیرہ رکھ لے اور خون باہر نہیں آیا تو اِس عورت پر حیض شروع ہونے کا حکم لگے گا یا نہیں؟

ج ☆ اگر کوئی عورت سوراخ کے اندر رُوئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے تو جب تک سوراخ کے اندر خون رہے گا اور باہر والی گدی یا رُوئی پر خون کا دھبہ ظاہر نہ ہو حیض کا حکم نہ لگے گا اور جب خون باہر والی کھال پر آ جائے یا روئی پر یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال دے تب سے حیض شروع ہونے کا حکم لگے گا مثلاً ایک بجے روئی وغیرہ رکھی اور مغرب کے وقت نکالی یا دھبہ نظر آیا تو اب مغرب کی نماز نہ پڑھے اگر ظہر اور عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو پاک ہونے کے بعد قضاء کر لے کیونکہ حیض کا حکم مغرب کے وقت سے لگے گا' نہ کہ ظہر کے وقت سے۔

س ۱۹: حیض کے بند ہونے کا حکم کب سے لگے گا؟

ج ☆ جس عورت کو حیض کا خون آ رہا ہے' اُس نے گدی اُٹھائی اور خون کا اثر نہ پایا تو اُسی وقت سے خون بند ہونے کا حکم لگے گا' جس وقت گدی رکھی تھی مثلاً عصر کی نماز کے وقت گدی رکھی تھی اور عشاء کے وقت گدی اُٹھائی تو اس پر خون کا اثر نہ پایا تو خون بند ہونے کا حکم عصر کے وقت سے لگے گا لہٰذا اب عشاء کی نماز پڑھے اور عصر اور مغرب کی نماز قضاء کرے۔

س ۲۰: اگر کوئی عورت نیند سے اُٹھ کر حیض کا خون دیکھے تو اُس کے حیض کا وقت کب سے شمار ہوگا؟

ج ☆ اگر کوئی عورت نیند سے بیدار ہو کر حیض کا خون دیکھے تو اس وقت سے حیض کا حکم لگے گا جب سے وہ سو کر اُٹھی اس سے پہلے شمار نہیں ہوگا جیسے ایک عورت دن کو ایک بجے سوئی اور مغرب کی اذان کے وقت اُٹھی اور خون دیکھا تو اس کے حیض کا

وقت مغرب کی اذان سے شمار ہوگا لہٰذا ظہر اور عصر کی جو نمازیں سونے کی وجہ سے قضاء ہوئیں، اس کی قضاء پاک ہونے کے بعد لازم ہوگی۔

س ۲۱: اگر کوئی عورت سو کر اُٹھنے کے بعد اپنے آپ کو پاک پائے تو اس کو پاک کب سے شمار کیا جائے گا؟

ج ☆ اگر کوئی حائضہ عورت سو کر اُٹھنے کے بعد اپنے آپ کو پاک پائے تو اس کی پاکی کے وقت کو جب سے شمار کیا جائے گا جب سے وہ سوئی تھی۔ اُسی وقت سے وہ پاک سمجھی جائے گی جیسے ایک عورت ایک بجے دوپہر حیض کی حالت میں سوئی اور مغرب کی اذان پر اُٹھی تو اب مغرب کی نماز فوراً غسل کرنے کے بعد ادا کرے اور ظہر اور عصر کی نماز کی قضاء اُس کے ذمہ واجب ہے، لہٰذا ان کی قضاء کرے۔

س ۲۲: اگر کسی عورت کو دس دن کے بجائے سات دن حیض آتا ہے اور یہی اس کی عادت ہے تو اب وہ کیا کرے، دس دن پورے کرے یا نہیں؟

ج ☆ ہم نے اُوپر بتایا ہے کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن، تین رات ہے اس لیے اگر کسی عورت کو سات دن حیض آتا ہے اور یہ اس کی عادت ہے تو اب وہ دس دن کے بجائے جیسے ہی اس کو ساتویں دن عادت کے مطابق خون آنا بند ہو جائے، اُسی وقت غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔

س ۲۳: اگر کسی عورت کی عادت چھ دن خون آنے کی ہے، اس مہینے چھ دن کے بجائے آٹھ دن خون آیا تو اب وہ چھٹے دن غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے یا آٹھویں دن نماز پڑھنا شروع کرے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کی عادت چھ دن خون آنے کی ہے لیکن اس مہینے چھ دن کے بجائے آٹھ دن خون آیا تو اب چھٹے دن کے بجائے آٹھویں دن غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے گی اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس مہینے اس کی عادت بدل گئی اور اسی پر فتویٰ ہے۔

س ۲۴: اگر کسی عورت نے دو دن خون دیکھا پھر سات دن پاک رہی، اس کے بعد

ایک دن خون آیا تو جو سات دن پاک رہی' اِن دنوں میں نماز پڑھے یا نہ پڑھے یا یہ سب دن حیض کے شمار ہوں گے؟

ج ☆ جی ہاں! یہ دس کے دس دن حیض کے شمار ہوں گے اور ان دنوں میں نماز نہ پڑھے۔

س ۲۵: ایسی عورت جس کو دو دن خون آ کر سات دن تک بند رہے تو وہ سات دن نماز کس بناء پر نہ پڑھے حالانکہ انقطاعِ دَم کے بعد ایک نماز کا بھی وقت نکل جانے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے' وہ وضوء کر کے نماز پڑھے یا نہیں؟

ج ☆ ایسی عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ اس عورت کو صرف دو دن ہی خون آیا ہے جو حیض نہیں بن سکتا لہٰذا بغیر غسل کے وضوء کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور پچھلے دو دن کے بھی قضاء کرے البتہ سات دن بعد دسویں دن دوبارہ خون آنے پر معلوم ہوگا کہ یہ تمام عرصہ حیض کا تھا اور پچھلی تمام نمازیں اکارت گئیں لہٰذا اب غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔

س ۲۶: اگر کسی عورت کو تین دن' تین رات حیض آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن' تین رات حیض آیا تو یہ کیا کہلائے گا؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو تین دن' تین رات حیض آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن' تین رات خون آیا تو تین دن پہلے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں' حیض کے ہیں اور بیچ کے پندرہ دن کا زمانہ پاکی کا ہے کیونکہ دو حیضوں کے درمیان پاکی کا کم سے کم زمانہ پندرہ دن کا ہے اور وہ پایا جا رہا ہے' اسی طرح حیض کی کم سے کم مدت تین دن' تین دن رات ہے اور وہ پائی جا رہی ہے لہٰذا یہ دونوں حیض ہیں اور بیچ میں پاکی کا زمانہ ہے۔

س ۲۷: اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو ایک یا دو دن کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ پندرہ دن تو پاکی کے ہیں اور دونوں عرصوں کے ایک یا دو دن بھی حیض نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہے لہٰذا اِن دنوں میں اگر نمازیں چھوڑی ہیں تو وہ قضاء کرے۔

س ۲۸: اگر کسی عورت کی عادت سے کم خون آیا تو اب وہ کیا کرے، غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کی عادت مقرر ہے اور اس مہینے عادت سے کم خون آیا تو اس کو نماز کے آخر وقت تک غسل میں تاخیر کرنا مستحب ہے، اس خیال سے کہ شاید پھر خون آ جائے مثلاً عشاء کے شروع وقت میں خون آنا بند ہوا تو عشاء کے آخر وقت تک تاخیر کرنا مستحب ہے یعنی نصف شب کے قریب تک اس کو غسل میں تاخیر کرنا چاہیے پھر غسل کر کے نمازِ عشاء پڑھے، قضاء نہ کرے جان بوجھ کر قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

س ۲۹: لیکن عشاء کا آخر وقت تو طلوعِ فجر تک ہوتا ہے پھر کتنی تاخیر ہو؟

ج ☆ آپ کی بات درست ہے کہ طلوعِ فجر تک عشاء کا آخری وقت ہوتا ہے لیکن نصف شب کے بعد کے وقت میں کراہت آ جاتی ہے، اس لیے نصف شب کا وقت لکھا گیا ہے اور یہ عشاء کا وقت بطورِ مثال لکھا گیا ہے اگر نمازِ ظہر کے شروع میں حیض بند ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ ظہر کے آخر وقت تک غسل میں تاخیر کرے، یہ تاخیر احتمال کی وجہ سے ہے یعنی تمام نمازوں کا یہی حکم ہے کہ ان کے آخر وقت تک غسل میں تاخیر کرنا چاہیے۔

س ۳۰: رات کا تہائی یا نصف کا حساب کب سے لگایا جائے، عشاء کا وقت شروع ہونے سے یا آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے؟

ج ☆ رات کے تہائی یا نصف شب کا حساب غروبِ آفتاب سے لگایا جائے گا۔

س ۳۱: جس عورت کا حیض مقررہ وقت پر بند ہو گیا اس کے لیے نماز کی تاخیر کرنے کا حکم نہیں یا اسے بھی وقت مستحب تک تاخیر کرنی چاہیے؟

ج ☆ جس عورت کا حیض مقررہ عادت پر بند ہو جائے تو اس کے لیے نماز کے آخری وقت تک غسل میں تاخیر کرنے کا حکم نہیں ہے کیونکہ یہ حیض عادت کے مطابق آ کر بند

ہوا ہے اور آخری وقت تک تاخیر کا حکم اُس عورت کے لیے ہے جس کا وقت سے پہلے خون بند ہو جائے اس کو احتمال کی وجہ سے تاخیر کا حکم دیا گیا ہے کہ شاید پھر آ جائے۔

س ۳۲: اگر کسی عورت کو پانچ دن خون آتا ہے اور اس کے ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان پاکی کا زمانہ پندرہ دن ہے لیکن اگر کسی کو دوائی کے استعمال کی وجہ سے غیر زمانے میں حیض کا خون آ جائے تو کیا وہ حیض ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کوئی عورت غیر زمانہ حیض میں کوئی ایسی دوائی استعمال کرے کہ اس کو حیض آ جائے تو وہ حیض نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا۔

س ۳۳: یہاں غیر زمانہ میں دوا کے استعمال سے خون آنے کو استحاضہ کہا گیا لیکن غیر زمانہ حیض میں اگر طہر مکمل ہو گیا اور ایسا خون حیض کی اکثر مدت کے اندر ہی اندر آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر غیر زمانہ حیض میں طہر مکمل ہو گیا اور ایسا حیض کی اکثر مدت کے اندر ہی اندر آ رہا ہو اور حیض کم کم سے کم مدت تین دن بھی مکمل ہو جائے تو یہ خون حیض کا شمار کیا جائے گا کیونکہ اگر چہ یہ خون حیض کی دوا کے استعمال سے آیا ہے بہر حال اس کا مخرج تو رحم ہی ہے اور حیض کے لیے تین دن کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ خون رحم ہی سے آ رہا ہے لہٰذا تین دن کی مدت پوری ہو رہی ہے اس لیے یہ خون حیض کا شمار کیا جائے گا۔

س ۳۴: اگر قاعدے کے مطابق یعنی جتنے دن کی عادت ہے' اتنے دن خون جاری رہا یا پانچ' چھ دن جاری رہ کر پھر بند ہو گیا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اگر قاعدے کے مطابق یعنی جتنے دن عادت تھی اگر اتنے دن دواؤں کے استعمال کی وجہ سے یا پانچ چھ دن خون آ کر بند ہو گیا تو یہ بھی حیض ہی کہلائے گا کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت پوری ہو رہی ہے۔

س ۳۶: اس صورت کے تحت اگر کسی عورت کی حیض کے دنوں کی تعداد مقرر نہ ہو تو اس کے لیے کتنے دن حیض کا حکم لگے گا؟

ج ☆ اگر ایسی عورت ہو کہ اس کی کوئی عادت مقرر نہ ہو' پانچ یا چھ دن اور کبھی سات دن خون آتا ہے اور اس عورت کو دوا کے استعمال کی وجہ سے خون آیا ہے اور اس کے حیض کا خون عادت کے مطابق آ کر بند ہو جائے تو وہی دن حیض کے شمار ہوں گے اور اگر یہ خون دس دن سے تجاوز کر جائے تو اس سے پہلے مہینے کو دیکھے کہ کتنے دن خون آیا تھا' اتنے ہی دن حیض کے شمار ہوں گے اور باقی دن استحاضہ کے۔

س ۳۷: یہاں دوا سے کونسی دوا مراد ہے' تمام ادویات وغیرہ جن کی گرمی کی وجہ سے حیض آ جائے یا پھر حیض جاری کرنے والی دوا مراد ہے؟

ج ☆ اس سے دونوں قسم کی دوا مراد ہے خواہ وہ تمام ادویات ہوں یا پھر خاص حیض جاری کرنے والی دوا ہو۔

س ۳۸: اگر کسی عورت کی عادت ہے کہ مہینے کی پانچ تاریخ کو اس کو حیض کا خون آتا ہے اور دس دن جاری رہتا ہے لیکن اس مہینے پانچ کے بجائے دس تاریخ کو حیض آیا اور دس دن تک جاری رہا' اب حیض کے دن پانچ تاریخ سے پندرہ تک شمار کریں گے یا دس تاریخ سے بیس تاریخ تک شمار کریں گے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو پانچ تاریخ کے بجائے دس تاریخ سے حیض آنا شروع ہوا اور قاعدے کے مطابق دس دن تک جاری رہا تو اب اس کے حیض کے دن پانچ تاریخ کے بجائے دس تاریخ سے تک شمار کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ اس مہینے اس کی عادت بدل گئی۔

س ۳۹: اگر کسی عورت کو دو دن سرخ خون آیا اور ایک دن زرد رنگ کا آیا' کیا یہ سب دن حیض کے مانے جائیں گے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو دو دن سرخ خون آیا اور ایک دن زرد رنگ کا خون آیا تو یہ تین دن حیض کے شمار کیے جائیں گے کیونکہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ حیض کے سرخ رنگ کے علاوہ پانچ رنگ اور بھی ہیں اور ان پانچ رنگوں میں زرد رنگ بھی ہے' اس لیے حیض کے ایام میں جس رنگ کا خون دیکھے سب حیض شمار ہوگا یہاں تک کہ سفید رطوبت

آنے لگ جائے۔

اِس کی تائید سیّدہ عائشہؓ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: حضرت علقمہ بن علقمہ اپنی ماں جو سیّدہ عائشہؓ کی آزاد کردہ باندی تھیں ان سے روایت کرتے ہیں کہ عورتیں سیّدہ عائشہؓ کے پاس ڈبہ لائیں جس میں حیض کے زرد رنگ کے خون سے آلودہ کپڑے یا رُوئی وغیرہ تھی اور وہ عورتیں حیض کے بارے میں دریافت کرتیں تھیں۔ پس سیّدہ عائشہؓ نے ان سے فرمایا کہ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ خالص سفیدی نہ دیکھو لو۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سفید رنگ کے علاوہ باقی تمام رنگ حیض کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ سیّدہ عائشہؓ نے جو کچھ کہا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہوگا۔

س ۴۰: اگر کوئی عورت کپڑے کو جب تر ہو تو سفید دیکھے اور جب وہ خشک ہو جائے تو زرد دیکھے، اُس پر حیض کا حکم لگایا جائے گا یا نہیں؟

ج ☆ اگر کوئی عورت جب کپڑا تر ہو تو سفید دیکھے اور جب خشک ہو جائے تو زرد دیکھے تو اس پر حیض کا حکم نہیں لگایا جائے گا کیونکہ تر حالت کا اعتبار ہے اور تری کی حالت میں وہ سفید تھا۔

س ۴۰: اگر حالت تر میں سرخ یا زرد ہے لیکن خشک ہونے کے بعد وہ سفید ہو گیا تو کیا اس پر حیض کا حکم نہیں لگے گا؟

ج ☆ اگر حالت تری میں زرد یا سرخ ہے لیکن خشک ہو جانے کے بعد وہ سفید ہو گیا تو اس پر حیض کا حکم لگایا جائے گا کیونکہ اس میں تری کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا جیسا اُوپر جواب میں بتایا گیا ہے۔

س ۴۱: آپ نے تمام رنگ حیض کے بتائے کہ سرخ، زرد، سیاہ، نیالہ، گدلا، سبز، یہ سب تو صحیح ہے کہ یہ تمام رنگ حیض کے ہوں گے لیکن سبز رنگ حیض کا کیوں ہے؟

ج ☆ سبز رنگ بھی اور رنگوں کی طرح حیض کا رنگ ہے اور سبز رنگ جو آتا ہے وہ غذا کی خرابی کی وجہ سے آتا ہے کہ کھانے میں کوئی ایسی چیز آجاتی ہے جس کی وجہ سے خون سبز رنگ میں تبدیل ہو کر آتا ہے جب کہ وہ عورت اس عمر کی ہو جس عمر میں حیض آتا

ہو یعنی ۹ تا ۵۵ برس تک کے درمیان تو وہ حیض کہلائے گا اگر وہ عورت اس عمر کی نہیں تو پھر وہ حیض نہیں استحاضہ کہلائے گا۔

س ۴۲: اگر پچپن برس کی عمر والی عورت کو سبز رنگ کا خون آیا تو کیا وہ حیض نہیں کہلائے گا؟

ج ☆ اگر عورت کی عمر ۵۵ سال کی ہو یعنی بوڑھی عورت ہے اور سبز رنگ کے علاوہ کوئی دوسرا رنگ نہیں دیکھتی ہے تو یہ حیض کا خون نہیں ہوگا یہ خون رحم کے بگڑ جانے کی وجہ سے آیا ہے اس لیے کہ اصلاً خون کا رنگ سبز نہیں ہوتا ہے' لہٰذا یہ استحاضہ کہلائے گا۔

س ۴۳: پچپن سال کی عمر کے بعد والی عورت کو اگر سرخ اور سفید رنگ کے علاوہ اور کوئی رنگ آئے تو کیا وہ حیض نہیں ہوگا؟

ج ☆ پچپن سال کی عمر کے بعد والی عورت کو اگر زرد' خاکی مٹیالے رنگ کا خون آئے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے بشرطیکہ اس عمر سے پہلے ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا خون نہ آتا ہو ورنہ اگر عادت کے مطابق ہوگا یعنی اس رنگ کا خون پہلے بھی آتا تھا تو اب بھی یہ رنگ حیض کا ہی ہوگا اور یہ حیض شمار کیا جائے گا۔

س ۴۴: اگر کسی عورت کو گدلے رنگ کا خون نہ آیا ہو' اب اس کو ایام حیض کے آخر میں گدلے رنگ کا خون سا آیا اور اس وقت جب کہ اس کو انقطاع حیض کا یقین بھی ہو جائے اور غسل بھی کرلیا ہو بلکہ نماز بھی پڑھ لی ہو تو اب اس کے لیے کیا حکم ہوگا' اس کی کوئی عادت بھی مقرر نہیں بلکہ پہلے آٹھ دن کی عادت تھی پھر ایک دو مرتبہ پانچ دن حیض آیا اور اس مرتبہ پانچ دن کے بعد آٹھویں دن گدلے رنگ کا خون آیا اور اس کو اس رنگ کے حیض ہونے کا یقین بھی نہیں بلکہ شبہ ہے کہ شاید جس طرح گرمی کی وجہ سے پیشاب کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح یہ ہوا ہو نیز اسی وجہ سے پیشاب کے بعد جو رطوبت آتی ہے اس میں گدلاہٹ آ گئی ہو' اب اس کے لیے کیا حکم ہے نماز چھوڑ دے اور اگر روزے سے ہو تو روزہ توڑ دے خواہ ادا ہو یا قضاء یا نفل ہو؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو یہ صورتحال پیش آ جائے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو یہ استحاضہ ہوگا اس لیے جو غسل اس نے انقطاع دم کی وجہ سے کیا تھا وہی غسل کافی ہے دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ اب وضوء کر کے نماز پڑھ لے اور اپنے روزے کو بھی پورا کر لے۔

س ۴۵: اگر کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو ہر مہینے ایک ہی تاریخ کو حیض آتا ہے لیکن اس مہینے حیض نہیں آیا کسی وجہ سے پھر دوسرے مہینے حیض آ گیا تو کیا جس مہینے حیض نہیں آیا تو اس مہینے کے دنوں کو وہ حیض شمار کرے گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی مہینے کسی وجہ سے عادت کے دنوں میں حیض نہیں آیا تو اس عادت کے دنوں کو وہ حیض کے دنوں میں شمار نہیں کرے گی کیونکہ ہم نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ پاکی کی زیادہ سے زیادہ کوئی مدت نہیں' اس لیے یہ دن حیض کے نہیں بلکہ پاکی کے شمار کیے جائیں گے۔

س ۴۶: اگر کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو ہر مہینے دس تاریخ کو حیض آتا ہے لیکن اِس مہینے اس کو دس تاریخ کے بجائے پانچ تاریخ کو خون آیا' ہر مہینے کی عادت کے مطابق سات دن خون آیا تو وہ حیض کے دنوں کو کیسے شمار کرے گی؟

ج ☆ اگر کسی مہینے اس عورت کو دس تاریخ کے بجائے پانچ تاریخ سے حیض کا خون آنا شروع ہوا تو اب اس کے حیض کے دنوں کا شمار پانچ تاریخ سے ہوگا کیونکہ ہم نے پہلے آپ کو بتایا کہ پاکی کے زمانے کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور اس کو جو حیض دس تاریخ کے بجائے پانچ تاریخ کو آیا ہے تو اس کے ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان جو پاکی کا زمانہ ہے وہ پندرہ دن سے زیادہ ہے لہٰذا اس حیض کے دنوں کا شمار پانچ تاریخ سے ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس مہینے اس کی عادت بدل گئی اور اسی پر فتویٰ ہے۔

س ۴۷: اگر کسی عورت کو یکم تاریخ سے حیض آنا شروع ہوا لیکن تین تاریخ سے صحیح طور پر آنا شروع ہوا اور بارہ تاریخ تک رہا' اب اس کے دنوں کا شمار یکم تاریخ سے ہوگا یا

تین تاریخ سے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو اسی طرح حیض آیا جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو اس عورت کے حیض کے دنوں کا شمار یکم تاریخ سے ہوگا کیونکہ حیض کا حکم لگنے کے لیے یہ شرط نہیں کہ خون صحیح طریقے سے آئے لہٰذا جب کہ خون سوراخ سے نکل کر باہر کھال کی طرف آئے تب سے حیض کے شروع ہونے کا حکم لگ جائے گا' یکم تاریخ سے دس تاریخ تک کے دن حیض کے شمار ہوں گے۔ باقی دو دن استحاضہ کے لہٰذا دس تاریخ کو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے۔

س ۴۸: یہی صورتحال جو اس سے پہلے سوال میں بتائی گئی اس عورت کو پیش آئی جس کی عادت مقرر ہے تو اس عورت کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر یہی صورتحال جو اس سے پہلے سوال میں بتائی گئی اس عورت کو پیش آئی جس کی عادت مقرر ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ عادت کے دنوں کو حیض شمار کیا جائے گا اور باقی دنوں کو استحاضہ شمار کیا جائے گا لہٰذا اگر عادت کے دنوں کے بعد غسل نہ کیا ہو تو اب غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر غسل کرلیا ہو تو وہی غسل کافی ہے' عادت کے دنوں کو نکال کر باقی ایام کی نماز بھی قضاء کرے۔ البتہ عادت سے پہلے جو تھوڑا' تھوڑا خون آیا وہ بھی حیض شمار ہوگا جبکہ عادت کے بعد والا خون استحاضہ ہوگا۔

س ۴۹: اگر کسی کا چھ دن میں حیض کا خون بند ہوگیا پھر غسل بھی کرلیا لیکن ساتویں دن پھر خون آیا تو اب کتنی دیر انتظار کرنے کے بعد نماز شروع کرے جب کہ یہ چھ دن اس کی عادت بھی ہے؟

ج ☆ اگر کسی کے چھ دن کی عادت کے مطابق خون آکر بند ہو جائے اور غسل کرنے کے بعد ساتویں دن پھر خون آ جائے تو لہٰذا جیسے ہی ساتویں دن خون آ کر بند ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے کیونکہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن' دس رات ہے لہٰذا جب دس دن کے اندر خون آ کر بند ہو جائے تو اس خون کو حیض شمار کیا جائے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس مہینے اس کی عادت بدل گئی اور چھٹے

دن سے ساتویں دن کے درمیان جو نمازیں پڑھیں، وہ ضائع ہو گئیں۔
س ۵۰: اگر کسی عورت کو تین دن حیض کا خون آیا پھر سفیدی آ گئی، تین دن کے بعد پھر خون آیا۔ دو دن بعد پھر سفیدی آ گئی تو اس کے حیض کے دنوں کا شمار کس طرح ہو گا جب کہ اس کو ہر مہینے تین دن حیض کا خون آتا ہے؟
ج ☆ اگر کسی کو اس طرح حیض کا خون آیا جس طرح سوال میں بتایا گیا ہے تو اس کے حیض کے دنوں کو تین دن شمار نہیں کریں گے بلکہ ان تمام دنوں کو شمار کریں گے یعنی جن دنوں میں خون آیا اور جن دنوں میں نہیں آیا یہ کُل آٹھ دن بنتے ہیں لہٰذا اب حیض کے تین دن کے بجائے یہ آٹھ دن حیض شمار کیا جائے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس مہینے اس کی عادت بدل گئی اور ویسے بھی پہلے بتایا گیا ہے کہ حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں اور دس دنوں میں خون کا مسلسل آنا ضروری نہیں ہے اور یہ مدت اس سے کم ہے لہٰذا یہ حیض ہو گا۔
س ۵۱: اگر کسی عورت کو پہلے دن حیض آیا پھر آدھے دن کے بعد بند ہو گیا پھر دوسرے دن شام کو تھوڑا سا آیا، تیسرے دن بالکل نہیں آیا، چوتھے دن صبح آنا شروع ہوا پانچ بجے کے بعد پھر بالکل آنا بند ہو گیا تو اس طرح سے اگر خون آئے تو کیا وہ حیض کہلائے گا یا نہیں؟
ج ☆ اگر کسی عورت کو اس طرح حیض کا خون آیا جس طرح کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو یہ حیض ہی کہلائے گا کیونکہ حیض کے لیے مسلسل آنا شرط نہیں ہے اور یہ شرط بھی نہیں ہے کہ زیادہ آئے اسی طرح اگر رک رک کر آئے یا تھوڑا تھوڑا آ جائے جب بھی حیض ہو گا۔
س ۵۲: اگر کسی عورت کو ہر ماہ ایک دن حیض کا خون آئے اور باقی مہینے وہ پاک رہی تو اس کے ایک دن پر حیض کا حکم لگائیں گے یا استحاضہ کا؟
ج ☆ اگر کسی عورت کو ہر ماہ ایک دن خون آئے اگر چہ حیض کے دنوں میں آئے اس پر استحاضہ کا حکم لگائیں گے قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر درمیان میں جب حیض کا انقطاع ہو

اور تین دن نہیں ہوئے ہوں تو بغیر غسل کیے نماز' روزہ شروع کر لینا چاہیے اور جن دنوں میں خون آیا ان کی بھی قضاء کرلیں اگر تین دن یا زیادہ میں خون بند ہو تو پھر غسل کر کے نماز' روزہ وغیرہ شروع کر لینا چاہیے۔

س ۵۳: اگر کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو مہینے کی یکم تاریخ سے حیض کا خون آنا شروع ہوتا ہے لیکن حیض سے ایک' دو دن پہلے سفیدی آ جاتی ہے تو کیا یہ بھی حیض شمار ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو حیض سے ایک' دو دن پہلے سفیدی آتی ہے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو یہ حیض نہیں ہوگا اور نہ اس کا آنا معتبر قرار دیا جائے گا اور پہلے بھی ہم نے آپ کو بتایا کہ حیض کے چھ رنگ ہیں اور سفیدی ان میں شامل نہیں ہے بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ حیض نہیں ہے۔

س ۵۴: اگر کسی عورت کو کسی مہینے چار دن اور کسی مہینے پانچ دن اور کسی مہینے آٹھ دن خون آتا ہے اس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے تو اس کے حیض کے دنوں کو کس طرح شمار کریں گے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کی عادت مقرر نہیں ہے' کسی مہینے چار دن اور کسی مہینے پانچ دن اور کسی مہینے آٹھ دن خون آئے' دس دن کے اندر اندر تو ہر مہینے میں وہی دن حیض کے شمار ہوں گے جتنے دن خون آیا ہے۔

س ۵۵: کسی عورت کی عادت مقرر نہیں کبھی سات دن' کبھی آٹھ دن خون آتا ہے۔ اسی طرح بدلتا رہتا ہے اگر کبھی دس دن سے خون زیادہ آجائے تو اس کے حیض کے دنوں کو کس طرح شمار کریں گے۔

ج ☆ اگر کسی عورت کی عادت مقرر نہیں جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو جتنے دن خون آئے وہ تمام دن حیض کے ہوں گے اگر دس دن سے زیادہ آئے تو یہ دیکھو کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن خون آیا تھا۔ پس جتنے دن اس سے پہلے مہینے میں خون آیا تھا اتنے دن حیض کے ہوں گے اور باقی استحاضہ کے ہوں گے۔

س ۵۶: اگر کسی عورت کے حیض کے دن مقرر نہ ہوں، کبھی چھ دن، کبھی سات دن اور کبھی آٹھ دن یعنی پہلے اس کو اکثر چھ، سات دن خون آیا تھا پھر دو دفعہ آٹھ دن حیض آیا۔ آخری دفعہ اس طرح کہ چھ دن بعد انقطاع دَم ہو گیا جس کی وجہ سے عورت نے غسل کر لیا پھر آدھا دن بعد دوبارہ دو دن خون آیا کل آٹھ دن تک اب اگر اگلے مہینے اس کو پانچ دن بعد انقطاع ہو جائے تو وہ ایک، دو دن انتظار کر لے کہ جس طرح پہلے خون آیا تھا شاید کہ اس طرح اب بھی ہو جائے کیونکہ پہلے ایسا ہو چکا ہے اور اب بھی دوبارہ حیض کا امکان موجود ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کا حیض پانچویں دن رک گیا حالانکہ پچھلے وہ مہینے وہ نوعیت پیش آئی تھی جو سوال میں مذکور ہے تو اگر پانچویں دن خون رکنے کے بعد غالب گمان یہ ہو کہ دوبارہ خون آ جائے گا تو غسل نہ کرے اگر خون آ جائے تو حیض شمار ہو گا اور اگر خون نہ آئے تو جتنے دن انتظار کیا ہے اتنے دن کی نمازوں کی قضاء لازم ہو گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ اُس دن سے پاک شمار ہو گی جس دن سے خون رکا ہے۔

س ۵۷: کسی عورت کو ہر پندرہ دن بعد دس دن خون آنے کی عادت ہے مگر اِس مرتبہ عادت سے ایک دن پہلے خون آیا پھر دس دن پاک رہی پھر گیارہویں دن خون آیا، اس کا کیا حکم ہو گا؟

ج ☆ کسی عورت کی اگر یہ عادت ہے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو عادت سے ایک دن پہلے اور عادت کے ایک دن بعد یہ دو دن استحاضہ کے ہیں اور بیچ کے دس دن حیض کے ہیں۔ لہٰذا ان دس دنوں میں نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور روزہ کی بعد میں قضاء کرے اور استحاضہ کے دو دن کی نماز کی بھی قضاء کرے اور روزہ کی بھی۔

س ۵۸: مبتدیہ کے حیض کے دنوں کا شمار کس طرح ہو گا؟

ج ☆ اگر کسی لڑکی نے پہلی مرتبہ خون دیکھا اگر اس کو دس دن یا اس سے کم دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے۔

س ۵۹: مبتدیہ کو اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو اس کے حیض کے دنوں کو کس

طرح شمار کریں گے؟

ج ☆ مبتدیہ کو اگر دس دن حیض کا خون آیا تو پورے دن دن حیض کے شمار ہوں گے اور اگر اس سے زیادہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہوگا یعنی دس دن کے اوپر جتنے دن ہوں گے وہ سب استحاضہ ہوگا۔

س ۶۰: کیا حیض آنے سے عورت کو کوئی کمزوری وغیرہ ہوتی ہے؟

ج ☆ یاد رکھئے! حیض کا باقاعدہ آنا عورت کی تندرستی اور خوش قسمتی کی دلیل ہے اور حیض کے نہ آنے سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حیض کے باقاعدہ آنے سے کوئی کمزوری نہیں ہوتی۔

# ایّام مخصوصہ میں نماز کے احکام

س۶۱: حائضہ عورت پر قضاء نماز واجب ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں اس کو ان دنوں کی نماز معاف ہے۔

س۶۲: حائضہ عورت پر نماز کی قضاء کیوں واجب نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت پر نماز کی قضاء اس لیے واجب نہیں کہ اس قضاء میں سخت دشواری ہوتی ہے اور مشقت کا قوی اندیشہ ہے اور شریعت نے بندے سے حرج دُور کیا ہے تا کہ بندہ تکلیف میں مبتلا نہ ہو مثلاً کسی عورت کو دس دن تک حیض آتا ہے اور ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں تو اس حساب سے دس دن کی پچاس نمازیں قضاء ہوئیں اب پاک ہونے کے بعد اگر وہ روز پانچ فرض اور ایک واجب تو چھ نمازیں روز کے حساب سے ۶۰ نمازیں قضاء کرنی پڑیں گی اور ہر ماہ اسی طرح ہوگا تو اس میں حرج شدید ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس بندی کو یہ نمازیں معاف کی ہیں۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ازواج مطہراتؓ میں سے جب کوئی اپنے حیض سے پاک ہو جاتی تو وہ روزہ کی قضاء رکھتیں اور نماز کی قضاء نہیں کرتی۔

س۶۳: اگر کسی عورت کو فرض نماز کی حالت میں حیض آ جائے تو کیا بعد میں اس نماز کی قضاء کرے یا نہ کرے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو اب وہ نماز ختم کر دے کیونکہ اب یہ نماز معاف ہو گئی پاک ہونے کے بعد بھی اس نماز کی قضاء نہیں پڑھی جائے گی۔

س۶۴: اگر کسی عورت کو سنت نماز کے اندر حیض آ گیا تو وہ اس کی بعد میں قضاء کرے

گی یا فرض نماز کی طرح معاف ہوگی؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو سنت نماز کے اندر حیض آ گیا تو وہ اس کے بعد میں قضاء کرے گی کیونکہ اگر نماز (سنت یا نفل) کی نیت باندھ لی اس کے بعد کسی وجہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے تو اس قاعدے سے یہ بھی پڑھنا واجب ہو جائے گی۔

س ۶۵: اگر کسی عورت کو نفل نماز میں حیض آ گیا تو وہ اس کو دوبارہ پڑھے گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو نفل نماز کے اندر حیض آ گیا تو وہ اس کو دوبارہ پڑھے گی کیونکہ فرض نماز اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب ہوتی ہے اس لیے وہ معاف ہو جاتی ہے لیکن نفل نماز انسان اپنے اوپر خود واجب کرتا ہے اس لیے وہ معاف نہیں ہوگی' پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء کرنی ہوگی لیکن اگر چار کی نیت کی تو دو رکعت کی قضاء کرے گی۔

س ۶۶: اگر چار رکعت نذر کی نیت باندھی اور نماز کے دوران حیض آ جائے تو اب اس کو یہ نماز قضاء کرنی چاہیے یا نہیں؟

ج ☆ اگر چار رکعت نذر کی نیت باندھی اور عورت کو حیض آ جائے تو اب اس کو یہ نماز قضاء کرنی ہوگی۔

س ۶۷: اگر دو رکعت پڑھ چکی ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں حیض آ جائے تو کیا صرف دو رکعت کی قضاء کرے گی یا چار رکعت کی؟

ج ☆ اگر دو رکعت پڑھ چکی ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں حیض آ جائے تو صرف دو رکعت کی قضاء کرنی پڑے گی کیونکہ نفل نماز میں ہر دو رکعت الگ الگ شفعہ ہوتا ہے' اس لیے دو رکعت کی قضاء کرنی ہوگی۔

س ۶۸: اسی طرح اگر چھ رکعت کی نذر میں دو یا چار رکعت پڑھنے کے بعد حیض آ جائے تو اب کتنی رکعتیں قضاء کرنے کا حکم ہوگا؟

ج ☆ اگر کسی کو چھ رکعت کی نذر میں دو یا چار رکعت پڑھنے کے بعد حیض آ جائے تو

اب بھی اس کو دو رکعت ہی قضاء کرنی ہوگی کیونکہ نفل نماز میں ہر دو رکعت الگ شفعہ ہوتا ہے۔

س ۶۹: اکثر حیض کا دو یا تین گھنٹے بعد پتہ چلتا ہے اگر اس دوران نماز وغیرہ پڑھ لی ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اگر اس دوران نماز وغیرہ پڑھ لی ہو تو وہ نماز بیکار گئی اور اس کے بعد میں قضاء بھی نہیں ہے البتہ نوافل پڑھے ہوں اور بعد میں یہ معلوم ہو جائے کہ اس وقت یعنی نفل شروع کرنے کے بعد حیض شروع ہوا تھا تو اب پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء کرے گی۔

س ۷۰: کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو ایام حیض میں سات دن خون آتا ہے' لہٰذا ساتویں دن خون بند ہونے کے بعد اس نے غسل کر کے نماز پڑھی۔ ایک دن کے بعد پھر ایک دن خون آ کر بند ہوا تو اب اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کی عادت ہے جیسا کہ اُوپر سوال میں بتایا گیا ہے تو یہ سات دن اور اس کے بعد جو ایک دن خون آ کر بند ہوا تو یہ کُل آٹھ دن ہو گئے' یہ سب حیض شمار ہوگا اور جو نماز پڑھی تھی وہ اکارت گئی۔

س ۷۱: اگر کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو پانچ تاریخ کو حیض آتا ہے لہٰذا ابھی حیض آیا نہیں لیکن شبہ کی وجہ سے اس نے نماز چھوڑ دی تو اس نماز کی قضاء بعد میں کرے گی یا معاف ہوگئی؟

ج ☆ اگر کسی کی عادت ہے کہ اس کو پانچ تاریخ کو حیض آتا ہے' ابھی حیض آیا نہیں لیکن شبہ کی وجہ سے نماز چھوڑ دی تو اس نماز کی بعد میں قضاء کرنی پڑے گی کیونکہ حیض کا حکم تب لگتا ہے جب خون ظاہر ہو جائے اور نکل آئے' اسی پر فتویٰ ہے لہٰذا اس عورت کو شبہ کی وجہ سے نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔

س ۷۲: اگر مبتدیہ نے دو دن حیض دیکھا پھر چار دن پاک رہی تو اس نے دو دن استحاضہ کا سمجھ کر غسل کر کے نماز پڑھی پھر چار دن کے بعد ایک دن خون آیا تو یہ چار

دن کی نماز ہوئیں یا نہیں ہوئیں؟

ج ☆ اگر حائضہ مبتدیہ نے جس طرح سوال میں بتایا گیا ہے حیض کے خون کو دیکھا اور جن دنوں میں نہیں دیکھا یہ سب حیض کے دن ہیں اور جو نمازیں اس مغالطہ میں پڑھی ہے وہ غیر معتبر ہوں گی۔

س ۷۲: اگر کسی عورت نے ان چار دنوں کے روزے رکھے تو ان کی قضاء رکھے یا نہ رکھے؟

ج ☆ اگر ان چار دن جن میں پاک رہی، روزے رکھے تو بعد میں ان کی قضاء کرے کیونکہ یہ زمانہ حیض کا تھا اور حیض کے زمانے میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔

س ۷۴: نماز کا آخری وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی اور حیض آنا شروع ہو گیا تو اب اس وقت کی نماز قضاء کرے یا نہیں؟

ج ☆ اگر نماز کا آخری وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی اور حیض آنا شروع ہو گیا تو اب یہ نماز معاف ہو گئی، اس کی قضاء نہیں ہو گی۔

س ۷۵: اگر سستی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی اور حیض آنا شروع ہو گیا تو اب بھی اس کو یہ نماز معاف ہو جائے گی یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! اب بھی اس کو یہ نماز معاف ہو گئی کیونکہ اگر اس کو حیض نہیں آتا تو آخری وقت نماز پڑھ سکتی تھی لیکن چونکہ اب اس کو حیض آ گیا اس لیے وہ اس نماز کی مکلّف نہ رہی۔

س ۷۶: اگر نماز کی حالت میں حیض آ گیا تو وہ نماز پوری کرے یا نہیں؟

ج ☆ اگر نماز کی حالت میں حیض آ گیا تو اوّل مرتبہ جو خون نظر آئے، اُسی وقت وہ نماز چھوڑ دے۔

س ۷۷: اگر آخر وقت میں نماز شروع کی پھر حیض آ گیا تو اس کی قضاء کرے یا نہیں؟

ج ☆ اگر آخری وقت میں فرض نماز شروع کی پھر حیض آ گیا تو اس پر اس وقت کی نماز کی قضاء لازم نہیں ہے۔

س ۷۸: اگر کسی عورت کا دس دن سے کم خون آ کر بند ہو جائے تو اس پر اُس وقت کی نماز واجب ہو جاتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر نماز کا آخر وقت پالے کہ جس میں غسل کر کے (کپڑے پہن کر) تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو جاتی ہے پس اس وقت کی نماز کی قضاء کرے گی جیسے ظہر کے آخر وقت میں خون آنا بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ تکبیر تحریمہ کے لیے غسل کرے یعنی غسل کے بعد تکبیر کہہ کر نماز کی نیت باندھ سکے تو اس پر ظہر کی نماز کی قضاء واجب ہے لہٰذا غسل کرنے کے بعد اس کی قضاء کرے۔

س ۷۹: اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو اس پر اس وقت کی نماز واجب ہوگی یعنی اس کی قضاء پڑھنی پڑے گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر اس سے کم وقت ہو تو اس پر اس وقت کی نماز واجب نہیں ہوگی بلکہ معاف ہو جائے گی یعنی پانچ، دس منٹ باقی ہوں کیونکہ اتنی دیر میں نہ غسل کر سکتی ہے اور نہ کپڑے تبدیل کر سکتی ہے اس لیے یہ نماز معاف ہوگی۔

س ۸۰: اگر اتنا وقت ہے کہ اس میں غسل کر کے آرام سے نماز پڑھ سکتی ہے لیکن تاخیر کر دے تو کیا یہ جائز ہے؟

ج ☆ اتنا وقت ہے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو جاتی ہے سستی کی وجہ سے تاخیر کر کے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو گنہگار ہو جائے گی اس کی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کو قضاء کر دے، گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا۔ ایک حقب کی مقدار اسی ہزار برس کے برابر ہوگی۔ اس حساب سے ایک برس ۳۶۰ دن کا ہوتا ہے اور قیامت کے ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا تو اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی۔

س ۸۱: اگر خون دس دن، رات آ کر بند ہوا تو کیا اب بھی نماز معاف ہو جائے گی یا

نہیں؟

ج ☆ اگر دس دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور ایسے وقت میں بند ہوا کہ صرف ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے جب بھی اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی لہٰذا اس کی بعد میں قضاء کرے۔

# ایّامِ مخصوصہ میں روزے کے احکام

س ۸۲: روزوں کی قضاء کیوں واجب ہے جبکہ نماز کی قضاء نہیں ہے؟

ج ☆ روزوں کی قضاء اس لیے واجب ہے کہ اس میں دشواری اور مشقت کا اندیشہ نہیں ہے کیونکہ روزے سال میں ایک مرتبہ صرف ایک ماہ کے فرض ہیں' اس لیے اس کی قضاء بعد میں آسانی سے کی جاسکتی ہے اگر ہر ماہ ایک روزہ رکھے تب بھی آسانی سے ایک سال میں قضاء روزے پورے ہو جائیں گے اسی وجہ سے روزوں کی قضاء' نماز کی طرح معاف نہیں ہے۔

س ۸۳: اگر کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض آ گیا تو وہ اس روزہ کی قضاء رکھے گی یا معاف ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض آ گیا تو اس روزے کی قضاء بعد میں رکھے گی کیونکہ وہ روزہ حیض آنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا۔

س ۸۴: اگر روزے کی حالت میں حیض آ گیا تو وہ کھانا پینا شروع کر دے گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر روزے کی حالت میں حیض آ گیا' اب اس کا روزہ نہ رہا لہٰذا کھانا پینا جائز ہے بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے گی۔

س ۸۵: روزے کے دوران اگر حیض آ گیا تو ویسے شرعاً افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن عورتیں کہتی ہیں کہ احتراماً روزہ افطار نہیں کرنا چاہیے؟

ج ☆ روزے کے دوران اگر حیض آ جائے تو شرعاً افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن بعض عورتیں جو یہ کہتی ہیں کہ احتراماً روزہ افطار نہ کیا جائے تو یہ غلط ہے کیونکہ اس طرح تو وہ روزے جو حیض کے درمیان آئیں گے تو ان میں بھی کھانا پینا نہیں چاہیے کیونکہ اس احترام کے تو وہ روزے بھی مستحق ہیں لہٰذا اسی وجہ سے اس کو افطار کر لینا

چاہیے۔ہاں! احتراماً کسی کے سامنے نہ کھائے' نہ پیے۔

س ۸۶: روزے میں حیض آ جائے تو کھانا' پینا جائز ہے تو کیا یہ جائز نہیں کہ رمضان کے احترام کی وجہ سے اس دن کچھ نہ کھائے اگر چہ وہ تنہائی میں کیوں نہ ہو؟

ج ☆ روزے میں حیض آنے کی صورت میں کچھ کھالینا اور پی لینا بہتر ہے۔ثواب سمجھ کر کھائے اگر چہ کھانے کو دِل نہ چاہ رہا ہو مگر سب کے سامنے نہ کھائے۔

س ۸۷: کیا استحاضہ کے زمانے میں روزہ رکھنا جائز ہے یا حیض کے زمانے کے روزوں کی طرح اس کو بھی مؤخر کیا جائے؟

ج ☆ استحاضہ کے زمانے میں روزہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ استحاضہ والی عورت پاک عورت کے حکم میں ہوتی ہے۔

س ۸۸: کیا روزے کی حالت میں دن کو زوال سے پہلے اور زوال کے بعد حیض آ جانے میں کوئی فرق ہے جیسا کہ بعض خواتین کے نزدیک زوال سے پہلے حیض آ جانے کی صورت میں تو کھانا درست ہے جبکہ زوال کے بعد حیض کے آنے کی صورت میں کھانا پینا درست نہیں ہے؟

ج ☆ زوال سے پہلے اور زوال کے بعد ایک ہی حکم ہے کہ کھانا' پینا درست ہے۔

س ۸۹: اگر سحری کرنے کے تھوڑی دیر بعد حیض آ جائے تو کیا وہ سارا دن روزے دار کی طرح رہے؟

ج ☆ اگر سحری کرنے کے تھوڑی دیر بعد حیض آ جائے تب بھی اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا لہٰذا کھانا' پینا جائز ہے' بعد میں اس کی قضاء کرے۔

س ۹۰: اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو یہ دن روزے میں شمار ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر رمضان میں دن کو پاک ہوئی تو یہ دن روزے میں شمار نہیں ہوگا بعد میں اس کی قضاء رکھنا پڑے گی لیکن اس دن پاک ہونے کے بعد روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

س ۹۱: اگر نفل روزے میں حیض آ گیا تو کیا اس کی قضاء رکھنی پڑے گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر نفل روزے میں حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد قضاء لازم ہوگی۔

س ۹۲: اگر کوئی لڑکی روزے میں بالغ ہوئی (یعنی اس کو پہلی مرتبہ حیض آ جائے) تو کیا اس کو اس دن کھانا کھانا' پینا درست ہے؟

ج ☆ جس کو روزے میں پہلی مرتبہ حیض آ جائے اس کو دوسرے روزے داروں کی طرح رہنے کا حکم ہے لیکن اُس پر اس روزے کی قضاء نہیں ہے۔

س ۹۳: اگر یہ لڑکی اس دن کھا پی لے تو کیا اس پر اس روزے کی قضاء لازم ہوگی؟

ج ☆ اس کو (یعنی جس کو پہلی مرتبہ روزے کی حالت میں حیض آ جائے) اس دن کچھ کھانے' پینے کی صورت میں بھی اس روزے کی قضاء لازم نہیں ہے۔

س ۹۴: کیا اس لڑکی کو پہلے دن کے بقیہ ایام حیض میں کچھ نہ کھانے' پینے اور روزے کی قضاء نہ رکھنے کا حکم ہے یا نہیں؟

ج ☆ اس لڑکی کے لیے بقیہ ایام حیض کا وہی حکم ہے جو عام حائضہ کا ہوتا ہے کہ ان روزوں کی قضاء بھی رکھنی لازم ہوگی اور اسی طرح کھانے پینے کا یہی حکم ہے کہ روزے داروں کا احترام کرے' ان کے سامنے نہ کھائے پھر پاک ہونے کے بعد بقیہ روزے رکھنا واجب ہیں۔

س ۹۵: اگر اس نے رمضان کے علاوہ اور روزوں یعنی قضاء یا نفل یا نذر وغیرہ کا روزہ رکھا ہو اور اس کے اس روزہ کے دوران پہلی مرتبہ حیض آ جائے تو کیا اس صورت میں ان کی قضاء کرنی ہوگی یا نہیں؟

ج ☆ اگر نفل یا نذر وغیرہ کا روزہ رکھا ہو تب بھی بعد میں اس کی قضاء نہیں رکھنا پڑے گی۔

س ۹۶: اگر کوئی حائضہ رمضان میں ایمان لائے یعنی مسلمان ہو جائے تو اس کے لیے بعد میں کیا حکم ہے کہ روزے قضاء کرے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کوئی رمضان میں ایمان لائی تو اس کے بعد میں یہ حکم ہے کہ اس ایک روزے کے علاوہ (جس دن مسلمان ہوئی) بعد والے روزوں کی قضاء لازم ہوگی۔

س ۹۷: اگر یہ حائضہ اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے مذہب کے مطابق اس کا روزہ ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہو گا؟

ج ☆ اگر یہ حائضہ اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے مذہب کے مطابق اس کا روزہ ہو تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ اس دن کے روزے کے علاوہ باقی جو دن ایمان کی حالت میں حیض کے گزرے ہیں تو پاک ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرے گی کیونکہ اب اس عورت پر ہماری شریعت کے احکام لاگو ہوں گے۔

س ۹۸: اگر قضاء روزہ رکھا پھر حیض آ گیا' اب پاک ہونے کے بعد ایک ہی روزہ رکھنا ہے یا دو؟

ج ☆ اگر قضاء روزہ رکھا پھر حیض آ گیا تو اب پاک ہونے کے بعد اس کو ایک ہی روزے کی قضاء لازم ہو گی کیونکہ جو روزہ رکھا تھا' وہ ہوا ہی نہیں۔

س ۹۹: اگر کسی عورت نے لگاتار روزہ رکھنے کی نذر مانی پھر روزے کے درمیان حیض آ گیا تو اب اس نذر کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت نے لگاتار روزہ رکھنے کی نذر مانی ہے اور درمیان میں حیض آ جانے کی وجہ سے وہ لگاتار روزے نہ رکھ سکی لہٰذا دوبارہ سے (جتنے دن کی نذر مانی ہے) روزے رکھے گی۔

س ۱۰۰: اگر کسی عورت نے روزے رکھنے کی منت کو اپنے کسی کام سے معلق کیا کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو اتنے روزے رکھوں گی تو کیا اس کو یہ روزے لگاتار رکھنے پڑیں گے اور حیض آنے کی صورت میں از سر نو روزے شروع کرنا پڑیں گے؟

ج ☆ اگر کسی عورت نے روزے کی منت کو اپنے کسی کام سے معلق کیا یعنی یہ کہا کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو اتنے روزے رکھوں گی' اگر اس کے روزے (جو اس نے منت مانی) دس یا بارہ دن ہوں جو اس نے شروع کر دیئے اور ان روزوں کے درمیان حیض آ جائے تو ان روزوں کو از سر نو رکھے کیونکہ یہ روزے اتنے ہیں کہ ان کو پاکی کے زمانے میں رکھ سکتی ہیں کیونکہ پاکی کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور ان

میں ان کو رکھ سکتی ہے بشرطیکہ اس نے لگاتار روزے رکھنے کی منت مانی ہو اگر لگاتار رکھنے کی منت نہ مانی ہو تو پھر پاک ہونے کے بعد دوبارہ سے روزے رکھنا شروع کر دے اور اپنی گنتی کو پورا کرے۔

س ۱۰۱: اگر کسی نے ایک مہینے کے لگاتار روزے رکھنے کی منت مانی ہو تو درمیان میں حیض آنے کی صورت میں کیا دوبارہ تمام روزے رکھے۔ عام طور پر مدتِ طہارت ایک ماہ سے کم ہوتی ہے لہٰذا عرف کے اعتبار سے اگر کوئی ایسی عورت ہو جو ایک ماہ سے کم پاک رہتی ہو تو وہ اس نذر کو کس طرح مکمل کرے کیونکہ ہر مرتبہ از سرنو روزے شروع کرنے کے باوجود بھی اس کا ایک ماہ مکمل نہ ہو پائے گا؟

ج ☆ اگر ایسی عورت نے لگاتار ایک ماہ روزے رکھنے کی منت مانی۔ درمیان میں حیض آنے کی صورت میں دوبارہ روزے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا پاک ہونے کے بعد سے دوبارہ اپنی گنتی کو شمار کرے مثلاً پورے مہینے روزے رکھنے کے بعد جو روزے حیض کی وجہ سے رہ گئے ہیں' ان کو دوسرے مہینے میں رکھے گی۔

س ۱۰۲: حائضہ اگر رات کو پاک ہوئی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ حائضہ اگر رات کو ایسے وقت ہی پاک ہوئی کہ جلد نہا سکتی ہو لیکن ایک مرتبہ بھی اللہ اکبر نہیں کہہ سکتی ہے جب بھی اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ پس اسے چاہیے کہ روزے کی نیت کرے اور صبح کو غسل کرے۔

س ۱۰۳: اگر جلدی سے غسل کرنے کا وقت نہ ہو تو کیا تب بھی روزہ فرض ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر غسل کرنے کا وقت نہ ہو' صبح صادق گزرتے ہی پاک ہوئی تو اس پر اس دن کا روزہ فرض نہ ہوگا لیکن اس کے لیے اس دن کھانا' پینا درست نہیں۔ پورا دن روزے داروں کی طرح رہے اور بعد میں اس روزے کی قضاء کرے۔

س ۱۰۴: اگر کوئی عورت دس دن کے حیض سے پاک ہوئی اور اتنی ذرا سی رات باقی رہی ہو کہ اللہ اکبر کہنے کا وقت بھی نہ ہو تو کیا اس پر صبح کا روزہ واجب ہوگا؟

ج ☆ اس عورت کو صبح کا روزہ واجب ہے' اب روزے کی نیت کرے اگرچہ تکبیر کہنے کا

بھی وقت موجود نہیں۔ہاں! البتہ غسل خواہ صبح کرے۔

س ۱۰۵: کوئی عورت رات کو حیض سے پاک ہوئی لیکن اس نے پورے دن غسل نہیں کیا اور روزہ بھی رکھا تو کیا اس کا روزہ ادا ہو جائے گا؟

ج ☆ اس عورت کا روزہ ادا تو ہو جائے گا لیکن پورے دن غسل نہ کرنے اور جنابت سے رہنے کا گناہ ہوگا نیز سارے دن کی نمازیں چھوڑنے کا بھی گناہ ہوگا۔

س ۱۰۶: اگر کوئی عورت جس کی حیض آنے کی مدت مقرر ہو اور اس کا خیال ہو کہ صبح میں حیض سے پاک ہو جاؤں گی ایسی عورت اگر رات کو ہی روزے کی نیت کرے اور صبح پاک ہونے کے بعد غسل کرے تو کیا یہ روزہ درست ہوگا؟

ج ☆ اس عورت کو اگرچہ پاک ہونے کا احتمال ہے لیکن چونکہ یہ روزہ شروع ہونے کے بعد پاک ہوئی لہٰذا یہ روزہ نہیں ہوا بعد میں پھر اس روزے کی قضاء رکھے' البتہ اس دن روزے داروں کی طرح رہے۔

س ۱۰۷: اگر کسی عورت کو جب حیض ختم نہیں ہوا اور یہ رات کو روزے کی نیت بھی کر چکی ہے' اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی کو صبح حیض ختم نہیں ہوا اور رات کو روزے کی نیت بھی کر چکی ہے پھر بھی اس عورت کی نیت معتبر نہیں ہوگی کیونکہ جب روزہ شروع ہوا تو یہ روزہ رکھنے کی اہل نہیں تھی بعد میں اس روزے کی قضاء کرے۔

س ۱۰۸: اگر کسی عورت نے حیض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا مگر عصر کے وقت پاک ہوگئی تو کیا اب وہ تراویح پڑھے گی یا روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے تراویح بھی معاف ہوگی؟

ج ☆ جب وہ عصر کے وقت پاک ہوگئی تو جس طرح اس پر تمام نمازیں لازم ہوں گی اسی طرح تراویح بھی پڑھنا لازم ہوگی۔

س ۱۰۹: اگر روزے میں غرغرہ کرنا درست نہیں تو پھر اس کے بغیر غسل کیسے مکمل ہوگا؟

ج ☆ روزے میں غرغرہ ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ اصل چیز تو کلی کرنا ہے اور یہی غسل میں فرض ہے اور غرغرہ مبالغہ کی وجہ سے کیا جاتا ہے لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ غروب

آفتاب کے بعد افطار سے پہلے غرغرہ کرلے۔

س ۱۱۰: اگر کوئی عورت سحری میں روزہ شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے حیض سے پاک ہوئی لیکن غسل نہیں کیا تو اب یہ روزہ رکھ سکتی ہے بغیر غسل کے؟ اور اسی طرح جنابت میں (جماع کے بعد) غسل نہیں کیا اور روزہ شروع ہوگیا ہو تو یہ روزہ رکھنے سے ادا ہو جائے گا جب کہ اس کو طہارت حاصل نہیں ہوئی؟

ج ☆ اگر کوئی عورت سحری میں روزہ شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے حیض سے پاک ہوئی لیکن غسل نہیں کیا تو اس کا روزہ ہو جائے گا کیونکہ انقطاعِ دم اس کا صبح سے پہلے ہوگیا اس لیے بعد میں غسل کرلے اسی طرح جنابت میں غسل نہیں کیا تو اس کا روزہ بھی ہو جائے گا' بعد میں غسل کرلے۔

س ۱۱۱: اگر کوئی جنبی یا حائضہ انقطاعِ دم کے بعد تمام روزے میں غسل نہ کرے تو اس کا روزہ ہو جائے گا؟

ج ☆ اگر کوئی جنبی یا حائضہ انقطاعِ دم کے بعد تمام دن روزے میں غسل نہ کرے تو اس کا روزہ ہو جائے گا کیونکہ روزے کے لیے طہارت شرط نہیں (یعنی غسل) اور تمام نمازوں کی جو اس نے چھوڑی ہیں' ان کی قضاء کرے اور نمازیں قضاء کرنے کی وجہ سے بہت گناہ ہوگا۔

س ۱۱۲: کیا عورت کے لیے ایسا کرنا جائز ہے کہ وہ رمضان میں کسی دوائی کے استعمال سے ایام کو روک لے تاکہ روزوں کا تسلسل نہ ٹوٹے اور بعد میں قضاء نہ کرنا پڑے؟

ج ☆ جائز ہے بشرطیکہ اس دوائی کے استعمال سے اور کوئی طبعی نقصان نہ ہوتا ہو۔

س ۱۱۳: اگر طبعی نقصان ہوتا ہو مثلاً کسی کو اس دوا کے استعمال سے الرجی (Elergy) ہو جاتی ہے یا حیض آنا مکمل رک جاتا ہے یا پھر حیض کی زیادتی ہو جاتی ہے تو کیا اس صورت میں دوا کا استعمال کرنا جائز ہے؟

ج ☆ اس صورت میں اس دوا کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

# ایّام مخصوصہ میں اعتکاف کے احکام

س (ا) ۱۱۳: کیا حالتِ حیض میں اعتکاف کرنا جائز ہے؟

ج ☆ حالتِ حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

س (ب) ۱۱۳: ایک عورت پاکی کے زمانے میں اعتکاف میں بیٹھی مگر پھر حیض آ گیا تو اب کیا کرے؟

ج ☆ جیسے ہی حیض آئے اعتکاف ختم کر دے اور پاک ہونے کے بعد اِس دن کے اعتکاف کی قضاء کر لے۔

س (ج) ۱۱۳: کیا نفل اعتکاف کی بھی قضاء ہوگی؟

ج ☆ اگر ایک دن کامل مع روزہ کے اعتکاف کی نیت کی ہو اور حیض آ جائے تو اب اس اعتکاف کی قضاء لازم ہوگی اور اگر تھوڑی دیر کا اعتکاف کیا ہو اور اس میں حیض آ جائے تو اب اس اعتکاف کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔

# ایّامِ مخصوصہ میں تلاوتِ قرآنِ کریم
# اور
# قرآنِ کریم چھونے کے احکام

س ۱۱۴: حیض والی عورت قرآنِ پاک پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ حیض اور نفاس والی عورت کو قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ کوئی آیت بھی قرآنِ پاک کی نہ پڑھے۔
س ۱۱۵: اگر ایک آیت یا ایک آیت سے کم پڑھے تو کیا جب بھی جائز نہیں ہے؟
ج ☆ حیض اور نفاس والی عورت اگر ایک آیت یا ایک آیت سے کم پڑھے تب بھی دونوں کا پڑھنا حرام ہے۔
س ۱۱۶: اگر قراءت کے ارادے سے نہ پڑھے کیا جب بھی حرام ہے؟
ج ☆ اگر قراءت کے ارادے سے نہ پڑھے مثلاً شکر کے ارادے سے الحمد للہ کہے یا کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔
س ۱۱۷: ایسی چھوٹی آیت جو بات کرتے وقت زبان پر آجاتی ہے تو کیا یہ بھی حرام ہے یا نہیں؟
ج ☆ ایسی چھوٹی آیت جو بات کرتے وقت زبان پر آجاتی ہے جیسے: ﴿لَمْ يَلِدْ﴾ یا ﴿ثُمَّ نَظَرَ﴾ یہ حرام نہیں بلکہ جائز ہے۔
س ۱۱۸: قرآن کریم کی ایسی آیت جن میں اللہ تعالیٰ کی ثناء یا دعاء کے مضمون ہوں ان کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
ج ☆ قرآن پاک کی ایسی آیت جن میں اللہ تعالیٰ کی ثناء یا دعا کے مضمون ہوں ان کا

پڑھنا منع نہیں ہے اور ان دعاؤں وغیرہ کا پڑھنا، چھونا اور اٹھانا جائز اور درست ہے جیسے کوئی شخص الحمدللہ کو دعا کی نیت سے پڑھے یا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا..... یا رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا آخر تک پڑھے یا کوئی ایسی دُعا والی آیت دُعا کی نیت سے پڑھے تو جائز ہے اِس میں کچھ گناہ نہیں ہے، اسی طرح دعاءِ قنوت کا پڑھنا نیز کلمہ طیبہ پڑھنا بھی جائز ہے اسی طرح درود شریف کا پڑھنا بھی درست ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور استغفار پڑھنا یا کوئی اور وظیفہ مثلاً: لاحول ولاقوۃ الا باللہ وغیرہ کا پڑھنا بھی درست ہے۔

س ۱۱۹: اگر کوئی ادب کی وجہ سے آواز سے نہ پڑھے بلکہ دل میں پڑھے تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟

ج ☆ اگر کوئی ادب کی وجہ سے آواز سے نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ادب کی بات یہی ہے کہ یہ چیزیں دل میں پڑھے کیونکہ بعض خواتین ایسی ہوتی ہیں کہ ایسی حالت میں ان کا پڑھنے کو دل نہیں چاہتا ہے اس میں اللہ اور رسول (ﷺ) کی توہین سمجھتی ہیں، لہٰذا دِل میں پڑھے تو بہتر ہے۔

س ۱۲۰: اگر کوئی حائضہ عورت قرآن کا ایک ہی لفظ پڑھے تو کیا پھر بھی گناہ کی مستحق ہوگی؟

ج ☆ اگر کوئی حائضہ عورت قرآن کا ایک ہی لفظ عبادت کے ارادے سے پڑھے تو گناہ کی مستحق ہوگی اور اگر بغیر عبادت کے ارادے سے پڑھے گی تو پھر گناہ کی مستحق نہیں ہوگی۔

س ۱۲۱: اگر حائضہ غلطی سے کوئی آیت وغیرہ پڑھ لے پھر یاد آنے پر رُک جائے تو اس غلطی سے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کوئی عورت غلطی سے کوئی آیت وغیرہ پڑھ لے پھر یاد آنے پر رک جائے تو اس غلطی سے پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

س ۱۲۲: چاروں قل اور آیۃ الکرسی پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ چاروں قل اور آیۃ الکرسی حائضہ اور نفاس والی عورت اور جنبی کے لیے پڑھنا

جائز نہیں ہے۔

س ۱۲۳: سواری نہ ملنے کی صورت میں اور دشمن سے خوف کی صورت میں صبح اور شام تین مرتبہ سورۃ ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ﴾ حائضہ کے لیے پڑھنا درست ہے یا نہیں ہے؟

ج ☆ سواری نہ ملنے کی صورت میں اور دشمن سے خوف کی صورت میں صبح اور شام تین مرتبہ سورۃ ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ﴾ حائضہ کے لیے پڑھنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۲۴: حالتِ حیض یا جنابت وغیرہ میں اگر قرآنی آیتیں جو صبح وشام یا دیگر سفر سواری وغیرہ کی دعاؤں میں شامل ہیں لیکن غیر دُعائیہ الفاظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ان کا پڑھنا ممنوع ہے اگر دِل میں پڑھ لی جائیں تو ایسا کرنا یا ایسا پڑھنا شمار کیا جائے گا اور ثواب ملے گا یا نہیں؟

ج ☆ دِل میں پڑھ لی جائیں تو اس طرح پڑھنا تو پڑھنا شمار نہیں کیا جائے گا مگر اسی طرح پڑھنے سے روز کے معمول کی عادت برقرار رہے گی اور اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اس طرح پڑھنے سے معمول کے پڑھنے کی برکت کا ثواب دے دیں۔

س ۱۲۵: اسماء الٰہیہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام) حالتِ حیض و نفاس میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج ☆ اسماء الٰہیہ حالتِ حیض و نفاس میں پڑھ سکتے ہیں۔

س ۱۲۶: جس طرح معلّمہ آیتوں کو توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہیں تو کیا اسی طرح طالبات بھی حیض اور نفاس میں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

ج ☆ جس طرح معلّمہ کو توڑ کر پڑھانے کی اجازت ہے، جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے اسی طرح طالبات کو بھی پڑھنے کی اجازت ہے۔

س ۱۲۷: معلّمہ کو جب سبق سنانا ہو تو کیا اس کو سنا سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ معلّمہ حیض اور نفاس سے ہو تو اسے سبق سننا جائز ہے۔

س ۱۲۸: کیا ایامِ مخصوصہ میں اگر ٹیپ ریکارڈر یا ریڈیو میں قراءت لگی ہوئی ہو تو اسے سننا جائز ہے یا یہ بھی پڑھنے کی طرح ناجائز ہے؟

ج ☆ ایام مخصوصہ میں اگر ٹیپ ریکارڈر یا ریڈیو میں قراءت لگی ہوئی ہو تو اس کا سننا جائز ہے۔

س ۱۲۹: حافظہ ان دنوں میں اپنے اسباق کو پڑھنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کرے؟

ج ☆ حافظہ ان دنوں میں اپنے اسباق کو پڑھنے کا یہ طریقہ اختیار کرے کہ وہ کسی کا سن لے یا قرآن پاک کھول کر کپڑے یا کسی اور چیز سے پکڑ لے اور دِل ہی دِل میں پڑھے لیکن زبان سے نہ پڑھے۔

س ۱۳۰: حیض اور نفاس اور بے وضو عورت کو قرآن پاک کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض، نفاس اور بے وضو عورت کو قرآن پاک کا چھونا جائز نہیں خواہ اس جگہ کو چھوئے جس جگہ آیت لکھی ہو یا ایسی جگہ کو جو سادہ ہو سب نا جائز ہے۔

س ۱۳۱: مذکورہ خاتون کے لیے پنج سورۃ کو چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ پنج سورہ کا چھونا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں قرآن کریم کی آیتیں اور سورتیں لکھی ہوتی ہیں۔

س ۱۳۲: اگر کسی چیز پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہو تو کیا اس کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی چیز پر پورا قرآن پاک نہ ہو بلکہ قرآن کی آیت کسی چیز یا کاغذ یا کپڑے یا روپیہ پیسہ یا کسی طشتری میں لکھی ہوئی ہو تو اس کا چھونا بھی جائز نہیں ہے۔

س ۱۳۳: اگر کسی چیز پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہو اس کے اس حصے کو چھونا جو سادہ ہو اور آیت کو ہاتھ نہ لگے تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ کسی چیز کے اس حصے کو جیسا کہ اوپر سوال میں بتایا گیا ہے چھونا اور پکڑنا جائز ہے جبکہ آیت کو ہاتھ نہ لگے اور بشرطیکہ کاغذ بھی بڑا ہو۔

س ۱۳۴: ایسا پیسہ جس پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہو اگر وہ تھیلی میں ہے تو کیا اس تھیلی کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ ایسا روپیہ پیسہ جس پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہو اور وہ کسی تھیلی یا کسی برتن میں رکھا ہوا ہو یا تعویذ کسی سادہ کاغذ میں لپٹا ہوا ہو تو اس تھیلی اور برتن میں اس تعویذ کا

اٹھانا اور چھونا جائز ہے۔

س ۱۳۵: حیض کی حالت میں قرآنی آیتوں والا کلینڈر (Calendar) یا شوپیس (DecorationPiece) کو ہاتھ لگایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

ج ☆ حالتِ حیض میں آیتوں والا کلینڈر یا شوپیس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

س ۱۳۶: کلینڈر پر آیت لکھی ہوئی ہو اس کو حالتِ حیض میں لینا' چھونا درست ہے۔ اگر اتنی آیت ہو کہ کلینڈر پر لکھے ہوئے اعداد والفاظ سے کم ہو یعنی آیت چھوٹی سی ہو لیکن بڑے الفاظ میں لکھی گئی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اس صورت میں جو سوال میں ذکر کی گئی ہے چھونا یا لینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۳۷: اگر کاغذ پر صرف آیتیں لکھی ہوں (دُعائیہ ہوں یا غیر دُعائیہ) تو اس کا پڑھنا کیسا ہے' خواہ کاغذ کتنا بڑا کیوں نہ ہو؟

ج ☆ اگر آیت دعائیہ ہو تو اس کا پکڑنا جائز ہے اور غیر دعائیہ ہو تو اس کا پکڑنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۳۸: اگر قرآن مجید غلاف میں ہو تو کیا اس خاتون کے لیے اس کا پکڑنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر قرآن مجید ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو یا رومال میں لپٹا ہوا ہو یا ایسی جلد میں ہو جو اس کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو یا اس پر کپڑے کی چولی اس طرح چڑھی ہوئی ہو کہ جلد کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اُتارنے سے اُتر جائے تو چھونا اور اُٹھانا جائز ہے۔

س ۱۳۹: قرآن پر جو جزدان (کپڑے کی چولی جو اکثر ڈوری وغیرہ سے قرآن پاک پر لپیٹ دی جاتی ہے یا بٹن وغیرہ لگا ہوا ہوتا ہے جس سے بند کیا جاتا ہے) چڑھایا جاتا ہے وہ بھی قرآن سے ملا ہوا ہی ہوتا ہے اگرچہ اتارنے سے اُتر جاتا ہے تو اس کے ساتھ قرآن کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ قرآن مجید کے اوپر جو جزدان یا کپڑے کی چولی جو اکثر ڈوری وغیرہ سے لپیٹ

دی جاتی ہے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو اس کا سے چھونا اور پکڑنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۴۰: اگر کپڑا بدن پر پہنا ہوا نہ ہو تو اس کپڑے سے قرآن پاک چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کپڑا بدن پر پہنا ہوا نہ ہو بلکہ الگ ہو جیسے رومال وغیرہ تو اس سے قرآن کا چھونا، پکڑنا، اٹھانا، کھولنا جائز ہے۔

س ۱۴۱: حیض والی یا نفاس والی عورت کو کوئی مجبوری پیش آ جائے تو وہ اس مجبوری کی وجہ سے تیمم کر کے قرآنِ پاک کو ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض یا نفاس والی عورت کو اگر کوئی مجبوری پیش آ جائے تو اس وقت تیمم کر کے ہاتھ لگا سکتی ہے۔

(نوٹ): یہ صورت انقطاعِ دَم کے بعد اور غسل سے پہلے ہو تو جائز ہے۔

س ۱۴۲: اگر قرآن پاک یا کسی اور چیز (جو کہ قرآنی آیت پر مشتمل ہو) کے گرنے کا اندیشہ ہو اور جلدی میں کوئی کپڑا وغیرہ ہاتھ میں لینا یاد نہ رہے اس وقت ممکن نہ ہو اور بغیر کپڑے کے پکڑ لے تو ایسا کرنا گناہ کا موجب ہو گا یا نہیں؟

ج ☆ ایسی صورتِ حال جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے پیش آ جائے تو اس وقت بغیر کپڑا کے قرآن کو پکڑنا گناہ کا موجب نہ ہوگا۔

س ۱۴۳: سفری تھیلا (Bag) اور عام بیگ (SchoolBag) میں اگر قرآن رکھا ہوا ہو تو کیا اُن کا اُٹھانا درست ہے؟ اسی طرح پرس وغیرہ میں قرآن رکھا ہوا ہو تو ان کا اٹھانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

ج ☆ سفری تھیلا (یعنی بیگ) اور عام بیگ (یعنی سکول وغیرہ کے) میں اگر قرآن رکھا ہوا ہو تو ان کا اٹھانا درست ہے اسی طرح پرس وغیرہ میں قرآن رکھا ہوا ہو تو ان کا اٹھانا بھی جائز ہے۔

س ۱۴۴: حائضہ عورت کا قرآن پاک کی طرف دیکھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ اور نفاس والی عورت کا قرآن پاک کی طرف دیکھنا مکروہ نہیں، بلکہ جائز

ہے۔

س ۱۴۵: حالتِ حیض میں دستانے پہن کر قرآن کریم کو یا آیتوں والی طشتری وغیرہ کو اُٹھا سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حالتِ حیض میں دستانے پہن کر قرآن کریم کو یا آیتوں والی طشتری وغیرہ کو اٹھانا جائز نہیں اگر چہ دستانے چمڑے کے ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ دستانے ہاتھ کے تابع ہیں۔

س ۱۴۶: حیض و نفاس و جنابت کی حالت میں آیتوں والے تعویذ کو اس کی ڈوری سے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے لاکٹ کو زنجیر سے پکڑ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض و نفاس و جنابت کی حالت میں آیتوں والے تعویذ کو اس کی ڈوری سے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے لاکٹ کو زنجیر سے پکڑ سکتی ہے۔

س ۱۴۷: اگر تعویذ آیتوں والا نہ ہو بلکہ کوئی اور دُعا یا اسماء الٰہیہ لکھی ہوئی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر تعویذ آیتوں والا نہ ہو بلکہ اس میں قرآنِ پاک کے الفاظ کے ہندسے لکھے ہوئے ہوں یا دُعا یا اسماء الٰہیہ ہوں تو ان تعویذوں کا چھونا جائز ہے۔

س ۱۴۸: حالتِ عذر میں یا جنابت میں اللہ کے نام کا لاکٹ یا زیور وغیرہ پہنا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج ☆ حالتِ عذر یا جنابت اللہ کے نام کا لاکٹ یا ایسا زیور جس میں اللہ تعالیٰ کا نام یا آیت وغیرہ ہو تو اس کا پہننا مناسب نہیں ہے۔

س ۱۴۹: حالتِ حیض یا جنابت میں آبِ زم زم پی سکتے ہیں یا نہیں اور اسی طرح وہ پانی یا کوئی اور چیز جس پر قرآن پڑھ کر دَم کیا ہو پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ حالتِ حیض یا جنابت میں آبِ زم زم پی سکتے ہیں اور اسی طرح وہ پانی یا کوئی اور چیز جس پر قرآن پڑھ کر دَم کیا ہوا ہو پینا جائز ہے۔

س ۱۵۰: اگر قرآن کا صرف ترجمہ اُردو یا فارسی میں یا کسی اور زبان میں لکھا ہوا ہو تو

اس کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر قرآن مجید کا صرف ترجمہ اُردو یا فارسی یا کسی اور زبان میں لکھا ہوا ہو اور اصل عربی اس کے ساتھ نہ ہو تو اس کا چھونا جائز ہے (لیکن صرف ترجمہ شائع کرنا جائز نہیں ہے)۔

س ۱۵۱: قرآن کے حاشیوں اور وہ سفیدی جہاں قرآن لکھا ہوا نہ ہو تو اس کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ قرآن کے حاشیوں اور سفیدی جہاں قرآن لکھا ہوا نہ ہو اس کو بھی چھونا جائز نہیں۔

س ۱۵۲: قرآن مجید کے علاوہ کیا دوسری آسمانی کتابوں کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ قرآن مجید کے علاوہ تمام آسمانی کتابیں مثلاً زبور، تورات، انجیل کے صرف اس مقام کا چھونا ممنوع اور مکروہ ہے جہاں لکھا ہوا ہو سادہ مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہ حکم قرآن مجید کی ان آیتوں کا بھی ہے جن کی تلاوت منسوخ ہوگئی۔ بعض علماء کے نزدیک ان تمام آسمانی کتابوں کا بھی وہی حکم ہے جو قرآن مجید کے چھونے کا حکم ہے کیونکہ ان سب کی تعظیم واجب ہے لیکن یہ حکم ان کتابوں کے لیے مخصوص ہے جن میں کوئی تحریف، تغیر اور تبدیلی نہ ہوئی ہو۔

س ۱۵۳: فقہ اور حدیث کے علاوہ دوسری دینی کتب مثلاً فضائل اعمال اور حکایاتِ صحابہؓ وغیرہ بہشتی زیور، فقہ اور حدیث کی کتابوں کی شروحات جیسے مظاہر حق، انبیاءؑ اور صحابہؓ کی سوانح اور احوال پر مشتمل کتب کا چھونا بھی مکروہ ہے یا نہیں؟

ج ☆ ان تمام کتب کا جن کا ذکر سوال کے اندر کیا گیا ہے، ان سب کا چھونا جائز ہے۔

س ۱۵۴: تفسیر مع الاصل قرآن کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ تفسیر مع الاصل قرآن مجید میں دیکھا جائے گا اگر قرآن مجید زیادہ ہے اور تفسیر کم ہے جیسے تفسیر عثمانی وغیرہ ان کو چھونا جائز نہیں اگر تفسیر زیادہ ہے اور قرآن کم ہو تو قرآن کریم اس صورت میں تفسیر کے تابع ہوگا جیسے معارف القرآن وغیرہ تو اس تفسیر

کو چھوا جائے تو یہ جائز ہے اور جہاں آیتیں ہوں اس حصے کو بالکل نہ چھوا جائے۔

س ۱۵۵: فقہ یا حدیث کی کتابوں کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ فقہ اور حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے لیکن افضل یہ ہے کہ رومال وغیرہ کے ساتھ چھوا جائے۔

س ۱۵۶: حائضہ عورت قرآن مجید کو لکھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت کو قرآن مجید کا لکھنا جائز نہیں اور اس کا لکھنا ایسا ہے جیسا کہ قرآن کا چھونا۔

س ۱۵۷: اگر آیت دُعائیہ ہو تو کیا دُعا کی نیت سے اور بغیر دعا کی نیت سے لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر آیت دعائیہ ہو تو دعا کی نیت سے یا بغیر نیت کے دونوں صورتوں میں لکھنا مکروہ ہے۔

س ۱۵۸: قرآن مجید کا صرف ترجمہ لکھنا مکروہ ہے یا درست؟

ج ☆ قرآن مجید کا صرف ترجمہ لکھنا مکروہ ہے یعنی کہ اصل قرآن ساتھ میں نہ لکھا ہوا ہو۔

س ۱۵۹: قرآن رکھنے کے لیے جو لکڑی کی رحل استعمال کی جاتی ہے اس کا ناپاکی کی حالت میں چھونا درست ہے یا نہیں؟

ج ☆ قرآن رکھنے کے لیے جو لکڑی کی رحل استعمال کی جاتی ہے اس کو ناپاکی کی حالت میں چھونا درست ہے۔

س ۱۶۰: اگر حیض والی عورت آیتِ سجدہ سنے تو اس پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر حیض والی عورت آیتِ سجدہ سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں۔

س ۱۶۱: حائضہ اگر آیت سجدۂ تلاوت کرے تو کیا اس پر غسل کے بعد سجدہ کرنا لازم ہے؟

ج ☆ حائضہ اگر آیت سجدۂ تلاوت کرے تو اسے غسل کے بعد سجدہ کرنا لازم نہیں۔

س ۱۶۲: اگر کسی نے اور آیت سجدہ (جو کہ حائضہ یا جنبی نے تلاوت کی) سنی تو کیا سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی نے اور آیت سجدہ (جو کہ حائضہ یا جنبی نے تلاوت کی) سنی تو سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔

س ۶۳: ایسی عورت جو حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے لیکن غسل نہ کیا ہو اور اس حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ ایسی عورت جو حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے لیکن غسل نہ کیا ہو اور اس حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔

س ۱۶۴: یہی عورت اگر آیت سجدہ سنے (غسل کرنے سے پہلے اور انقطاع حیض کے بعد) تو اس کے لیے کیا حکم ہے' کیا سننے سے اس پر سجدہ لازم آئے گا؟

ج ☆ جی ہاں! اس پر سجدہ لازم آئے گا۔

س ۱۶۵: اگر حائضہ یا جنبی عورت ٹی۔ وی یا ریڈیو سے آیت سجدہ سنے تو اس پر سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر حائضہ یا جنبی عورت ٹی ۔ وی یا ریڈیو سے آیت سجدہ سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوگا۔

س ۱۶۶: ایسی عورت نے آیت سجدہ تلاوت تو نہیں کی لیکن آیت لکھی ہوئی دیکھ کر نظروں سے پڑھی یعنی دِل میں اس کے الفاظ سمجھ گئی تو کیا اس طرح دیکھ کر بغیر زبان سے پڑھے اس کو سجدہ کرنا پڑے گا یا نہیں؟

ج ☆ اس طرح دِل میں پڑھنے سے اُس پر سجدہ لازم نہیں ہوگا۔

# ایّام مخصوصہ میں ذکر، اذکار کے احکام

س ۱۶۷: کیا حائضہ عورت جانماز (مصلے) پر بیٹھ کر ذکر وغیرہ کر سکتی ہے؟
ج ☆ جی ہاں! مصلے وغیرہ پر بیٹھ کر ذکر کر سکتی ہے بشرطیکہ مصلہ ناپاک ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
س ۱۶۸: حائضہ عورت نماز کے وقت میں کس قسم کا ذکر کرے؟
ج ☆ حیض والی عورت کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وہ وضوء کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ آ بیٹھے اور جتنی دیر میں نماز ادا کرتی ہو اتنی دیر تسبیح لا الہ الا، تکبیر اور درود شریف، استغفار، دعا وغیرہ میں مشغول رہے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹے اور پاک ہونے کے بعد نماز میں جی نہ گھبرائے اور سستی پیدا نہ ہو۔
س ۱۶۹: حیض والی عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ حیض والی عورت کا دعا پڑھنا اور اذان کا جواب دینا اور اسی کی مثال دوسری چیزیں پڑھنا جائز ہے۔
س ۱۷۰: کیا حالتِ حیض و نفاس میں مناجاتِ مقبول پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ حالتِ حیض و نفاس میں ہفتے کے دن کی منزل کے علاوہ باقی تمام دنوں کی مناجاتِ مقبول پڑھ سکتی ہے۔
س ۱۷۱: ان ایام میں منزل جو آسیب، سحر و دیگر خطرات وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے پڑھی جاتی ہیں، پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ ان ایام میں منزل جو کہ آسیب سحر اور دیگر خطرات سے محفوظ رہنے کے لیے پڑھی جاتی ہے، پڑھنا جائز نہیں ہے۔

# ایّامِ مخصوصہ میں حج وعمرے کے احکام

س ۱۷۲: جدہ روانگی سے قبل ماہواری کی حالت میں احرام باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر حج کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہوجائیں تو عورت غسل یا وضوء کر کے حج کا احرام باندھ لے' احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں وہ نہ پڑھے اور حج یا عمرے کی نیت کرلے اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لے۔

س ۱۷۳: کیا حائضہ عورت کو خانہ کعبہ کا طواف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت کا خانہ کعبہ اور مسجدِ حرام کے اندر داخل ہونا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے۔

س ۱۷۴: اگر حائضہ مسجد سے باہر طواف کرلے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ طواف کرے پھر بھی طواف کرنا حرام ہے۔

س ۱۷۵: حیض سے پاک ہونے کے بعد کونسا طواف کرنا ضروری ہے اور کونسا نہیں؟

ج ☆ حاجی کے لیے مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلا طواف (جسے طوافِ قدوم کہا جاتا ہے) سنت ہے اگر عورت خاص ایام میں ہو تو یہ طواف چھوڑ دے۔ منیٰ جانے سے پہلے اگر پاک ہوگئی تو طواف کرے' ورنہ ضرورت نہیں اور نہ اس پر اس کا کفارہ لازم ہے۔

دوسرا طواف: دس تاریخ کو کیا جاتا ہے جسے طوافِ زیارت کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کے لیے فرض ہے۔ اگر عورت اس دوران ایام میں ہو تو طواف میں تاخیر کرے۔ پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

تیسرا طواف: مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت کیا جاتا ہے۔ یہ واجب ہے لیکن اگر اس دوران عورت خاص ایام میں ہو تو اس طواف کو بھی چھوڑ دے اس سے یہ واجب ساقط ہوجاتا ہے۔

س۱۷۶: اگر حیض کی وجہ سے عورت طوافِ زیارت اس کے وقت پر نہ کر سکے تو کیا اس پر دَم واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر حیض کی وجہ سے طوافِ زیارت اس وقت (دس تاریخ سے بارہ تاریخ تک) نہ کر سکے تو پاک ہونے کے بعد کرے اور اس مجبوری میں تاخیر کی وجہ سے دَم واجب نہ ہوگا۔

س۱۷۷: بارہ تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے حیض سے پاک ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہ تاریخ کے آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے حرم شریف میں جا کر پورا طواف (یعنی سات پھیرے) یا صرف چار پھیرے کر سکتی ہے اور اس نے نہیں کیا تو دَم واجب ہوگا اور اگر اس سے کم وقت ہے کہ چار پھیرے بھی نہیں کر سکتی ہے تو پھر کچھ بھی واجب نہیں۔

س۱۷۸: عورت کو اندازہ ہے کہ مجھے عنقریب حیض آنے والا ہے اور اتنا وقت ہے کہ پورا طواف یا چار پھیرے کر سکتی ہے لیکن نہیں کیا اور حیض آ گیا تو اس پر دَم واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ عورت کو اندازہ ہے کہ مجھے عنقریب حیض آنے والا ہے اور اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف یا چار پھیرے کر سکتی ہے لیکن نہیں کیا اور حیض آ گیا پھر نحر (یعنی قربانی کے دن) گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو دَم واجب ہوگا اور اگر چار پھیرے کا وقت بھی نہیں تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا۔

س۱۷۹: حیض کی وجہ سے عورت طوافِ زیارت نہ کر سکی کہ سرکاری حکم ہو گیا (چلنے کا) اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ طوافِ زیارت حج کا اہم رکن ہے۔ جب تک یہ طواف نہ کر لیا جائے نہ حج مکمل ہوتا ہے اور نہ میاں، بیوی ایک، دوسرے کے لیے حلال ہوتے ہیں۔ جن خواتین کو طوافِ زیارت کے دنوں میں خاص ایام کا عارضہ پیش آ جائے انہیں چاہیے کہ پاک

ہونے تک مکہ مکرمہ سے واپس نہ ہوں بلکہ پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت سے فارغ ہوکر واپس ہوں۔ اگر ان کی واپسی کی تاریخ مقرر ہو تو اس کو تبدیل کرالیا جائے اگر طوافِ زیارت کے بغیر واپس آ گئی تو اس کا حج نہیں ہوگا اور نہ وہ اپنے شوہر کے لیے حلال ہوگی جب تک واپس جا کر طوافِ زیارت نہ کرلے اور جب تک یہ طواف نہ کرلے احرام کی حالت میں رہے گی جو شخص طوافِ زیارت کیے بغیر واپس آ گیا ہو اُسے چاہیے کہ بغیر نیا احرام باندھے مکہ مکرمہ جائے اور طوافِ زیارت کرلے تاخیر کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا۔

س ۱۸۰: کسی عورت کو مدینہ منورہ میں حیض آ گیا تو وہ مسجدِ نبوی میں اپنی چالیس نمازیں کیسے پوری کرے؟

ج ☆ مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں مردوں کے لیے مستحب ہیں عورتوں کے لیے نہیں۔ عورتوں کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

س ۱۸۱: عورت کے لیے صفاء مروہ کی سعی حیض ونفاس کی حالت میں جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ عورت کے لیے صفاء مروہ کی سعی حیض ونفاس کی حالت میں جائز ہے یہ سعی خواہ عمرے کی ہو یا حج کی ہو البتہ پاک ہوکر کرنا مستحب ہے۔

س ۱۸۲: نو (۹) ذی الحجہ کو حجاج کرام میدانِ عرفات میں وقوف کرتے ہیں' کیا عورت حالتِ حیض میں وقوف کرسکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ عورت اگر حیض یا نفاس سے ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ اسی حالت میں وقوف کرے پاک ہونا شرط نہیں۔

س ۱۸۳: اگر عورت نے عمرے کا احرام باندھا تھا پھر حیض سے ہوگئی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر عورت نے عمرے کا احرام باندھا تھا تو پاک ہونے تک عمرے کا طواف اور سعی نہ کرے کیونکہ عمرہ میں پہلے طواف ہوتا ہے' اس کے بعد سعی۔ اس لیے منع فرمایا

اور اگر اس صورت میں اس کو عمرے کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا کہ منیٰ کی روانگی کا وقت آ گیا تو عمرے کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور یہ عمرہ جو توڑ دیا تھا اس کی جگہ بعد میں عمرہ کر لے۔

س ۱۸۴: عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کیا عورت عمرہ کا احرام کھولنے کی وجہ سے شوہر پر اس وقت تک حرام ہوگی جب تک کہ مذکورہ عمرہ کو دوبارہ ادا نہ کر لے جس طرح طوافِ زیارت نہ کرنے کی صورت میں ہے کہ جب تک طوافِ زیارت نہ کیا تو وہ شوہر پر حرام رہے گی اور احرام بھی نہ کھولے گی؟

ج ☆ عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں عورت حج ادا کرنے کے بعد اپنے شوہر پر حلال ہو جائے گی اور جو عمرہ اس سے ٹوٹ گیا اس کو بعد میں ادا کرلے اور دم بھی دے دے۔

س ۱۸۵: اس سوال میں عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھنے کا کہا گیا جب کہ عورت نے عمرے کا احرام باندھا تھا پھر یہ حج کا تذکرہ کرنے سے کیا مراد ہے' کیا حج سے پہلے عمرہ لازم ہوتا ہے؟

ج ☆ حج تین طرح کے ہوتے ہیں: (۱) حج تمتع' (۲) حج قران' (۳) حج افراد۔ حج قران اور تمتع سے پہلے عمرہ ہوتا ہے اس لیے اس کا ذکر کیا گیا ہے جب کہ حج افراد میں صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔

س ۱۸۶: اگر ایام حج کے دوران حیض آنا شروع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

ج ☆ اگر ایام حج کے دوران حیض آنا شروع ہو جائے تو طوافِ زیارت کے علاوہ تمام ارکان ادا کر سکتی ہے۔

س ۱۸۷: اگر کوئی لڑکی عمرہ اور زیارتِ مدینہ کے لیے گئی اور دورانِ طواف اس نے پہلی مرتبہ حیض کے خون کو دیکھا' اسی حالت میں اس نے پورا طواف اور سعی کی' ناواقفیت کی وجہ سے۔ کیا اُس پر کچھ واجب ہے یا نہیں؟

ج ☆ اس لڑکی کو چاہیے تھا کہ عمرے کے احرام نہ کھولتی بلکہ پاک ہونے بعد دوبارہ

طواف اور سعی کرتی بہر حال چونکہ اس نے احرام نابالغی کی حالت میں باندھا تھا اس لیے اس پر دم واجب نہیں۔ (بحوالہ: مناسک ملا علی قاریؒ)

اگر بچے نے ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کے ذمے کچھ نہیں خواہ یہ ارتکاب بلوغت کے بعد ہو کیونکہ وہ اس سے پہلے مکلّف نہیں تھا۔

س ۱۸۸: کیا شرعاً یہ جائز ہے کہ عمرہ یا حج کے دوران خواتین کوئی دوائی استعمال کریں کہ جس سے ایام نہ آئیں اور وہ اپنا عمرہ یا حج صحیح طور پر ادا کرلیں؟

ج ☆ خواتین کے لیے اس قسم کی دوا استعمال کرنا تو جائز ہے لیکن جب کہ ان ایام میں حج وعمرہ سے منع نہیں تو انہیں بند کرنے کا اہتمام کیوں کیا جاتا ہے۔ ایام حیض کی حالت میں صرف طواف جائز نہیں، باقی تمام افعال جائز ہیں۔

س ۱۸۹: حج تمتع یا قران میں اگر کوئی عورت قربانی کے بدلے روزے رکھنا چاہے اور بوجہ مستحب ہونے کے سات ذی الحجہ تک روزے رکھنے میں تاخیر کرے لیکن سات سے نو ذی الحجہ تک روزے رکھنے میں اس کو حیض آجائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر تین روزے پہلے نہیں رکھ سکی تو اب اس پر دم تمتع ہی واجب ہوگا۔

س ۱۹۰: اگر تین روزوں میں سے ایک یا دو رکھ چکی ہو پھر حیض آجائے تو باقی روزے ایام حج کے بعد رکھ سکتی ہے جس طرح کہ طوافِ زیارت کو ایام نحر سے بوجہ مجبوری (حیض) کے مؤخر کیا جاسکتا ہے؟

ج ☆ اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اب اس پر دم تمتع ہی واجب ہوگا یعنی قربانی کرنی ہوگی۔

# ایّامِ مخصوصہ میں مسجد میں داخل ہونے کے احکام

س ۱۹۱: حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟
ج ☆ حائضہ اور نفاس والی عورت کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔
س ۱۹۲: کیا حائضہ مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اندر سے کسی چیز کو اُٹھا سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ حیض والی عورت مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اندر سے کوئی چیز اُٹھالے تو جائز ہے کیونکہ ایّام مخصوصہ والی عورت کو صرف مسجد کے اندر جانا منع ہے۔ مسجد کے اندر ہاتھ داخل کرنا منع نہیں ہے' اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: سیّدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مسجد سے چھوٹا بوریہ (جانماز) اٹھا لاؤ۔ میں نے عرض کیا: میں تو ایّام سے ہوں' اس لیے مسجد میں کیسے داخل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہاتھ میں تو حیض نہیں۔
س ۱۹۳: حیض یا نفاس والی عورت کسی مجبوری کی وجہ سے مسجد میں داخل ہو سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ حیض یا نفاس والی عورت کو اگر سخت دشواری یا مجبوری پیش آ جائے تو اس وقت اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے (مثلاً مسجد کے اندر پانی ہو اور باہر کہیں پانی نہ ہو یا درندے یا چور یا سردی کا خوف ہو یا کسی کے گھر دروازہ مسجد میں ہو اور اس کے نکلنے کا اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہ ہو اور اس کو تبدیل بھی نہ کر سکتی ہو اور نہ وہاں کے سوا کسی جگہ رہ سکتی ہو تو اس کو مسجد میں داخل ہونا جائز ہے لیکن مسجد میں داخل ہونے کے لیے اس کو تیمم کرنا واجب ہے۔
س ۱۹۴: مسجد میں داخل ہونے کے لیے اگر کوئی عورت وضوء کر کے چلی جائے تو اس کا

جانا درست ہوگا یا نہیں، تو کیا تیمم کی صورت کسی خاص حصہ کے لیے ہے یعنی جبکہ پانی وغیرہ نہ ہو یا پانی کے استعمال کرنے سے معذور ہو یا پھر ہر صورت میں صرف تیمم ہی کرنا ہے؟

ج ☆ مسجد میں داخل ہونے کے لیے اگر عورت وضوء کر کے چلی جائے تو اس کا جانا درست نہیں۔ ہر صورت میں اس کو تیمم ہی کرنا ہے کیونکہ تیمم غسل اور وضو دونوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

س ۱۹۵: حائضہ عورت مسجد کی چھت پر جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت کو مسجد کی چھت پر جانا بھی حرام ہے کیونکہ مسجد کی چھت مسجد ہی کے حکم میں ہے۔

س ۱۹۶: اگر مسجد کی چھت پر کسی کا گھر ہو جیسے امام مسجد وغیرہ کا تو اس گھر میں حائضہ یا نفاس والی عورت کا رہنا درست ہے یا نہیں، اس عورت کے لیے کیا حکم ہے جبکہ اس کو لازمی اس گھر ہی میں رہنا ہے؟

ج ☆ مسجد کی چھت پر اگر کسی کا گھر ہے جیسے امام مسجد کا تو اس میں تفصیل ہے کہ اگر مسجد بناتے وقت چھت پر گھر کی نیت کی تھی تو پھر اس عورت کا رہنا درست ہے اور اگر مسجد بناتے وقت گھر کی نیت نہیں کی تھی، بعد میں امام صاحب کے رہنے کے لیے مجبوری میں مسجد کی چھت پر گھر بنایا تو اس صورت میں رہنا درست نہیں ہوگا کیونکہ مسجد کی چھت بھی مسجد کے حکم میں ہوتی ہے۔

س ۱۹۷: اسی طرح اگر مسجد کے نیچے تہہ خانے میں گھر ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اسی طرح اگر مسجد کے نیچے تہہ خانے میں گھر ہو، اس کا بھی یہی حکم ہے جو اس سے پہلے سوال کے جواب میں مذکور ہے۔

س ۱۹۸: اگر مسجد کے اوپر یا تہہ خانے میں لائبریری وغیرہ یا عورتوں کا اجتماع وغیرہ کے لیے ہال بنا ہوا ہو، اس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اگر مسجد کے اوپر یا نیچے تہہ خانے میں لائبریری وغیرہ یا عورتوں کے اجتماع وغیرہ

کے لیے ہال بنا ہوا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مسجد بناتے وقت ان کی نیت کی تھی تو پھر ان کے اندر جانا جائز ہوگا اگر بناتے وقت نیت نہیں کی تھی تو پھر اس کے اندر حیض اور نفاس والی عورت کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

س ۱۹۹: لائبریری اور تعلیمی ادارہ اگر مسجد کے اوپر تو نہ ہو بلکہ اس کے احاطے میں ہو جیسا شاہ فیصل مسجد کے احاطے میں لائبریری موجود ہے، اس میں حائضہ کا جانا کس حکم میں ہوگا؟

ج ☆ لائبریری اور تعلیمی ادارہ مسجد کے اوپر تو نہ ہو بلکہ اس کے احاطے میں ہو جیسا کہ شاہ فیصل مسجد کے احاطے میں لائبریری موجود ہے اس میں حائضہ کا جانا جائز ہے۔

# ایّام مخصوصہ میں جماع کے احکام

حضرت زید بن اسلمؒ تابعی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ جب میری بیوی کے ماہواری کے دن ہوں' اُس وقت میرے لیے ازدواجی سلسلہ کے تعلقات کی کس حد تک اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے جسم پر تہبند باندھ دو پھر اس کے اوپر والے حصے میں مشغول ہو سکتے ہو۔

س۲۰۰: کیا حیض کی حالت میں جماع کرنا درست ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے' جس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے۔

''عورتیں جب تک حیض سے پاک نہ ہو جائیں تم جماع کے لیے ان کے قریب نہ جاؤ۔''

س۲۰۱: کیا حیض کے دنوں میں شوہر اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کر لے؟

ج ☆ ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور ان سے مقاربت نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے حیض کی حالت میں جماع نہ کیا کرو اور اس کے علاوہ باقی تمام چیزیں جائز ہیں مثلاً اس کے ساتھ کھانا' پینا گھروں میں رہنا سہنا' لیٹنا بیٹھنا یہاں تک کہ عورت کے جسم کے اس حصے سے جو ناف سے اوپر ہے اس سے اپنا بدن ملانا یا ہاتھ لگانا یہ سب جائز ہے لیکن حائضہ عورت کے جسم کے اُس حصے سے فائدہ اٹھانا جو ناف کے نیچے گھٹنے کے اوپر ہوتا ہے' ناجائز ہے اس کے علاوہ اس کا سر' سینہ' کمر وغیرہ کو چھو سکتا ہے اور بوسہ لے سکتا ہے۔

س۲۰۲: ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو برہنہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں (حیض کے زمانے میں)۔

س ۲۰۳: اگر ساتھ سونے سے غلبہ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا مرد کا احتمال ہو اور یا غلبہ شہوت کا گمان ہو تو اس صورت میں ساتھ سونا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اس صورت میں جو اوپر سوال میں مذکور ہے ساتھ سونا منع اور گناہ ہے۔

س ۲۰۴: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کر لے حلال سمجھ کر تو کیا وہ عورت گنہگار ہو گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر کوئی شخص حیض کی حالت میں جماع کرے گا تو وہ سخت گنہگار ہو گا کیونکہ یہ حرام ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایام حیض میں یہ سمجھ کر جماع کر لے کہ یہ حلال ہے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ اس عمل کا حرام ہونا قرآن سے ثابت ہے لہٰذا عورت پر لازم ہے کہ مرد کو اس کی خلاف ورزی نہ کرنے دے اور خاص کام تو بالکل نہ ہونے دے اگر عورت کی رضامندی سے گناہ کا کام ہو گیا تو وہ بھی گنہگار ہو گی جہاں تک ممکن ہو مرد کو گناہ سے باز رکھے۔

س ۲۰۵: اگر حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے حرام سمجھ کر جماع کر لے تو کیا وہ بھی گنہگار ہو گا؟

ج ☆ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں جماع کر لے مگر یہ سمجھتا ہو کہ یہ حلال اور جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے تو یہ کافر نہ ہو گا بلکہ فاسق ہو گا کیونکہ یہ شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا' لہٰذا اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ خداوند کریم کی بارگاہ میں اس حرام فعل کے صدور پر شرمسار ہو اور ساتھ ساتھ بخشش کا خواستگار ہو اگر جماع کے وقت حیض کے خون کا رنگ سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرنا مستحب ہے اگر خون کا رنگ زرد ہو تو آدھا دینا صدقہ کرنا مستحب ہے۔

نوٹ: ایک دینار سونے کی مقدار (۴.۳۷۴) گرام ہوتی ہے۔

س ۲۰۶: اگر کسی مرد نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ہاتھ لگایا یا بوسہ لیا تو کیا مرد کو غسل کرنا ہو گا یا صرف ہاتھ دھو لے اور کلی کر لے؟

ج ☆ اگر کسی مرد نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ہاتھ لگایا یا بوسہ لیا تو یہ جائز ہے

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے' نہ مرد کو غسل کی ضرورت ہے اور نہ ہاتھ دھونے اور نہ کلی کرنے کی۔ ہاں! اگر انزال ہو جائے تو مرد کے لیے غسل کرنا واجب ہے۔

س ۲۰۷: اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن' دس رات آ کر بند ہوا تو کیا اس عورت سے بغیر غسل کئے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن' دس رات آ کر بند ہوا تو اس عورت سے بغیر غسل کیے جماع کرنا جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد جماع کرے۔

س ۲۰۸: اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن' دس رات سے کم آ کر بند ہوا تو کیا اس عورت سے بغیر غسل کیے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ جس عورت کا خون دس دن رات سے کم آ کر بند ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں: خون اس کی عادت سے کم آ کر بند ہوا ہے تو اس سے جماع کرنا جائز نہیں جب تک کہ اس کی عادت نہ گزر جائیں اگرچہ غسل بھی کر لے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عادت کے مطابق خون آ کر بند ہوا ہے تو جب تک غسل نہ کر لے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے (ان دونوں میں سے جو بھی ہو جائے) اس کے بعد بغیر غسل کے بھی جماع جائز ہے' نماز کا وقت گزر جانے سے یہ مقصود ہے کہ اگر نماز کے شروع وقت میں خون بند ہوا تو باقی نماز کا وقت سب گزر جائے کہ جس میں غسل کر کے نماز پڑھی جا سکے یا غسل کر کے نماز کی نیت باندھنے کی گنجائش ہو اور اگر اس سے بھی کم وقت باقی ہو تو پھر اس وقت کا اعتبار نہیں' دوسری نماز کا پورا وقت گزرنا ضروری ہے۔

س ۲۰۹: اگر دس دن' دس رات سے کم میں خون آ کر بند ہوا اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر لیا تو کیا اس صورت میں اس کے ساتھ جماع کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر دس دن' دس رات سے کم میں خون آ کر بند ہوا اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر لیا تو اس سے جماع حلال نہ ہوگا جب تک کہ وہ نماز نہ پڑھ لے (یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے)۔

س ۲۱۰: دس دن سے کم میں خون بند ہوا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا اور نماز پڑھ

لی پھر پانی مل گیا اور غسل نہیں کیا تو اس صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ دس دن سے کم میں خون بند ہوا اور پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گا اور غسل نہیں کیا تو اس صورت میں جماع کرنا حرام نہ ہو گا۔

س ۲۱۱: کیا حائضہ کا جھوٹا کھانا اور پینا جائز ہے؟

ج ☆ حائضہ کا جھوٹا کھانا اور پینا جائز ہے اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حالتِ حیض سے ہوتی اور پانی پی کر وہی برتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے جہاں میرا منہ لگا تھا' اُس جگہ مُنہ لگا کر پی لیتے اور کبھی کبھی میں حیض کی حالت میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی' وہی ہڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ منہ لگا کر گوشت نوچتے جہاں میں نے مُنہ لگا کر نوچا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل دو وجہ سے ہوتا تھا ایک تو یہ کہ سیّدہ عائشہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہاء محبت تھی اور دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی مخالفت منظور تھی کیونکہ یہودی جب کوئی عورت ایام سے ہو جاتی تو وہ لوگ نہ صرف کھانا پینا بلکہ اس کے ساتھ گھروں میں سونا' بیٹھنا تک چھوڑ دیتے تھے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا' پینا اور اٹھنا' بیٹھنا جائز ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حائضہ کے اعضاء اور بدن ناپاک نہیں ہوتے۔

س ۲۱۲: اگر حیض چاشت کے وقت بند ہوا' اور اس نے غسل نہیں کیا تو کیا اس سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر حیض چاشت کے وقت بند ہوا' اور اس نے اس وقت غسل نہیں کیا تو تاوقتیکہ کہ ظہر کا وقت نہ گزر جائے اس سے جماع حلال نہیں اس لیے کہ زوال سے پہلے وقت مہمل ہے۔

س ۲۱۳: اسی طرح اگر طلوع آفتاب سے اتنی دیر قبل حیض بند ہوا کہ غسل کرنے اور اللہ اکبر کہنے پر قادر نہیں تو اس وقت جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اسی طرح اگر طلوع آفتاب سے اتنی دیر قبل حیض بند ہوا کہ غسل کرنے اور اللہ اکبر کہنے پر قادر نہیں تو تاوقتیکہ کہ ظہر کا وقت نہ نکل جائے یا غسل نہ کرے، جماع حلال نہیں۔

س ۲۱۴: کیا شوہر اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآنِ کریم پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت کے شوہر کو اس کی گود میں سر رکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا جائز ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: سیّدہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں ایام خاص کی حالت میں ہوتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سہارا دے کر بیٹھ جاتے اور قرآن کریم پڑھتے۔ اِس حدیث نے یہ وضاحت کر دی کہ حائضہ ظاہری طور پر پاک ہوتی ہے، اس کی ناپاکی کا حکم صرف حکماً ہے اس لے کہ اگر حائضہ عورت ظاہراً پاک نہ ہوتی اور اس کے اعضاء نجس ہوتے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سہارا دے کر جب کہ ایام میں ہوتی تھیں نہ بیٹھتے اور نہ اس طرح بیٹھ کر قرآنِ کریم پڑھتے۔

❁ ❁ ❁

# ایّامِ مخصوصہ میں طلاق کی عدت کے احکام

س ٢١٥: کیا عدت کا تعلق بھی حیض (ایام مخصوصہ) سے ہوتا ہے؟

ج ☆ جی ہاں! طلاق والی عورت جس کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض کا زمانہ ہے اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت طلاق تین ماہ ہے۔

س ٢١٦: کم سے کم کتنے دنوں میں طلاق کی عدت پوری ہو سکتی ہے؟

ج ☆ کم سے کم احناف کے نزدیک اُنتالیس دن میں طلاق کی عدت پوری ہو سکتی ہے جیسے کسی عورت کو ہر پندرہ دن بعد تین دن، تین رات خون آتا ہو تو طلاق کے بعد پہلی مرتبہ جو خون آیا ہے، پہلے حیض سے پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن حیض، پھر پندرہ دن پاک رہی پھر جیسے ہی تین دن حیض کے پورے ہوں گے، اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔

س ٢١٧: اگر حیض سے مایوس عورت کو عدتِ طلاق میں حیض آ گیا تو اب وہ کیسے عدت گزارے گی؟

ج ☆ اگر حیض سے مایوس عورت کی عدت کے تین ماہ پورے ہونے سے قبل حیض جاری ہو گیا تو از سرِ نو تین حیض پورے کرے گی۔

س ٢١٨: زیادہ سے زیادہ کتنے دنوں میں عدتِ طلاق پوری ہوتی ہے؟

ج ☆ زیادہ سے زیادہ کوئی حد نہیں کیونکہ حیض کے بعد طویل عرصہ تک طہر آ سکتا ہے لہٰذا اصل تین حیض کا زمانہ گزارنا ہے جیسے کسی عورت کے ایک طہر سے دوسرے طہر کے درمیان پاکی کا زمانہ دو سال بھی ہو سکتا ہے، مثلاً کسی نے اپنی بیوی کو زمانہ طہر میں طلاق دی۔ اس کے بعد ایک سال بعد اس کو پانچ دن حیض کا خون آیا پھر دو سال طہر کے پھر پانچ دن حیض کے پھر دو سال طہر کے پھر جیسے ہی پانچ دن حیض کے پورے

ہوں گے اس کی عدتِ طلاق پوری ہو جائے گی' اس اعتبار سے اس عورت کی عدت پانچ سال پندرہ دن میں پوری ہو گی۔

س ۲۱۹: ایک نابالغہ مطلقہ لڑکی کی عدت مہینوں کے اعتبار سے شروع ہوئی مگر تین ماہ مکمل ہونے سے قبل اسے حیض آنا شروع ہو گیا' کیا اب یہ عدت مہینوں کے اعتبار سے مکمل کر لے یا نئے سرے سے تین حیض پورے ہونے تک عدت گزارے گی؟

ج ☆ نابالغہ مطلقہ لڑکی کی عدت مہینوں کے اعتبار سے شروع ہوئی مگر تین ماہ پورے ہونے سے تھوڑی دیر پہلے حیض آ گیا تو نئے سرے سے عدت شمار کرے اور تین حیض پورے کرے۔

س ۲۲۰: ایک مطلقہ عورت کی عدت بالحیض شروع ہوئی مگر تین حیض مکمل ہونے سے پہلے اس کا دَم حیض بند ہو گیا۔ اب یہ عورت عدت کیسے پوری کرے گی' اگر دو حیض آنے کے بعد حیض بند ہو گیا تو اب صرف ایک مہینہ گزر جانے سے اس کی عدت ختم ہو جائے گی یا نہیں؟

ج ☆ اگر یہ عورت سن ایاس کو پہنچ چکی ہے تو نئے سرے سے عدت مہینوں کے اعتبار سے پوری کرے مگر چونکہ انقطاع حیض کے چھ ماہ گزرنے کے بعد حکم ایاس ہوتا ہے اس لیے چھ ماہ بعد مزید تین ماہ عدت کے ہوں گے۔ اگر سن ایاس کو نہیں پہنچی تو تیسرے حیض کا انتظار کرے۔ سن ایاس کی مدت پچپن سال ہے بشرطیکہ انقطاع دم کے بعد چھ ماہ گزر جائیں یعنی حیض پر چھ ماہ گزرنا اور یہ چھ ماہ پچپن سال کے بعد گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر پچپن سال کی عمر سے قبل انقطاع حیض پر چھ ماہ گزر گئے تو پچپن سال کی عمر ہونے پر حکم ایاس لگایا جائے گا۔

س ۲۲۱: ایک عورت کو سن بلوغ سے لے کر تا وقت طلاق حیض نہیں آیا۔ بوقت طلاق تقریباً چالیس سال عمر ہے' اب یہ عورت کیسے عدت گزارے گی؟

ج ☆ اس عورت کی عدت تین ماہ ہے۔

س ۲۲۲: اگر کسی جوان عورت کو ماہواری بالکل نہ آتی ہو یا بہت طویل عرصہ کے بعد

آتی ہو اور اس کو طلاق ہو جائے تو وہ عدت کیسے گزارے گی کیا تین مہینے پورے کرنے سے عدت ختم ہو جائے گی یا شرعاً کوئی دوسرا طریقہ ہے؟

ج ☆ جس عورت کو شروع ہی سے حیض بالکل نہ آیا ہو اس کی عمر تیس سال ہو جائے تو وہ آئسہ شمار ہوگی اور اگر حیض آنے کے بعد بالکل بند ہو گیا یا بہت مدت کے بعد آتا ہو تو یہ پچپن سال کی عمر ہونے پر آئسہ ہوگی۔ دونوں قسم کی آئسہ کی عدت تین مہینے ہیں۔ مگر دوسری صورت میں یہ شرط ہے کہ کم از کم چھ ماہ سے حیض بند ہو۔ چھ ماہ کی مدت پچپن سال کی عمر پوری ہونے سے پہلے گزر چکی ہو تو وہ بھی معتبر ہے یعنی اس صورت میں پچپن سال پورے ہونے کے بعد تین ماہ گزرنے پر عدت پوری ہو جائے گی۔ دونوں قسم کی ایاس میں اگر عدت کے تین ماہ پورے ہونے سے قبل حیض جاری ہو گیا تو از سرِ نو عدت حیض پوری کرے اگر سن ایاس سے قبل عدت کی نوبت آ جائے تو بذریعہ علاج حیض جاری کر کے تین عدت پوری کرے اگر کسی علاج سے بھی حیض جاری نہ ہو تو بوقت ضرورت کسی مالکی قاضی سے ایک سال کی عدت کا فیصلہ کرا لیا جائے اگر مالکی قاضی میسر نہ ہو اور ضرورتِ شدیدہ ہو تو بدون قضاء بھی ایک سال کی عدت کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

س ۲۲۳: حیض کی حالت میں اگر طلاق دیں تو کیا طلاق ہو جائے گی' اس کی عدت گزارنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی نے حیض کی حالت میں طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی لیکن حیض کی حالت میں طلاق دینا بدعت ہے اور اس کی عدت طلاق وہ حیض جس میں طلاق دی ہے' اس کو چھوڑ کر تین حیض ہیں۔

❀ ❀ ❀

# ایّامِ مخصوصہ میں سفر کے احکام

## شرعی سفر کی تعریف:

شرعی اعتبار سے اس مسافت کو سفر مانا جائے گا جو آدمی پیدل یا اونٹ پر سوار ہو کر تین دن میں طے کر لے اگر چہ یہ سفر کوئی شخص ریل میں یا دوسری گاڑی میں بیٹھ کر ایک دن میں طے کر لے یہ تین منزل کہلاتا ہے اور تین منزل کی مقدار خشکی میں (۴۸) میل ہے یا (۷۸ کلومیٹر) ۔ دریا اور پہاڑی راستے کا حساب الگ ہے۔

س ۲۲۴: اگر کوئی حائضہ چار منزل (۱۰۴ کلومیٹر) کے سفر کی نیت سے نکلے اور پہلی دو منزل (۵۲ کلومیٹر) حیض میں گزری اب حیض سے پاک ہونے کے بعد کیا اس کو قصر نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؟ پھر جس جگہ جا رہی ہے وہاں اگر پندرہ دن سے کم رہے تو کونسی نماز پڑھے (قصر والی نماز یا پوری نماز)؟

ج ☆ یہ حائضہ عورت کیونکہ پہلی دو منزل (۵۲ کلومیٹر) تک حیض سے تھی پھر دو منزل پاک رہی کیونکہ یہ شرعی سفر کی کُل مسافت جو کہ تین منزل ہے (۷۷ کلومیٹر) سے کم ہے اس لیے یہ مسافرہ نہ ہوگی ۔ نہا کر پوری نماز پڑھے گی اور راستے میں اور منزلِ مقصود تک پہنچ کر بھی پوری نماز پڑھے گی۔

س ۲۲۵: اگر کوئی عورت دو تین شہروں میں جانے کے قصد سے سفر کرے اور ہر شہر میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ تو ہو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر یہ عورت گھر سے چلتے وقت حیض سے تھی اور اپنی منزل پر پہنچ کر پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد پوری نماز پڑھے گی اور اگر راستے میں وہ اس وقت پاک ہوئی ہو جب کہ تین منزل سفر باقی تھا' راستے میں قصر نماز پڑھے اور اگر تین منزل سے کم سفر باقی ہو اور اس وقت خون حیض منقطع ہوا ہو تو راستے میں پوری نماز پڑھے گی اور

یہاں سے جب اگلے شہروں میں جائے تو اگر درمیان میں مدت سفر ہو (۷۷ کلومیٹر) تو راستے میں قصر کرے مگر شہر میں پہنچ کر چونکہ پندرہ دن رہنے کی نیت ہے لہٰذا پوری نماز پڑھے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ عورت گھر سے چلتے وقت حائضہ نہ تھی بلکہ راستے میں حیض شروع ہوا اور راستے ہی میں حیض منقطع ہوا (مثلاً اگر منقطع ہونے کے بعد پانچ منزل ۸۰ میل سفر ہو) تو یہ منزل پر پہنچ کر پوری نماز ادا کرے گی کیونکہ اس نے پندرہ دن کی نیت کی تھی اور اگر راستے میں حیض شروع ہوا لیکن منزل پر پہنچ کر منقطع ہوا' اب خواہ منزل پر پہنچ کر پاک ہونے کے بعد پندرہ دن سے کم دن باقی ہوں تب بھی پوری نماز ادا کرے گی اور اگر پندرہ دن یا زیادہ دن ہوں تو ظاہر ہے کہ پوری ہی نماز ادا کرے گی۔

البتہ یہ عورت راستے کے شروع میں قصر نماز پڑھے گی اور پھر آ کر راستے میں شروع ہو کر راستے میں ہی منقطع ہوا تو بقیہ سفر کی مسافت تین منزل ہوئی تب بھی قصر نماز پڑھے گی۔

س ۲۲۶: اگر کوئی عورت چلتے وقت حیض سے نہیں تھی اور چھ منزل مسافت کے سفر پر جا رہی تھی اگر اس کو دو منزل بعد حیض شروع ہوا اور تین منزل حیض میں رہی تو آخری ایک منزل کی مسافت پر کیا وہ قصر نماز ادا کرے گی؟

ج ☆ یہ عورت حیض کا خون بند ہونے کے بعد وہ قصر پڑھے گی اگر چہ حیض سے پاک ہونے کے بعد منزل مقصود تک کا سفر ایک منزل ہے اور یہ تین منزل سے کم ہے لیکن اس کا سفر پہلے' پہلے شمار ہوگا۔

س ۲۲۷: اگر کوئی عورت جو حیض سے ہو اور وہ شرعی سفر پر پندرہ دن کے ارادہ سے جائے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس شہر میں دو تین جگہوں پر رہے گی ایک جگہ دس دن' دوسری جگہ چھ دن اور تیسری جگہ چار دن۔ اگر یہ عورت راستے میں تین منزل یا زیادہ باقی ہو اور پاک ہو جائے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ یہ عورت اگر راستے میں اس وقت پاک ہو جائے جب کہ سفر ختم ہونے میں تین

منزل یا زیادہ مسافت باقی ہو تو راستے میں قصر نماز ادا کرے گی اور منزل مقصود پر پہنچ کر ہر جگہ پوری نماز ادا کرے گی اگرچہ اس کا ارادہ ہر جگہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ہے لیکن اس نے ایک ہی شہر میں مختلف جگہ جانے کی نیت کی ہے اس لیے یہاں مقیم شمار کی جائے گی۔ جیسے کوئی عورت حیدرآباد میں ۲۰ دن کے لیے آئے اور ایک محلّہ میں نہ رہے چار یا پانچ محلوں میں ۲۰ دن رہے، تب بھی پوری نماز پڑھے گی۔

س ۲۲۸: اگر یہ عورت راستے میں تین منزل سے کم مسافت باقی ہونے پر یا منزلِ مقصود پر پہنچ کر حیض سے پاک ہوئی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اس مذکورہ صورت میں اور منزل مقصود پر پہنچ کر یہ عورت پوری نماز پڑھے گی۔

س ۲۲۹: اگر یہ عورت پندرہ دن کے سفر پر جائے تو حکم مذکور ہوا لیکن اگر دس بارہ دن کے لیے جانا ہو تو کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اس صورت میں چونکہ پندرہ دن سے سفر کم ہے یعنی دس بارہ دن کا ارادہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر راستے میں تین منزل یا اس سے زیادہ سفر باقی ہو اور یہ عورت حیض سے پاک ہو تو راستے اور منزل مقصود پر پہنچ کر چونکہ دس، بارہ دن رہنا ہے اس لیے وہاں پر پہنچ کر اگرچہ کئی جگہ رہنے کا ارادہ ہو تب بھی قصر نماز پڑھے گی۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اگر راستے میں تین منزل سے کم مسافت ہو یا منزل مقصود پر پہنچ کر حیض سے پاک ہوئی تو باقی راستے میں اور منزل مقصود پر پہنچ کر پوری نماز پڑھنا لازم ہوگی۔

س ۲۳۰: اگر کوئی عورت سفر پر جاتے ہوئے حیض سے نہ ہو بلکہ راستے میں اس کو حیض شروع ہوا اور سفر شرعی یعنی تین منزل سے زیادہ بھی ہو اور اس کا ارادہ بیس دن رہنے کا ہو اسی طرح کہ اس شہر میں دو تین جگہوں پر پندرہ دن سے کم رہنا ہو تو اب وہ نماز کس طرح ادا کرے؟

ج ☆ اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

(۱) ایک یہ کہ یہ عورت راستے ہی میں حیض سے پاک ہو جائے۔اس صورت میں یہ قصر نماز پڑھے گی۔خون بند ہونے کے بعد خواہ کتنا ہی سفر باقی ہو اور منزل مقصود پر پہنچ کر پوری نماز پڑھے گی کیونکہ اس نے پندرہ دن سے زائد کی نیت کی ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ یہ عورت منزل مقصود پر پہنچ کر حیض سے پاک ہو تو اب یہ پوری نماز پڑھے گی کیونکہ اس نے پندرہ دن سے زائد کی نیت کی ہے اب خواہ حیض سے پاک ہونے کے بعد پندرہ دن سے کم ہی باقی کیوں نہ ہوں نماز بھی پوری پڑھنا ہوگی اور رمضان کا روزہ جس کو حالت سفر میں نہ رکھنے کی اجازت تھی۔اب روزہ رکھنا بھی لازم ہوگا بغیر مجبوری کے چھوڑنا موجب گناہ ہوگا کیونکہ اب یہ عورت مقیم کے حکم میں ہے۔اسی طرح پہلے پہلے جن جن صورتوں میں پوری نماز پڑھنے کا حکم ہے خواہ راستے میں ہو یا منزل مقصود پر پہنچ کر ان صورتوں میں وہاں روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

س ۲۳۱: اگر یہ عورت جب کہ گھر سے چلتے وقت حیض سے پاک تھی اور راستے میں حیض آ گیا نیز پندرہ دن کے بجائے دس دن (پندرہ دن سے کم) رہنے کے ارادے سے شرعی سفر پر جائے تو کیا حکم ہے؟

ج ☆ یہ عورت راستے میں حیض سے پاک ہو یا منزل مقصود پر پہنچ کر دونوں صورتوں میں یعنی راستے میں بھی (جبکہ راستے میں حیض منقطع ہوا) اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی قصر نماز ہی ادا کرے گی۔

س ۲۳۲: اگر کوئی عورت جو حیض سے نہ ہو پھر راستے میں حیض آ گیا تو اگر پندرہ دن سے کم کے ارادے سے شرعی سفر پر جائے تو وہاں قصر پڑھتی ہے۔اسی طرح جب یہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے (یا کوئی نیت نہ ہو لیکن وہاں پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ کرے) تو کیا اب اس عورت کو پندرہ دن سے کم اپنی نیت تبدیل کرنے کی صورت میں قصر پڑھنے کی اجازت ہوگی؟

ج ☆ اس صورت میں اس عورت کو پوری نماز پڑھنا پڑے گی، قصر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

س ۲۳۳: اگر کوئی حائضہ سفر میں اس وقت حیض سے پاک ہو کہ چار منزل سفر باقی ہو اور راستے میں دو منزل پر اس کا گھر پڑتا ہو تو اپنی منزل پر پہنچ کر کونسی نماز ادا کرے جب کہ اس کا ارادہ پندرہ دن سے کم کا ہے اور کونسا گھر اس کا اپنا شمار ہوگا جس کی وجہ سے حالتِ سفر، حالتِ قیام میں تبدیل ہو جاتی ہے؟

ج ☆ اس عورت کے حیض سے پاک ہونے کے بعد کیونکہ راستے میں اس کا اپنا گھر بھی آتا ہے جو کہ دو منزل پر ہے تو بقیہ راستے میں پوری نماز پڑھے گی اور وہاں پہنچ کر بھی پوری ہی نماز ادا کی جائے گی، خواہ راستے میں جو گھر اس کا اپنا ہے وہاں رہنا ہو یا نہ رہنا ہو اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے رہنے کا ارادہ ہو اور ایسی صورت میں ہو کہ راستے میں اپنا گھر پڑتا ہے تو بھی راستے میں اور منزل پر پہنچ کر بھی پوری نماز ادا کرے اور اس صورت میں اور پہلی والی صورت میں رمضان کا روزہ بھی معاف نہیں ہوگا۔ یہاں اپنے گھر سے مراد وہ گھر ہے جس سے مستقل رہائش کا تعلق ہو اور اس کو چھوڑا نہ ہو تو یہ بھی اگر راستے میں سفر کرتے ہوئے آئے تو یہ عورت مسافر نہ بنے گی۔

س ۲۳۴: کونسا گھر اپنے گھر میں شمار نہ ہوگا؟

ج ☆ اگر ایسا گھر جہاں رہائش ہو پھر بعد میں اس کو بیچ کر دوسرے شہر چلی گئی کہ اب اس شہر اور گھر سے تعلق نہ رہا اور نہ ملکیت میں ہو یا شادی کے بعد میکے میں رہنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ اب میکہ چھوڑ کر ہمیشہ سسرال میں رہنا ہو (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) یا یہ کہ شادی کے بعد الگ گھر میں رہی (یعنی میکہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا اور سسرال میں بھی رہنا نہ ہو تو یہ سسرال کا گھر بھی اپنے گھر میں شمار نہ ہوگا۔ اسی طرح بھائی، بہنوں کا گھر بھی جہاں رہنے کا ارادہ نہ ہو تو یہ تمام اقسام کے گھر اگر راستے میں پڑیں تو حالتِ سفر پر اثر انداز نہ ہوں گے بلکہ وہ بدستور سفر ہی میں رہے گی اور ان مذکورہ مقامات میں کسی جگہ چند دن رہنے کا ارادہ ہو (یعنی پندرہ دن سے کم) تو نماز،

روزہ مسافروں کی طرح ادا کرے گی۔

س ۲۳۵: اگر حائضہ عورت جس وقت راستے میں حیض سے پاک ہو تو چار منزل کا سفر باقی ہو اور اس کا گھر یہاں سے تین منزل کی مسافت پر ہو اور پھر اس گھر سے آگے جانے کا ارادہ ہے اور آگے ایک منزل کا راستہ ہو تو اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ یہ عورت خون حیض بند ہونے کے بعد اپنے گھر پہنچنے تک قصر نماز پڑھے اور گھر پہنچ کر آگے چونکہ ایک منزل کا سفر ہے جو مدت سفر نہیں بنتا لہٰذا پوری نماز ادا کرے اور منزل پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت ہو یا اس سے کم رہنے کی دونوں صورتوں میں پوری نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کا حکم ہے کیونکہ راستے میں اپنا گھر پڑنے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس جگہ سے دوبارہ سفر شروع کیا ہے خواہ راستے میں اس جگہ رہے یا نہ رہے لہٰذا جب اس جگہ سے دوبارہ سفر کیا ہے تو کیونکہ یہاں سے منزل مقصود تک کا سفر ایک منزل ہے یعنی تین منزل سے کم ہے اس لیے یہ سفر شمار نہ ہوگا جب سفر ہی نہیں ہوا تو کتنے بھی دن رہنے کی نیت ہو خواہ پندرہ سے کم ہی کیوں نہ ہو' یہ مسافرہ شمار نہیں ہوگی۔

س ۲۳۶: اسی طرح اگر کسی کا گھر راستے میں اس وقت آئے کہ حیض ختم ہونے کے بعد ایک منزل ہو اور پھر اس گھر کے بعد تین منزل یا اس سے زیادہ مسافت پر آگے کسی جگہ جانے کا ارادہ ہو تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ یہ عورت انقطاع حیض کے بعد پوری نماز پڑھے کیونکہ اس کے گھر تک تین منزل سے کم کا سفر ہے اور پھر اس گھر کی جگہ سے آگے تمام راستے میں قصر نماز ادا کرے کیونکہ گھر سے منزل مقصود تک تین منزل یا اس سے زیادہ کی مسافت باقی ہے البتہ اگر منزل مقصود پر پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے تو وہاں پر بھی قصر نماز پڑھے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا ارادہ ہے تو یہاں پر روزہ اور نماز' مقیم کی طرح ادا کرے۔

س ۲۳۷: اگر کسی عورت کو حیض گھر سے چلتے وقت تو نہ ہو لیکن جب وہ اسٹیشن یا بس

اڈے یا ہوائی اڈے پر پہنچی' اُس وقت حیض شروع ہوا تو اس پر مسافرہ کا حکم لگے گا یا نہیں جبکہ اس نے کسی جگہ پندرہ دنوں کا یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا ہو؟

ج ☆ اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں:

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ اسٹیشن یا بس اڈہ وغیرہ آبادی ہی میں موجود ہو' اس صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ سفر شروع ہونے سے پہلے ہی حائضہ تھی کیونکہ ابھی یہ شہر سے باہر ہی نہیں نکلی' لہٰذا سفر شروع نہیں ہوا اس لیے یہ پہلے ہی سے حائضہ شمار ہوگی لہٰذا اب انقطاع حیض کے بعد تین منزل یا اس سے زیادہ سفر ہو تو راستے میں قصر کرے اور منزل مقصود پر پوری نماز پڑھے کیونکہ پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہے اور اگر تین منزل سے کم سفر باقی ہو تو اب راستے میں اور منزل پر دونوں جگہ پوری نماز پڑھے اگر پورے راستے حیض رہا اور منزل مقصود پر پاک ہوئی تو منزل مقصود پر پوری نماز پڑھے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسٹیشن یا بس اڈہ وغیرہ آبادی سے باہر ہو تو اس صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ گویا چلتے وقت حیض سے پاک تھی اور اسٹیشن وغیرہ کے آبادی سے باہر ہونے کی صورت میں سفر شروع ہو چکا ہے لہٰذا یہ راستے میں حائضہ بنی' اس لیے یہ مسافرہ ہوگی اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے چلی تھی تو اب راستے میں انقطاع حیض ہونے کی صورت میں تو قصر پڑھے خواہ کتنا ہی راستہ ہو اور منزل پر پہنچ کر ہر صورت میں (خواہ انقطاع حیض راستے میں ہو یا منزل پر پہنچ کر ہوا ہو) پوری نماز پڑھے گی۔

س ۲۳۸: اور اگر اس عورت کا ارادہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ہو اور اس وقت اس کو اسٹیشن وغیرہ پر حیض شروع ہو تو کیا حکم ہے؟

ج ☆ اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

(۱) اسٹیشن آبادی کے اندر ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس کو چلتے وقت حیض نہ تھا لہٰذا

اب اگر اس کا حیض راستے میں اس وقت منقطع ہو کہ تین منزل تک مسافت باقی تھی تو اب راستے میں قصر نماز پڑھے اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی (کیونکہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے) اس لیے قصر نماز ادا کرے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اسٹیشن آبادی سے باہر ہو اور یہاں آ کر حیض شروع ہو تو اس کو سفر شروع کرتے وقت پاک سمجھیں گے کیونکہ آبادی سے نکلتے ہی یہ مسافر ہو گی اور اس وقت یہ پاک تھی اور حیض تو اسٹیشن پر آ کر شروع ہوا' اب اگر خون حیض راستے میں بند ہوا ہو یا منزل پر پہنچ کر دونوں صورتوں میں اس کو راستے میں (اگر خون بند ہوا ہو) قصر نماز پڑھنی ہے اور' اور منزل پر پہنچ کر بھی قصر نماز ادا کرنی ہے کیونکہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے۔

س ۲۳۹: اگر اسٹیشن پر پہنچ کر حائضہ کا حیض منقطع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

ج ☆ اس میں بھی اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ حیض سفر شروع کرنے سے پہلے منقطع ہو چکا ہے لہٰذا یہ سفر شروع ہوتے وقت (یعنی جب آبادی سے نکلے گی) تو پاک ہو گی اور اس پر تمام احکامات عام مسافر کی طرح لاگو ہوں گے نہ کہ حائضہ کی طرح اور اگر اسٹیشن آبادی سے باہر ہو تو اب چونکہ یہ آبادی سے نکلتے ہی مسافرہ بن گئی تھی اور اسٹیشن پر حالتِ سفر میں تھی گویا حالتِ سفر میں پاک ہوئی لہٰذا اسٹیشن سے منزل مقصود کا سفر تین منزل ہو تو راستے ہی میں قصر کرے گی اور منزل مقصود پر پندرہ دن سے کم رہنا ہو تو قصر اور اگر پندرہ دن سے زیادہ رہنا ہو تو پوری نماز پڑھے گی۔

س ۲۴۰: راستے میں حالتِ سفر میں انقطاع کی صورت میں غسل کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہے جب کہ راستے میں ایسا کرنا بہت مشکل ہے (خاص کر خواتین کے لیے کیونکہ وہ اگر پانی دستیاب ہونے کی صورت میں غسل کرنا چاہے تو بھی بس وغیرہ یا ہوائی جہاز میں جانے کی صورت میں یہ ناممکن ہے اور ریل سے جانے کی صورت میں محرم کو یہ بتانا کہ غسل کے لیے جانا ہے تو یہ بھی بہت مشکل ہے ضروری نہیں کہ ہر کوئی

شوہر کے ساتھ ہی سفر کرے پھر اتنی دیر تک ریل کا بیت الخلاء بند رکھنا یہ بھی بہت مشکل ہے کیونکہ یہ تمام مسافروں کے لیے ہے تو اتنی دیر میں تو باہر قطار لگ جائے گی اور پھر چلتی ٹرین میں کھڑا ہونا بھی مشکل ہے لہٰذا اگر پانی کی موجودگی میں بھی اس قسم کی مجبوری سے غسل نہ کرے بلکہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے تو کیا یہ درست ہے؟

ج ☆ ایسی صورتِ حال اگر کسی حائضہ کو پیش آ جائے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا تو اب یہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور گھر جا کر غسل کر کے ان نمازوں کو جو تیمّم سے پڑھ لی ہیں' دوبارہ پڑھے۔

س ۲۴۱: اگر بس یا ریل گاڑی سے سفر کرنے کی صورت میں راستے میں انقطاع حیض ہو جائے اور کوئی ایسی جگہ ہو جس میں غسل کرنے کا موقع مل گیا تو کیا یہ وہاں جا کر غسل کر سکتی ہے؟

ج ☆ اگر بس یا ریل گاڑی سے سفر کرنے کی صورت میں راستے میں انقطاع حیض ہو جائے اور کوئی ایسی جگہ ہو جس میں غسل کرنے کا موقع مل جائے تو وہاں جا کر غسل کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔

س ۲۴۲: راستے میں اگر کسی نے پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل نہ کیا بلکہ تیمّم کر لیا تو کیا اب منزل مقصود پر پہنچنے پر اس کو فوراً غسل کرنا چاہیے اگرچہ پہلے کا تیمّم باقی ہو اور وضوء نہ ٹوٹا ہو تو کیا یہی تیمّم وضوٹوٹنے تک کافی ہو گا یا نہیں؟

ج ☆ راستے میں کسی نے پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل نہ کیا بلکہ تیمّم کر لیا تو منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد فوراً غسل کرنا چاہیے کیونکہ یہی قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کیا جائے تو جیسے ہی پانی پر قدرت حاصل ہو گی تو فوراً تیمّم ٹوٹ جائے گا لہٰذا اب غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔

س ۲۴۳: اگر راستے میں پانی نہ ملنے کی صورت میں مجبوراً تیمّم کر لیا اور پھر پانی مل گیا تو کیا باقی نمازیں غسل کر کے پڑھے؟

ج ☆ اگر راستے میں پانی نہ ملنے کی صورت میں مجبوراً تیمّم کر لیا اور پھر پانی مل گیا تو باقی

نمازیں غسل کر کے پڑھے۔

س ۲۴۴: کیا حیض کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا اعتبار محض سفر میں کیا جائے گا یا پھر منزل مقصود پر پہنچ کر بھی انقطاع کا اعتبار ہوگا؟

ج ☆ حیض کا اعتبار صرف سفر میں کیا جائے گا اور منزل مقصود پر پہنچ کر عورت کی حالت سفر اور قیام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا خواہ یہ عورت چلتے وقت حیض سے ہو یا نہ ہو' خواہ پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو یا اس سے کم دن رہنا ہو' ہر صورت میں یہ دیکھا جائے گا کہ راستے میں حائضہ تھی یا نہیں تھی اور انقطاع حیض کتنی منزل سفر باقی رہنے پر ہوا ہے۔

س ۲۴۵: اگر حائضہ کو انقطاع حیض آخری دو منزل باقی رہنے پر ہوا تو راستے میں نماز قصر پڑھے یا پوری نماز پڑھے اور رمضان کا روزہ بھی رکھے یا روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے؟

ج ☆ اگر حائضہ کو انقطاع حیض آخری دو منزل باقی رہنے پر ہو تو راستے میں پوری نماز پڑھے اور رمضان کا روزہ بھی رکھے کیونکہ انقطاع حیض کے بعد دو منزل کی مسافت باقی رہتی ہے لہٰذا اس کا یہ سفر' سفر شرعی شمار نہ ہوگا اس لیے یہ پوری نماز پڑھے۔ (بشرطیکہ ابتداء وقت حیض سے ہو)۔

س ۲۴۶: اگر حائضہ بیرونِ ملک مثلاً امریکہ جائے اور اس کے حیض کے دو دن ہو چکے ہوں یعنی اگر جمعہ کی صبح چھ بجے سفر پر جائے یعنی کراچی سے روانہ ہو اور وہاں (امریکہ) پہنچے تو جمعہ کو ظہر کا وقت ہو رہا ہو۔ حیض کی ابتداء منگل کی رات کو ہوئی اور انتہا وہاں جمعہ کو ظہر کے وقت ہوئی تو اس کو حیض سمجھیں گے یا استحاضہ؟

ج ☆ ایسی عورت کو اگر چہ ظاہراً وہاں پہنچ کر جمعہ کی رات کو انقطاع حیض ہوتا تو اس کے حیض کے تین دن مکمل ہوتے لیکن اگر وقت کا اعتبار کیا جائے تو اس عورت کو جمعہ کی دوپہر کو (۷۲) گھنٹے مکمل ہو چکے ہیں اس لیے یہ حیض ہوگا نہ کہ استحاضہ' لہٰذا پوری نماز اور روزہ ادا کرے گی۔

س ۲۴۷: اسی طرح اگر کسی کو پہلی تاریخ کو آٹھ بجے حیض شروع ہوا پھر یہ گیارہ تاریخ

کو صبح امریکہ کے لیے روانہ ہوا اور دوپہر کو دو بجے وہاں پہنچے اور رات کو انقطاع حیض ہو جائے اب یہ کس حکم کے تحت میں آئے گی؟

ج ☆ اس عورت کو گھنٹوں کے اعتبار سے گیارہ تاریخ کو وہاں دوپہر سے پہلے گیارہ بجے ہی دس دن یعنی کل (۲۴۰) گھنٹے ہو چکے تھے' لہٰذا اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ تھا اس کو پہنچتے ہی مقیم کی طرح ظہر کی نماز غسل کر کے ادا کرنی چاہیے اور اسی طرح جب تک خون آتا رہے جیسا کہ سوال میں رات تک خون آیا تو رات تک تمام نماز' روزہ وغیرہ ادا کرنا ضروری ہے۔

س ۲۴۸: اسی طرح اگر واپسی میں کسی کو وہاں جمعرات کو فجر کے وقت حیض شروع ہوا اور جمعہ کی رات کو وہاں سے سفر پر روانہ ہوا اور اتوار کو صبح فجر کے وقت پاکستان پہنچنے پر انقطاع حیض ہو جائے تو اب یہ خون کس حکم میں آئے گا؟

ج ☆ یہ عورت جس وقت پاکستان میں اتوار کی صبح فجر کے وقت حیض سے پاک ہوئی تو اس وقت ظاہراً تو جمعرات سے اتوار تک تین دن مکمل ہو چکے تھے لیکن اس عورت کے (۷۲) گھنٹے مکمل نہیں ہوئے اس لیے یہ خون استحاضہ ہوگا' دونوں کی نماز قصر شمار کر کے قضاء پڑھے اور اگر یہاں گھر نہ ہو اور پندرہ دن سے کم کی نیت ہو تو یہاں بھی قصر پڑھے۔

س ۲۴۹: اگر بدھ کی صبح پانچ بجے حیض شروع ہوا اور جمعہ کی رات دو بجے سفر پر روانہ ہوئی اور اتوار کو فجر کے وقت پاکستان پہنچی جب کہ راستے میں چھ' سات گھنٹے بعد انقطاع حیض ہو گیا' اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج ☆ یہ عورت جس وقت وہاں سے سفر پر روانہ ہوئی یعنی جمعہ کی رات دو بجے اس وقت اس کی حیض کی کم از کم مدت مکمل ہونے میں تین گھنٹے تھے اور سفر شروع ہونے کے چھ سات گھنٹے بعد جب انقطاع ہوا تو اگرچہ راستے میں اگلے دن یعنی ہفتے کی فجر کا وقت تو نہیں آیا بلکہ رات ہی کا وقت تھا کیونکہ وہاں سے آتے ہوئے جس وقت سفر شروع کریں تقریباً وہی وقت رہتا ہے اور سفر ختم ہونے کے آخری گھنٹوں میں وقت

تبدیل ہونا شروع ہوتا ہے لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ اس طرح کے سفر میں گھنٹوں کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ وقت کا اس لیے چھ' سات گھنٹے بعد انقطاع حیض کی صورت میں یقینی طور پر حیض ہی ہوگا اور بقیہ سفر کیونکہ تین منزل سے زائد ہے اس لیے یہ مسافرہ شمار ہوگی اور منزل مقصود پر اگر پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے اور راستے میں انقطاع کے بعد کوئی نماز آئے تو البتہ قصر پڑھے۔

س ۲۵۰: اگر بدھ کو فجر کے وقت حیض شروع ہوا اور یہ حائضہ عورت جمعہ کو روانہ ہوئی اور اتوار کو فجر میں پاکستان پہنچنے پر انقطاع ہوا تو کیا یہ حیض ہوگا یا استحاضہ ہوگا؟

ج ☆ ایسی صورت میں اس عورت کو حیض کا خون جس وقت بند ہوا' اُس وقت (۷۲) گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے لہٰذا یہ یقینی طور پر حیض ہوگا۔ اب اپنی عادت کے دنوں کا اعتبار کر کے حساب لگا لے۔

س ۲۵۱: اگر کسی کو پہلی تاریخ کو فجر کے وقت حیض شروع ہو پھر وہ وہاں سے امریکہ سے پاکستان کے لیے نو تاریخ کو روانہ ہو اور گیارہ کو یہاں پہنچے اور یہاں پاکستان ہی میں گیارہ تاریخ کو دوپہر بارے بجے انقطاع حیض ہو تو یہ خون کس حکم میں آئے گا؟

ج ☆ یہ تمام خون حیض شمار ہوگا اور اب چونکہ تمام سفر حیض میں گزرا' اس لیے اگر وہاں اپنا گھر نہ ہو بلکہ ملنے گئی ہو اور پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہو تو بھی پوری نماز ادا کرے گی۔

نوٹ: اسی طرح ہر دو ملکوں کے درمیان سفر میں دنوں کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ گھنٹوں کا ہوگا اور روانگی کے وقت کو نوٹ کیا جائے پھر منزل پر پہنچ کر وقت دیکھ کر شمار کر لیا جائے' فرض کریں کہ منزل تک پہنچنے میں کُل دس گھنٹے صرف ہوتے ہیں اس اعتبار سے حیض کے دنوں اور وقت کو شمار کیا جائے کیونکہ جن ممالک کا فاصلہ بہت زیادہ ہے ان کے دنوں اور وقت میں بھی فرق ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ جس وقت ایک ملک میں ہفتے کو دوپہر کا وقت ہو تو دوسرے ملک میں بھی دوپہر کا وقت ہو

لہٰذا ایسے سفر میں دنوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

س ۲۵۲: ہوائی جہاز میں انقطاع حیض ہونے کی صورت میں تیمم کرنا چاہیے یا غسل جب کہ جہاز میں بیت الخلاء نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے اور غسل کرنا مشکل ہوتا ہے (کیا پانی کی موجودگی میں اس مجبوری کے تحت تیمم کر سکتے ہیں کیونکہ پانی تو بہر حال جہاز میں موجود ہوتا ہی ہے) پھر یہ کہ دُور کے سفر میں اکثر کوئی بھی نماز کا وقت نہیں آتا ہے جیسا کہ اُوپر کے سوال میں رات ہی رات میں سفر مکمل ہو گیا البتہ کبھی کبھی نماز کا وقت بھی آ جاتا ہے تو اس صورت میں جب کہ کسی نماز کا وقت درمیان میں نہ آتا ہو پھر بھی اس مجبوری کے تحت تیمم کریں یا کیونکہ نماز کا وقت تو ہے ہی نہیں لہٰذا گھر پہنچ کر ہی غسل کیا جائے؟

ج ☆ یہ صورت حال جو سوال میں بتائی گئی تو اگر سفر میں کسی نماز کا وقت آ جائے تو تیمم کر کے نماز پڑھے پھر اس نماز کو گھر جا کر غسل کر کے دوبارہ دوہرائے اور اگر کسی نماز کا وقت نہ آئے تو پھر گھر پہنچ کر ہی غسل کیا جائے۔

س ۲۵۳: بحری جہاز میں اگر سفر کے دوران غسل کی حاجت ہو اور پانی موجود نہ ہو تو کیا تیمم کر سکتی ہے؟

ج ☆ بحری جہاز میں سفر کے دوران غسل کی حاجت ہو تو غسل کرنا ضروری ہے کیونکہ بحری جہاز میں یہ بعید ہے کہ پانی نہ ہو اگر جہاز میں پانی نہ ہو تو کسی ڈول یا برتن وغیرہ کو دریا میں ڈال کر پانی نکالا جا سکتا ہے اس لیے بحری جہاز میں تیمم نہیں کر سکتی۔

س ۲۵۴: ہوائی جہاز میں اگر آخری وقت انقطاع حیض ہو اور سفر مکمل ہونے والا ہو اور نماز کا وقت بھی ہو تو کیا پھر عورت گھر جا کر غسل کر کے نماز پڑھے یا سفر ہی میں تیمم کر لے جب کہ نماز کے لیے اتنا وقت ہو کہ گھر جا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

ج ☆ ہوائی جہاز میں اگر اخیر وقت میں انقطاع حیض ہو اور سفر مکمل ہونے والا ہو اور نماز کا وقت بھی ہو تو یہ عورت گھر جا کر غسل کر کے نماز پڑھے اور تیمم کر کے نماز نہ پڑھے۔

س ۲۵۵: اگر زیادہ وقت نہ ہو بلکہ بعض اوقات اتنا وقت ہو کہ گھر جا کر جلدی جلدی نماز تو پڑھ سکتی ہے لیکن غسل کا وقت نہیں ہوتا ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ یہ عورت اگر اتنے وقت میں گھر جانے کے بجائے ایئرپورٹ ہی پر غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہو تو غسل کر کے ایئرپورٹ ہی پر نماز پڑھے۔

❁ ❁ ❁

# ایّامِ مخصوصہ کے بعد غسل کے احکام

س ۲۵۶: کیا حیض اور نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل واجب ہے؟

ج ☆ جی ہاں! حیض اور نفاس کا خون دس رات سے کم آ کر بند ہوا ہو اور عادت مقرر ہونے کی صورت میں عادت سے بھی کم ہو تو اس کو نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرنا واجب ہے‘ اس خیال سے کہ شاید پھر خون آ جائے مثلاً اگر عشاء کے اوّل وقت میں خون بند ہوا تو اب آخر وقت مستحب یعنی نصف شب کے قریب تک اس کو غسل میں تاخیر کرنا چاہیے اور جس عورت کا حیض دس دن رات یا عادت مقرر ہونے کی صورت میں عادت کے موافق آ کر بند ہوا ہو تو اس عورت کو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔

س ۲۵۸: اگر کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی‘ ابھی وہ نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آنا شروع ہو گیا تو اب اس کو نہانا واجب ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر عورت جنابت کی حالت میں ہو اور اسے حیض جاری ہو جائے تو اس پر غسل جنابت واجب نہیں رہتا کیونکہ حیض جنابت سے زیادہ شدید ہے اور غسل جنابت پاکی کے لیے ہوتا ہے اور یہ حیض کی وجہ سے جنابت سے زیادہ ناپاک ہو گئی لہٰذا غسل جنابت بے سود ہے‘ حیض سے پاک ہونے پر جو غسل کرے گی وہی غسل جنابت کو بھی دُور کر دے گا لہٰذا ایک ہی غسل دونوں سبب کی طرف سے ہو جائے گا۔

س ۲۵۹: اگر عورت کو پاکی حاصل ہو گئی اور وہ غسل کرنے گئی اور ناک میں پانی ڈالنا یا کلی کرنا بھول گئی تو اس کو پاکی حاصل ہو گئی یا دوبارہ غسل کرے؟

ج ☆ عورت نے پاکی حاصل کرنے کے لیے غسل کر لیا اور ناک میں پانی ڈالنا یا کلی کرنا بھول گئی تو اب وہ پورا غسل نہ کرے بلکہ ناک میں پانی ڈال لے یا کلی کر لے اگر

اس نے بعد میں بھی کلی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو غسل نہیں ہوگا کیونکہ یہ دونوں چیزیں غسل میں فرض ہیں۔

س ۲۶۰: اگر غسل جنابت میں کلی کرنا بھول جائے پھر بعد میں یاد آ جانے پر پانی پی لیا اس طرح کہ پانی کو پورے منہ میں گھمالیا تو کیا یہ غسل کے درست ہونے کے لیے کافی ہے؟

ج ☆ اگر کوئی غسل جنابت میں کلی کرنا بھول جائے بعد میں یاد آ جانے پر پانی پی لیا اس طرح کہ پورے مُنہ میں گھمالیا تو یہ غسل کے درست ہونے کے لیے کافی ہے۔

س ۲۶۱: اگر الگ سے پہلے سر کے بال دھو لئے (نہانے سے پہلے) پھر غسل کرنے گئی تو کیا یہ درست ہے؟ اسی طرح اگر پہلے غسل کر لیا پھر باہر آ کر تھوڑی دیر بعد سر دھولیا اگر اس طریقے سے غسل کرنا درست ہے تو دونوں کے درمیان کتنا وقفہ ہو کہ غسل درست ہو جائے؟

ج ☆ پہلے سر کے بال دھو لئے بعد میں غسل کرنے گئی یا پہلے غسل کر لیا بعد میں سر کے بال دھوئے تو اس طرح غسل کرنا درست تو ہے لیکن ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا وقفہ ہو یعنی پہلے غسل کر لیا تو باہر آنے کے تھوڑی دیر بعد بال دھو لیے اگر زیادہ دیر لگائی تو پھر درست نہ ہوگا۔

س ۲۶۲: غسل حیض کے بعد بغیر کسی وجہ سے ناخن، زیر بازو اور زیر ناف بالوں کی صفائی نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ غسل حیض کے بعد بغیر کسی وجہ سے ناخن، زیر بازو یا زیر ناف بالوں کی صفائی نہ کرے تو جائز ہے (غسل پر کوئی اثر نہیں پڑتا)۔

س ۲۶۳: حیض کے بعد ناخن تراشنا اور غسل حیض میں بال جو کے زیر بازو اور زیر ناف ہوں ان کی صفائی کو بعض عورتیں لازم سمجھتی ہیں، یعنی یہ کہ خاص اس غسل کے بعد تو لازمی طور پر ناخن اور بال دُور کیے جائیں کیا یہ درست ہے؟

ج ☆ غسل حیض کے بعد ناخن تراشنا اور بال جو زیر بازو، و زیر ناف ہوں ان کی صفائی

اس وقت لازم نہیں۔

س ۲۶۴: اگر کوئی غسل طہارت کے بعد ناخن یا بال ڈور نہ کرے بوجہ اس سے کہ چند دن بعد جمعہ آنے والا ہے اور جمعہ کو یہ صفائی افضل ہے تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

ج ☆ جی ہاں! ایسا کرنا درست ہے۔

س ۲۶۵: ناخن پالش اگر ناخن پر لگی ہو تو کیا غسل کی پاکی حاصل نہیں ہوگی جس طرح کہ ناخن پالش کی صورت میں وضوء نہیں ہوتا۔

ج ☆ اگر ناخن پالش ناخن پر لگی ہوئی ہے اور غسل کر لیا تو اب دوبارہ غسل نہ کرے۔ ہاں! ناخن پالش کو ہٹا کر ناخن دھولے اگر ناخن پالش کو ہٹا کر نہ دھوئے تو اس کو پاکی حاصل نہیں ہوگی جیسا کہ اس کی وجہ سے وضوء نہیں ہوتا اس طرح اگر ہاتھ پر یا ناخن پر آٹا لگا ہوا ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

س ۲۶۶: اگر کسی کو غسل کی ضرورت ہو لیکن اس کے پاس محض تین لوٹے پانی ہو تو کیا یہ عورت تیمم کرلے جب کہ اردگرد ایک شرعی میل کے فاصلے پر پانی دستیاب نہ ہو؟

ج ☆ اگر لوٹے کا سائز بڑا یا درمیانہ ہو تو اس سے غسل ممکن ہے اس طرح کہ پہلے تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر جسم تر کرلے، خوب مل کر تا کہ کسی حصے کے خشک رہنے کا احتمال نہ رہے پھر بقیہ پانی بہالے تمام جسم پر کیونکہ غسل میں پانی بہانا لازم ہے، محض تر کرنے سے مسح ہوگا نہ کہ غسل اور ہو سکے تو صابن وغیرہ نہ لگایا جائے کیونکہ اس میں زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ صابن جسم پر لگانا غسل میں شرط بھی نہیں ہے اور اگر بالوں کو خوب کس کر باندھ لیا جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ اس صورت میں تمام بال دھونا لازم نہیں ہوتے بلکہ صرف سر کے بالوں کی جڑوں تک پانی ڈالنا لازم ہوتا ہے ورنہ کھلے بالوں کی صورت میں تمام بال دھونے فرض ہوں گے اور پانی کم ہونے کی وجہ سے ممکن ہے کہ تمام بال نہ دھل سکیں اور فرض ادا نہ ہو۔

س ۲۶۷: حالتِ حیض میں اگر ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ لگی ہو اور ہاتھ دھلے ہوئے ہوں یعنی صاف ہوں تو کیا پانی میں ڈالنے کی صورت میں پانی ناپاک ہو

جائے گا؟

ج ☆ حالتِ حیض میں اگر کوئی ظاہری نجاست لگی ہوئی نہ ہو اور ہاتھ دھلے ہوئے ہوں تو اس صورت میں پانی ناپاک نہ ہوگا۔

س ۲۶۸: اسی طرح اگر انقطاع دم کے بعد غسل کے وقت اگر ہاتھ ظاہری نجاست سے صاف ہوں اور دھلے ہوئے ہوں اور نہانے کے پانی (جو کہ بالٹی وغیرہ میں موجود ہو) میں ہاتھ ڈالے تو کیا وہ پانی نجس ہو جائے گا جب کہ ابھی غسل نہیں کیا ہو بلکہ ابتداءً ہاتھ ڈالے ہوں تو کیا اس پانی سے غسل کرنے کی صورت میں پاکی حاصل ہو جائے گی یا پانی مستعمل ہو جائے گا؟

ج ☆ اس صورت میں اگر ہاتھ پانی میں دھونے کی نیت سے داخل کیا ہو جیسا کہ سوال میں بتایا گیا تو اس سے پانی نجس نہیں ہوگا اور اس پانی سے غسل کرنے کی صورت میں پاکی حاصل ہو جائے گی کیونکہ پانی مستعمل جب ہی ہوگا جب کہ پانی میں ہاتھ دھونے کی نیت سے داخل کیا ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ ہاتھ بالٹی کے پانی میں ڈالنے سے پہلے نل یا کسی چھوٹے برتن سے دھولے اس کے بعد بالٹی کے پانی میں ہاتھ ڈالے۔

س ۲۶۹: اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مرجائے تو اس پر غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مرجائے تو اس پر غسل واجب ہے۔

س ۲۷۰: حیض اور نفاس والی عورت شہید ہوگئی تو کیا اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض اور نفاس والی عورت اگر خون بند ہونے سے پہلے شہید ہوگئی تو اس کو غسل دیا جائے گا کیونکہ موت کی وجہ سے انقطاع دم حاصل ہوگیا اور دم حیض انقطاع کے وقت غسل کو واجب کرتا ہے۔

س ۲۷۱: اگر حیض یا نفاس کا خون منقطع ہو کر پاک ہوگئی اور غسل نہیں کیا، اسی حالت میں شہید ہوگئی تو اس پر غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر حیض یا نفاس کا خون منقطع ہو کر پاک ہوگئی اور ابھی غسل نہیں کیا، اسی حالت

میں شہید ہوگئی تو اس پر غسل واجب ہوگا۔

س ۲۷۲: حیض یا نفاس والی عورت مرنے والے کے پاس بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض یا نفاس والی عورت یا جس کو نہانے کی ضرورت ہو میت کے پاس بیٹھ سکتی ہے مگر نہ بیٹھنا بہتر ہے۔

س ۲۷۳: جو عورت حیض یا نفاس یا جنابت کی حالت میں ہو تو کیا اس کو میت کے پاس (قبل اس کے کہ مردے کو غسل دیا جائے) رہنا درست ہے اور جب میت کو غسل دے دیا جائے اس کے بعد اس کے لیے اس کے پاس رہنا درست ہے یا نہیں؟

ج ☆ جو عورت حیض یا نفاس یا جنابت کی حالت میں ہو اس کو مردے کے پاس غسل سے پہلے اور غسل کے بعد دونوں حالتوں میں رہنا جائز ہے لیکن نہ رہنا بہتر ہے۔

س ۲۷۴: اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے اور کوئی مرد اس کو غسل دینے والا نہ ہو' اس کی بیوہ حیض یا نفاس سے ہو تو کیا وہ اس مجبوری کی صورت میں اس کو غسل دے سکتی ہے اور اسی طرح کفن بھی دے سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے اور کوئی مرد اس کو غسل دینے والا نہ ہو' اس کی بیوہ حیض یا نفاس سے ہو تو وہ اس مجبوری کی صورت میں اس کو غسل دے سکتی ہے اور یہ جائز ہے اور اسی طرح کفن بھی دے سکتی ہے۔

س ۲۷۵: میت کو جب غسل دیا جاتا ہے تو اس میں مضمضہ اور استنشاق (منہ اور ناک میں پانی ڈالنا) نہیں کیا جاتا ہے لیکن حائضہ یا نفاس والی عورت ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج ☆ میت کو جب غسل دیا جاتا ہے تو اس میں مضمضہ اور استنشاق نہیں کیا جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ روئی کو تر کر کے دانتوں پر پھیرا جائے اسی طرح ناک میں بھی کرنا چاہیے۔

❀ ❀ ❀

# ایّام مخصوصہ کے متفرق مسائل

س ۲۷۶: خواتین کے پیڈ یا مخصوص کپڑا جس کو وہ اس خون کے لیے استعمال کرتی ہیں‘ اس کے پھینکنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج ☆ خواتین کے پیڈ یا وہ مخصوص کپڑا جس کو وہ اس خون کے لیے استعمال کرتی ہیں اس کو استعمال کے بعد عام جگہ نہ پھینکے بلکہ اس کو دریا میں ڈال دے یا کسی زمین میں دفن کر دے۔

س ۲۷۷: اس کپڑے کو اس طرح دریا میں ڈالنے کا یا زمین میں دفن کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے جبکہ یہ نجاست ہے؟

ج ☆ اس کو دفنانے یا دریا میں ڈالنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ خون ایک انسانی جز ہے اور شریعت میں اجزائے انسانی کا احترام کیا گیا ہے۔

س ۲۷۸: دورانِ حیض کوئی کپڑا پہن لیا پھر اس کو اُتار دیا جیسا کہ عموماً شادی‘ بیاہ کی تقاریب میں عورتیں پہنتی ہیں پھر پاکی کے دنوں میں اس کپڑے کو دھوئے بغیر پہنا اور یہ بھی یقین ہے کہ اس کپڑے کوئی کوئی خون کا داغ دھبہ وغیرہ بھی نہیں لگا تو اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے کیونکہ یہ کپڑا پاک ہے۔ اس کپڑے کے ناپاک ہونے کا حکم اس وقت لگے گا جب کہ اس پر نجاست لگی ہو اب جب کہ ان کپڑوں پر نجاست نہیں لگی تو یہ کپڑے پاک ہیں لہٰذا ان کپڑوں میں نماز پڑھنا صحیح ہے۔

س ۲۷۹: پاکی حاصل ہونے کے بعد عورت اپنے زیرِ استعمال تمام کپڑوں مثلاً دوپٹہ جو ان دنوں میں اوڑھے اور کپڑے جو ان دنوں میں پہنے اور تکیہ کے غلاف اور چادریں

یعنی بستر، پلنگ کی چادریں وغیرہ جن کو اس نے استعمال کیا، کیا ان کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج ☆ پاک ہونے کے بعد ان کے دھونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن زیر استعمال کپڑوں میں یا بستر وغیرہ کی چادروں میں سے کسی میں اگر خون کا داغ، دھبہ یعنی نجاست لگی ہو تو ان کو دھو لے اور ان کے دھونے کا حکم یہ ہے کہ جس جگہ یہ نجاست لگی ہو اس جگہ کو دھو لے پورا کپڑا یا چادر کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

س ۲۸۰: حیض کے دنوں میں ناخن کے تراشنے کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ حیض کے دنوں میں ناخن نہیں تراشنا چاہیے اس لیے کہ جو ناخن اس نے تراشے ہیں وہ ناپاکی کی حالت میں جسم سے جدا ہوں گے۔

س ۲۸۱: ناخن تراش سے اگر ناخن کو رگڑا جائے تو رگڑنے سے جو تھوڑے سے باریک ذرّات ناخن کے گرتے ہیں کیا یہ بھی کاٹنے کے حکم میں ہے؟

ج ☆ اس طرح حالتِ حیض میں ناخنوں کو رگڑنا جس کی وجہ سے باریک ذرّات ناخن کے گرتے ہیں، یہ خلافِ اولیٰ ہے۔

س ۲۸۲: اگر ناخن وغیرہ جو خود بخود ٹوٹ جائیں کام وغیرہ کرنے کے دوران ان کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر ناخن وغیرہ کام کے دوران خود بخود ٹوٹ جائیں تو اس طرح ٹوٹنے سے کوئی گناہ نہیں ہے۔

س ۲۸۳: اگر عورت مستحاضہ ہو تو اپنے ناخن کو کونسے دنوں میں تراشے؟

ج ☆ مستحاضہ کو جب یقین ہو کہ یہ اس کے حیض کے دن نہیں، پاکی کے دن ہیں تو وہ اپنے ناخن جس دن چاہے تراش لے۔

س ۲۸۴: سردیوں یا ویسے عام طور پر بھی اگر جسم کے کسی حصے یعنی ہاتھ، پاؤں وغیرہ کی کھال پھٹ کر اترتی ہو یا ہونٹ خشک ہوں تو کیا اس کو کھینچ کر اُتارنے سے گناہ ہوگا؟

ج ☆ اگر کھال خود بخود اُتر جائے، پھٹ کر یا خشک ہو کر تو اس طرح کرنا مکروہ نہیں ہوگا

لیکن اگر خود کھینچ کر کھال اُتارے تو خلافِ اولیٰ ہوگا۔

س ۲۸۵: اگر حالتِ حیض میں تکلیف کی وجہ سے دانت نکلوانا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ حالتِ حیض میں دانت نکلوانا جائز ہے۔

س ۲۸۶: حالتِ حیض میں اگر سر کے بالوں کی نوکیں کاٹی جائیں (بال بڑھانے کے لیے) تو کیا یہ جائز ہے یا یہ بھی مکروہ ہے؟

ج ☆ اگر حالتِ حیض میں سر کے بالوں کی نوکیں کاٹی جائیں تو یہ بھی مکروہ ہے یعنی خلافِ اولیٰ ہے (لیکن اس میں احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ مفسد لوگ تو صرف بہانہ تلاش کرتے ہیں، اگر شرفاء ایسا کام کریں گے تو ان بد باطن لوگوں کو موقعہ مل جائے گا)۔

س ۲۸۷: کنگھا کرنے سے عام طور پر سر کے بال گرتے ہیں تو کیا حیض یا جنابت میں کنگھا کرنا مکروہ ہوگا یا نہیں؟

ج ☆ اگر حیض یا نفس کی حالت میں کنگھا کرنے سے یا خود بخود بال گر جائیں، اس صورت میں اس کے لیے کنگھا کرنا مکروہ نہ ہوگا۔

س ۲۸۸: ایامِ مخصوصہ میں تیل و سرمہ لگانا درست ہے یا نہیں؟

ج ☆ ایامِ مخصوصہ میں تیل و سرمہ لگانا درست اور جائز ہے۔

س ۲۸۹: کیا ان دنوں میں اپنی بیوی سے کنگھی و سرمہ یا دوسرا ایسا کام کروا سکتا ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! ان دنوں میں اپنی بیوی سے کنگھی اور دوسرا کام کروا سکتا ہے، جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ پراگندہ ہوئے تو سیّدہ میمونہؓ نے کہا: بیٹا! اس کا کیا سبب ہے؟ جواب دیا کہ امّ عمارہؓ میرا کنگھا کرتی تھیں اور آج کل ان کے ایام کا زمانہ ہے۔ وہ بولیں: کیا خوب! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گود میں سر رکھ لیتے تھے اور ہم ایسی حالت میں ہوتی تھیں، اسی طرح ہم چٹائی اُٹھا کر مسجد میں رکھ آتی تھیں (یعنی صرف ہاتھ اندر کر کے)

بیٹا! کہیں یہ ہاتھ میں بھی ہوتا ہے (یعنی ہاتھ ناپاک نہیں ہوتے ہیں)۔

س ۲۹۰: کیا حیض کے دنوں میں عورت کا کھانا پکانا جائز ہے؟

ج ☆ حیض کے دنوں میں عورت کا کھانا پکانا جائز ہے۔

س ۲۹۱: کیا حائضہ عورت کے ہاتھ کا دھلا ہوا کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

ج ☆ حائضہ عورت کے ہاتھ کا دُھلا ہوا کپڑا پاک ہے۔

س ۲۹۲: کیا حیض والی عورت اچار ڈال سکتی ہے یا نہیں؟ اکثر عورتیں اس پر اعتراض کرتی ہیں کہ حیض والی عورت کے ہاتھ کا اچار خراب ہو جاتا ہے؟

ج ☆ حیض والی عورت اچار ڈال سکتی ہے اور نکال بھی سکتی ہے اور لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اس کے ہاتھ کا اچار کالا پڑ جاتا ہے' یہ بدشگونی ہے۔ لہٰذا جب بھی دِل میں یہ خیال آ جائے تو یہ دُعا پڑھ لے کیونکہ حدیث شریف میں اس طرح بدشگونی لینے کو شرک فرمایا گیا ہے اس لیے کسی چیز کو کسی حالت میں دیکھ کر بدفالی ہرگز نہ نکالے اور یہ دُعا اسی وقت پڑھ لے:

"اللھم لایأتی بالحسنت الا انت ولا یذھب بالسیات الا انت ولا حول ولا قوۃ الابک."

س ۲۹۳: حیض سے پاک ہونے کے بعد زیر ناف بالوں کی صفائی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج ☆ پہلے غسل کر لے' اس کے بعد بالوں وغیرہ کی صفائی کر لے اور پھر دوبارہ جسم پر پانی ڈال لے۔

س ۲۹۴: غسل کے دن ناخن بھی تراش سکتی ہے؟

ج ☆ جی ہاں! غسل کے بعد ناخن تراش سکتی ہے۔

س ۲۹۵: کیا ایام مخصوصہ میں عورت کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! حیض کے زمانے میں عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔

س ۲۹۶: یہ جو کہتے ہیں کہ خاص تعلق قائم کیا جائے تو بعد میں ولیمہ ہوگا ورنہ نہیں تو کیا

یہ صحیح ہے؟

ج ☆ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ ولیمہ ہونے کے لیے خاص تعلق قائم کرنا ضروری نہیں بلکہ خلوتِ صحیحہ ہونا ضروری ہے اگر خلوت صحیحہ ہوگئی تو ولیمہ کرنا صحیح ہے (خلوتِ صحیحہ اس کو کہتے ہیں کہ میاں، بیوی کو چاردیواری کے اندر تنہائی مل جائے)۔

س ۲۹۶: (ناقص دین ہونے کی بناء پر) کیا حیض کے دنوں میں عورت کی گواہی قابل قبول ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! ان دونوں میں عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے گا کیونکہ گواہی میں اس بیماری کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

س ۲۹۷: ایام مخصوصہ میں عورت مصلے پر بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ جی ہاں! مصلے پر بیٹھ سکتی ہے بلکہ اسے چاہیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر کے مصلے پر بیٹھ کر تھوڑی دیر ذکر اذکار کرے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹے۔

س ۲۹۸: مستحاضہ اگر چمڑے کا موزہ پہنے، اس پر مسح کر سکتی ہے؟ حالتِ قیام اور حالتِ سفر دونوں کا حکم کیا ہے؟

ج ☆ حالتِ استحاضہ میں مسح کر سکتی ہے مگر موزہ جس وقت پہنے اُس وقت بالکل پاک ہو اور اس کے بعد خون استحاضہ جاری ہو جائے تو مسح کر سکتی ہے اور اگر استحاضہ کی حالت میں موزہ پہنا ہو تو مسح نہیں کر سکتی کیونکہ مسح کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ موزہ طہارتِ کاملہ پر پہنا ہو اور مستحاضہ کو طہارتِ کاملہ حاصل نہیں ہوتی۔

س ۲۹۹: حالتِ حیض یا نفاس یا جنابت میں بچے کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ حیض و نفاس، و جنابت کی حالت میں بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

س ۳۰۰: عورت حالتِ حیض یا نفاس میں جائے نماز پر آ کر نفلی اعتکاف کی نیت کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ مناسب تو یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت نہ کرے کیونکہ اعتکاف میں طہارت شرط ہے۔

س ۳۰۱: حالتِ حیض یا نفاس یا جنابت میں رضاعت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ حالتِ حیض و نفاس و جنابت میں رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔
س ۳۰۲: امتحان کے دنوں میں حیض کے ایام آ جاتے ہیں اور طالبات کو مجبوراً پرچہ بھی پکڑنا ہوتا ہے جس پر قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں' تو اس کے پکڑنے کا کیا حکم ہے؟
ج ☆ اگر ایسی صورتِ حال پیش آ جائے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو پرچے میں جس جگہ قرآن کی آیت ہوتی ہے' اس جگہ کو ہاتھ نہ لگائے اور پرچہ اطراف سے پکڑے اور یہ اطراف سے پکڑنا جائز ہے (یہ صورتحال مدرسہ میں پڑھنے والی طالبات کو اکثر پیش آ جاتی ہے)۔
س ۳۰۳: امتحان کے دنوں میں حیض کے ایام آ جاتے ہیں اور امتحانی کاپی کے اندر قرآن پاک کی آیتوں کی مثالیں لکھنی ہوتی ہیں تو کیا اس کا کیا حکم ہے؟
ج ☆ امتحانی کاپی کے اندر قرآن پاک کی آیتوں کی مثالیں نہ لکھیں' قرآن پاک کی آیت کا مفہوم یا ترجمہ لکھے۔
س ۳۰۴: اگر آیت دُعایہ ہو تو کیا دُعا کی نیت سے اور بغیر دُعا کی نیت سے لکھنا جائز ہے یا نہیں؟
ج ☆ اگر آیت دعائیہ ہو تو دعا کی نیت سے یا بغیر دعا کی نیت سے دونوں صورتوں میں لکھنا مکروہ ہے۔
س ۳۰۵: ایامِ حیض وغیرہ میں طالبات حدیث وغیرہ پڑھتی ہیں۔ استاد صاحب کے پاس اور حدیث پڑھتے ہوئے قرآن پاک کی کوئی آیت یا تین یا چار لفظ آیت کے آ جاتے ہیں عموماً طالبات باری سے پڑھتی ہیں تو اس آیت کے یا تین چار الفاظ کے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟
ج ☆ ایامِ مخصوصہ کی حالت میں اگر حدیث پڑھنے کی باری آ جائے اور اس میں قرآن کی آیت یا تین چار الفاظ ہوں تو اپنی باری کسی اور بہن کو دے دی جائے لیکن قرآن

پاک کی آیت نہ پڑھی جائے کیونکہ اس حالت میں قرآن کا پڑھنا منع ہے۔

س ۳۰۶: اگر کسی کاغذ پر صرف آیت لکھی ہوئی ہو (دعائیہ ہو یا غیر دعائیہ ہو) تو اس کو پکڑنا کیسا ہے اگر چہ کاغذ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو؟

ج ☆ اگر آیت دعائیہ ہو تو اس کا پکڑنا جائز ہے لیکن اگر غیر دعائیہ ہو تو اس کا پکڑنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۰۷: اگر نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اس سے پہلے حیض شروع ہو چکا تھا یعنی یہ نماز عورت نے حیض ہی میں پڑھی تھی اس طرح قریباً دو تین نمازیں پڑھ لیں، اس صورت میں جو اس عورت نے جو سنتیں نوافل ان نمازوں کے ساتھ پڑھی ہیں جیسا کہ ظہر، عصر، مغرب وغیرہ میں نفل ہوتے ہیں تو کیا سنت اور نوافل وغیرہ کو دوبارہ پڑھنا پڑے گا کیونکہ نوافل شروع کرنے کے بعد توڑنے کی صورت میں ان کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے اور سنتیں بھی نوافل میں شامل ہیں؟

ج ☆ یہ سنن اور نوافل دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ یہ نوافل اس نے بوجہ حیض میں ہونے کے ایک اعتبار سے شروع ہی نہیں کیے کیونکہ یہ ان نمازوں کے پڑھنے کے وقت حیض سے تھی لہٰذا یہ سمجھا جائے گا کہ یہ نمازیں شروع ہی نہیں ہوئیں۔

# استحاضہ کے مسائل

## استحاضہ کی تعریف:

جو خون حیض اور نفاس کی صفت سے باہر ہو وہ استحاضہ کہلاتا ہے اور یہ خون اُس وقت آتا ہے کہ جب کوئی رَگ پھٹ جاتی ہے اور یہ خون اس رگ سے نکل کر آتا ہے بعض دفعہ کسی بیماری کے سبب سے ''فم رحم'' (رحم کے مُنہ) سے نکلتا ہے۔ یہ خون معمول سے زیادہ ہوتا ہے اور رگوں میں رکتا ہے نیز یہ خون نکسیر کی مانند ہوتا ہے یعنی جس طرح نکسیر کا خون رگ سے آتا ہے اسی طرح استحاضہ کا خون بھی رگ ہی سے آتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ حیض اور نفاس کے خون میں بدبو ہوتی ہے لیکن استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ استحاضہ کے ذریعہ شیطانی تلبیسات کا دروازہ کھل جاتا ہے جس کی وجہ سے عورت کے لیے اپنی نماز اور طہارت کے مسائل سمجھنا اور اس پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے' اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض خواتین کو بہت زیادہ خون آیا حتی کہ ایک خاتون کو سات سال تک یہ خون جاری رہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے زائد خون کے جاری ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں بلکہ شیطان کی شرارت سے ایسا ہوا کہ طبعی خون جتنا آنا چاہیے اس سے زیادہ آ گیا دراصل شیطان اندر گھس کر رحم میں ایسی چوٹ مارتا ہے جس کی وجہ سے خون جاری ہو جاتا ہے اور طبعی خون جتنا آنا چاہیے' اس سے زیادہ آ جاتا ہے۔

# مستحاضہ کی تعریف

جس عورت کو مدتِ حیض سے زیادہ خون آئے یا مدتِ حیض سے کم خون آئے یا طبعی خون جتنا آنا چاہیے اس سے زیادہ خون آئے تو وہ عورت مستحاضہ کہلاتی ہے۔

مستحاضہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) مبتدیہ' (۲) معتادہ' (۳) متحیرہ۔

## مبتدیہ کی تعریف:

وہ عورت ہے جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا' اور یہ خون پھر بند نہیں ہوا۔

## مبتدیہ کا حکم:

مبتدیہ کا حکم بالاتفاق یہ ہے کہ وہ اکثر مدتِ حیض دس دن' دس رات گزارنے تک اس خون کو حیض شمار کرے گی اور اس عرصے میں نماز' روزہ وغیرہ چھوڑ دے گی اور حیض کی اکثر مدت یعنی دس دن' دس رات گزرنے کے بعد غسل کر کے نماز' روزہ شروع کر دے گی پھر بیس دن گزارنے کے بعد دوبارہ دس دن' دس رات حیض شمار کرے گی یعنی ہر ماہ دس دن حیض اور بیس دن طہر کے شمار کرے۔

## معتادہ کی تعریف:

وہ عورت ہے جس کو کچھ عرصہ عادت کے ساتھ حیض آیا پھر یہ خون جاری ہو گیا۔

## معتادہ کا حکم:

معتادہ کے احکام یہ ہیں: اگر اس کی عادت پور ہو جانے کے بعد بھی خون

جاری رہے تو دس دن پورے ہونے تک توقف کرےگی' اگر دس دن سے پہلے' پہلے یا دس دن میں خون بند ہو گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز واجب نہ ہوگی اور اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت کے بعد جتنی نمازیں اس نے چھوڑی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی البتہ قضاء کرنے کا گناہ نہیں ہوگا۔

## متحیرہ کی تعریف:

وہ عورت ہے جس کی عادت مقرر تھی لیکن وہ اپنی سابقہ عادت بھول گئی (اس کو ''ضالہ'' اور ''ناسیہ'' بھی کہتے ہیں)۔

## متحیرہ کی تین قسمیں ہیں:

متحیرہ بالعدد' متحیرہ بالوقت' متحیرہ بالعدد والوقت۔

## متحیرہ بالعدد:

اس کو کہتے ہیں جس کو یہ یاد نہ رہا کہ اس کو کتنے دن حیض آتا تھا۔

## متحیرہ بالوقت:

اُس کو کہتے ہیں کہ جس کو یہ یاد نہ ہو کہ مہینے کے شروع میں حیض آتا تھا یا آخر میں یا وسط میں۔

## متحیرہ بالعدد والوقت:

وہ عورت ہے جسے نہ ایام حیض کی تعداد یاد ہو اور نہ ایام حیض کا وقت (زمانہ) یاد ہو۔

نوٹ: ''متحیرہ کے احکام سمجھنا تھوڑا دشوار ہے اور یہ مسائل بہت کم پیش آتے ہیں' لہٰذا طوالتِ کتاب کے خوف سے ان مسائل کو تفصیل سے ذکر نہیں کیا گیا البتہ اگر کسی عورت کو ایسی صورت درپیش ہو تو مقامی ماہر اور متقی مفتی صاحب سے رجوع کرلے۔''

# استحاضہ اور مستحاضہ کے مسائل

س ۳۰۸: کیا حیض کی طرح استحاضہ کی بھی کم سے کم مدت ہے؟
ج ☆ جی ہاں! حیض کی طرح استحاضہ کی بھی کم سے کم مدت ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو تین دن، تین رات سے ایک گھڑی کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیے جیسے جمعہ کی صبح سے خون آنا شروع ہوا اور اتوار کی مغرب کے وقت بند ہوگیا تو یہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے کیونکہ اس میں تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں اسی طرح اگر جمعہ کو سورج نکلنے کے وقت خون آیا اور وہ پیر کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہوگیا تو وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے کیونکہ ابھی تین دن رات پورے ہونے میں تھوڑی دیر باقی ہے اور حیض کی کم سے کم مدت ۷۲ گھنٹے ہے اور وہ مدت اس میں مکمل نہیں ہوئی۔

س ۳۰۹: حیض کی طرح استحاضہ کی بھی زیادہ سے زیادہ مدت ہے یا نہیں؟
ج ☆ استحاضہ کی زیادہ سے زیادہ کوئی مدت متعین نہیں ہے جس طرح کہ ایک پاکی سے دوسری پاکی تک کی کوئی مدت متعین نہیں کیونکہ کسی کی پاکی کا زمانہ سالوں تک ہوسکتا ہے اسی طرح استحاضہ کا خون بھی کسی کو سالوں تک جاری رہتا ہے لہٰذا اگر کسی کو دن دن، دس رات سے زیادہ خون آئے تو وہ استحاضہ کہلائے گا۔

س ۳۱۰: اگر کسی کو نو برس سے پہلے خون نظر آئے تو وہ حیض کہلائے گا یا استحاضہ؟
ج ☆ نو برس سے پہلے کسی کو حیض نہیں آتا لہٰذا اگر کسی کو نو برس سے پہلے خون نظر آئے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا اور اسی پر فتویٰ ہے۔

س ۳۱۱: اگر کسی کو پچپن برس کے بعد خون نظر آئے تو وہ کیا کہلائے گا؟
ج ☆ عموماً کسی کو پچپن برس کے بعد حیض نہیں آتا، اس لیے وہ خون استحاضہ شمار ہوگا

لیکن اگر کسی کو پچپن برس کے بعد خون آئے' وہ خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو وہ حیض ہے اور زرد' سبز یا خاکی رنگ ہو تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد سبز یا خاکی رنگ کا خون آتا ہو تو ۵۵ برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض کے سمجھے جائیں گے اور اگر اس کے خلاف ایسا ہو تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے' اسی پر فتویٰ ہے۔

س ۳۱۲: اگر کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو ہر مہینے تین دن حیض کا خون آتا ہے۔ اگر کسی مہینے تین دن سے زیادہ خون آجائے تو کیا وہ استحاضہ کہلائے گا؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے ایسا ہو کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے اور نہ نماز پڑھے اگر دس دن رات پورے ہونے پر یا اس سے پہلے کسی دن بھی خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نماز معاف ہے' کوئی قضاء بھی نہیں کرنی پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی اور اگر گیارہویں دن بھی (یعنی دس دن' رات سے ایک گھڑی بھی زیادہ) خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن مقررہ عادت کے مطابق تھے اور باقی سب استحاضہ ہیں۔ بس گیارہویں دن نہائے اور تین دن چھوڑ کر باقی جتنے دنوں کی نمازیں قضاء ہوئیں ہیں' ان سب کی قضاء کرے۔

س ۳۱۳: کسی عورت کو برابر خون آرہا ہو اور بند نہ ہوتا ہو تو اس کے حیض کے کتنے دن ہوں گے اور استحاضہ کے کتنے دن ہوں گے؟

ج ☆ جس عورت کو مسلسل خون آتا ہو تو یہ عورت غور کرے کہ گزشتہ مرتبہ (سب سے آخری مرتبہ) کتنے دن خون آیا۔ پس آخری مرتبہ جتنے دن خون آیا تھا ہر ماہ میں صرف اتنے دن حیض کے سمجھے جائیں گے مثلاً کسی عورت کو مسلسل خون جاری ہونے سے پہلے سات دن حیض کا خون آتا تھا اور آخری مرتبہ بھی سات دن خون آیا تھا۔ اب جو آنا شروع ہوا تو مہینوں گزر گئے' بند ہی نہیں ہوتا تو اس صورت میں ہر مہینے صرف سات دن حیض کے مانے جائیں گے اور باقی دن استحاضہ کے مانے جائیں

گے اور جب زائد دن حیض میں شمار نہیں تو ان زائد ایام کی نمازیں اس پر فرض ہوں گی۔ جتنے دن نماز نہیں پڑھی ان سب کو ادا کرے۔

س ۳۱۴: کسی عورت کی عادت ہے چار دن حیض آنے کی مگر ایک مہینہ پانچ دن خون آیا۔ اس کے بعد والے مہینے میں پندرہ دن خون آیا' اب اس کے حیض اور استحاضہ میں کیسے فرق کریں گے؟

ج ☆ کسی عورت کی عادت ہے چار دن حیض آنے کی مگر ایک مہینہ پانچ دن خون آیا' اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دنوں میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ کے ہیں۔ اب عادتِ مقررہ چار دن کا اعتبار نہیں کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی' لہٰذا پانچ دن حیض کے ہوں گے اور دس دن استحاضہ کے ہوں گے۔

س ۳۱۵: اگر کسی کو پاکی کی مدت پندرہ دن پورے ہونے سے پہلے خون آیا تو کیا کہلائے گا؟

ج ☆ اگر کسی کو پاکی کی پندرہ دن کی مدت پوری ہونے سے پہلے خون آیا تو وہ استحاضہ کہلائے گا' اس کی مثال یوں سمجھو کہ کسی عورت کو پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک خون آتا ہے۔ پھر کسی مہینے یکم تاریخ کو خون آیا اور پانچ تاریخ کو بند ہوا مگر اس تاریخ کو چودہ دن گزرنے کے بعد خون آ گیا تو یہ خون استحاضہ کہلائے گا۔ ہاں! اکیس تاریخ کو خون آئے تو تین دن سے زیادہ جاری رہے تو پھر یہ حیض ہوگا کیونکہ طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن پوری ہو رہی ہے اور یوں سمجھیں گے کہ اس عورت کی عادت بدل گئی۔

س ۳۱۶: اگر کسی عورت کو پندرہ دن پاکی کی مدت پوری ہونے کے بعد اس طرح خون آیا کہ ان پندرہ دنوں سے پہلے بھی ایک' دو دن خون آیا اور بعد میں بھی ایک' دو دن خون آیا تو اس کا کیا حکم ہوگا (یعنی پہلے اور بعد میں اقل مدت حیض مکمل نہ ہو)؟

ج ☆ اس عورت کی کیونکہ پندرہ دن کی پاکی کی مدت مکمل ہو چکی ہے لہٰذا یہ پندرہ دن تو

پاکی کے ہیں لیکن اس سے ایک دو دن پہلے اور ایک دو دن بعد جو خون آیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے کیونکہ دونوں طرف حیض کی کم از کم مدت مکمل نہیں ہوئی۔

س ۳۱۷: اگر ان پاکی کے پندرہ دن سے پہلے بھی تین' چار دن خون آئے اور بعد میں بھی تین' چار دن خون آئے تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی پندرہ دن سے پہلے اور بعد میں کم از کم مدت حیض مکمل ہو جائے)؟

ج ☆ اگر پاکی کے پندرہ دن مکمل ہو چکے ہیں تو یہ طہر کا زمانہ کہلائے گا لیکن اس طہر (پندرہ دن) سے پہلے اور بعد میں دونوں طرف (یعنی پہلے اور بعد) جو تین' چار دن خون آیا وہ استحاضہ نہیں بلکہ حیض ہے کیونکہ پندرہ دن کے دونوں طرف حیض کی کم از کم مدت تین دن مکمل ہو چکی ہے۔

س ۳۱۸: اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی کو پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ جائے تو وہ استحاضہ کا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر اس حال میں نماز چھوڑ دی تو قضاء ضروری ہے۔

س ۳۱۹: اگر پورے پندرہ دن درمیان میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر ایک' دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور پورے پندرہ دن درمیان میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا۔ سو ایک دن یا دو' دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں' اب ان کی قضاء کرے۔

س ۳۲۰: اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو اب غسل کر کے نماز پڑھے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی کو ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تھا تو اب اس کو نہانا واجب نہیں ہے لہٰذا وضوء کر کے نماز پڑھے یا ایک یا دو دن جن میں خون آیا تھا۔ ان کی بھی قضاء کرے۔

س ۳۲۱: اگر کسی لڑکی کو پہلے پہل حیض آیا اور دس دن‘ دس رات سے تجاوز کر کے پندرہ دن آیا تو اس کے حیض کے کتنے دن شمار کریں گے؟

ج ☆ کسی لڑکی کو پہلے حیض آیا تو اگر دس دن رات یا اس سے کم خون آیا تو یہ سب حیض کے دن شمار کیے جائیں گے اور اگر خون دس دن‘ دس رات سے زیادہ آیا تو دس دن حیض کے ہوں گے اور پانچ دن استحاصہ کے‘ لہٰذا گیارہویں دن غسل کر کے نماز شروع کر دے۔

س ۳۲۲: اگر مستحاضہ اس بات پر قادر ہے کہ روئی وغیرہ باندھنے سے خون رک سکتا ہے یا کم ہو سکتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر مستحاضہ اس بات پر قادر ہے کہ روئی وغیرہ باندھنے سے خون رک سکتا ہے یا کم ہو سکتا ہے یا بیٹھنے میں خون جاری نہیں ہوتا اور کھڑے ہونے میں جاری ہوتا ہے تو اس کا بند کرنا اس خاتون کے لیے واجب ہے‘ ایسی صورت میں یہ مستحاضہ نہیں رہی۔

س ۳۲۳: کوئی عورت روئی وغیرہ رکھ کر یا کسی اور طریقے سے خون کو روک سکتی ہو تو کیا اس پر مستحاضہ کا حکم نہیں لگائیں گے تو پھر اس کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ خروج دن پایا جا رہا ہے اگرچہ نماز کے وقت روئی وغیرہ رکھنے سے خون باہر نہیں آئے گا تو اس خروج دم سے وضوء واجب ہو گا یا غسل؟

ج ☆ وہ عورت جو روئی وغیرہ رکھ کر یا اور طریقے سے خون روک سکتی ہے حکماً مستحاضہ کہلائے گی لیکن اس پر احکامات صحت مندی کے جاری ہوں گے اور معذور کے حکم سے نکل جائے گی لہٰذا وضو کرے اور اس وضو سے فرض اور نوافل اور قضاء نمازیں پڑھ سکتی ہے اور اس وضوء سے وہ دوسرے وقت کی نماز بھی پڑھ سکتی ہے مثلاً اگر ظہر کے وقت وضوء کیا ہے تو اس سے عصر کی نماز بھی پڑھ سکتی ہے (بشرطیکہ اور کوئی ناقض وضو نہ پایا جائے)۔

س ۳۲۴: وہ عورت جس کو بیٹھنے سے خون جاری نہ ہوتا ہو اور کھڑے ہونے سے خون جاری ہوتا ہو تو اس کو مستحاضہ کا حکم نہیں لگایا جائے گا لیکن اگر وہ اٹھ کر وضو کرنے

جائے گی تو خون کے بہنے سے وضوٹوٹ جائے گا تو وہ وہیں بیٹھ کر تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ جب کوئی بھی اس کو اس جگہ وضو کروانے والا موجود نہ ہو

ج ☆ وہ عورت جس کو بیٹھنے سے خون جاری نہ ہوتا ہو اور کھڑے ہونے سے خون جاری ہوتا ہو اور اس بات پر قادر ہے کہ کپڑے یا روئی وغیرہ سے خون روک سکتی ہے تو یہ عورت تیمم نہ کرے بلکہ وضوء کر کے نماز پڑھے۔

س ۳۲۵: اگر مستحاضہ کی احتیاط کے باوجود خون زیادہ آ رہا ہے' رُک نہیں رہا تو کیا اب وہ نماز کی قضاء کرے یا نہیں؟

ج ☆ مستحاضہ کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے لنگوٹ وغیرہ اس طرح باندھے کہ خون حتی المقدور رک جائے اگر لنگوٹ باندھنے اور احتیاط کے باوجود بھی خون آئے تو اس سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ نماز صحیح ہے' قضاء کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۳۲۶: اگر ایسی مستحاضہ عورت جس کے خون میں وقفہ بھی ہو لیکن کم ہو اور اس کو کوئی دوسری بیماری ایسی ہو کہ جس سے یہ معذور کے حکم میں آ سکتی ہے (مثلاً ریح وغیرہ) لیکن یہ بھی پانچ یا دس منٹ کے وقفے سے ہو البتہ دونوں عذر وقتاً فوقتاً اس طرح لاحق ہوں کہ فرض نماز کی ادائیگی ممکن نہ ہو یعنی ایک ہی عذر کے درمیان وقفہ میں دوسری بیماری کی وجہ سے وضوء ٹوٹ جاتا ہو تو اب اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر ایسی مستحاضہ عورت جس کو خون میں وقفہ بھی ہو لیکن کم ہو مگر اس دوسری بیماری کی وجہ سے بھی ایسا عذر لاحق ہو (جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے) جس کی وجہ سے وہ معذور کے حکم میں آ سکتی ہو تو اس عورت پر معذور کے احکامات لاگو ہوں گے لہٰذا یہ عورت ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے۔

س ۳۲۷: اگر کسی عورت کو حیض کے ایام کے علاوہ خون آئے اور وہ اتنے وقفے سے آتا ہو کہ درمیان میں پانچ' دس منٹ نماز کے لیے موجود ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو حیض کے علاوہ خون آئے اور درمیان میں پانچ' دس منٹ کا وقفہ نماز کے لیے موجود ہو تو یہ عورت استحاضہ کے حکم میں نہیں آئے گی کیونکہ استحاضہ کا حکم

جب آئے گا' جب ایک نماز کے وقت میں مسلسل خون آئے اور اس کے بعد اگر وقفہ سے بھی خون آئے تو وہ معذور کے حکم میں شامل ہو جائے گی۔

س ۳۲۸: اگر مستحاضہ کے لیے معذور ہونے کی جو شرائط ہیں ایک پوری نماز کے وقت میں خون جاری ہو پھر یہ کہ یہ مسلسل بغیر وقفے کے ہو تو پھر جو حیض کے دس دن (اکثر مدت) سے ایک لمحہ بھی زیادہ خون آنے کو استحاضہ کہا جاتا ہے' وہ کس اعتبار سے کہا جاتا ہے حالانکہ ضروری نہیں کہ خون مسلسل آئے بلکہ وقفے سے بھی آتا ہے۔ اسی طرح خون آکر حیض کی اقل مدت (تین دن) سے ایک لمحہ بھی کم آئے تو استحاضہ ہی کہلاتا ہے اور اس کے لے بھی ضروری نہیں کہ مسلسل جاری ہو تو پھر ان دونوں میں فرق کس اعتبار سے ہے؟

ج ☆ مستحاضہ کا حکم تو اقل مدت (تین دن) سے کم آئے یا اکثر مدت (دس دن) سے زیادہ آئے تو اس استحاضہ کا حکم لگ جائے گا کیونکہ مسلسل آنا شرط نہیں ہے لیکن معذور کا حکم اس پر اس وقت لگے گا جب کہ خون کسی نماز کے پورے وقت مسلسل جاری رہے اور نماز پڑھنے کی (طہارت کے ساتھ) مہلت نہ ملے۔

س ۳۲۹: اگر کسی عورت کو دورانِ حمل خون نظر آئے تو وہ کیا کہلائے گا؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو دورانِ حمل خون نظر آئے تو وہ استحاضہ کہلائے گا۔

س ۳۳۰: بچے کی پیدائش کے وقت جو خون نظر آئے وہ کیا کہلائے گا؟

ج ☆ بچے کی پیدائش کے وقت جو خون نظر آئے وہ بھی استحاضہ ہے جب تک کہ بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے' اس سے پہلے جو خون نظر آئے گا وہ استحاضہ کہلائے گا۔

س ۳۳۱: اگر نفاس کی مدت چالیس روز مکمل ہو گئی اور خون بند نہ ہوا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر مدتِ نفاس چالیس روز مکمل ہو گئی اور خون بند نہ ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہوں گے' باقی تمام دن (جتنے دن خون جاری رہے) استحاضہ کے ہوں گے۔

س ۳۳۲: اگر کسی عورت کی نفاس کی عادت مقرر ہے اور اس کو تیس دن نفاس آتا ہے

لیکن اس دفعہ اس کو نفاس تیس دن کے بجائے پچاس دن آیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
ج ☆ اگر کسی عورت کی نفاس کی عادت تیس دن مقرر ہے اور اس مرتبہ پچاس دن نفاس آیا تو تیس دن نفاس کے ہوں گے اور بیس دن استحاضہ کے ہوں گے' لہٰذا یہ عورت تیس دن کے بعد دس دن تو انتظار کرے اگر چالیسویں دن بھی خون نہ رکے تو اب یہ غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے اور پچھلے دس دن کی نماز بھی قضاء کرے۔

س ۳۳۳: اگر کسی عورت کا پہلا نفاس ہے اور خون چالیس دن سے تجاوز کر گیا تو کتنے دن نفاس کے ہوں گے اور کتنے دن استحاضہ کے؟
ج ☆ اگر کسی عورت کا پہلا نفاس ہے اور خون چالیس دن سے تجاوز کر گیا تو چالیس دن نفاس کے ہوں گے اور باقی استحاضہ کے۔

# استحاضہ کے احکام عبادات کے متعلق

س ۳۳۴: اگر کوئی عورت مستحاضہ ہو جائے اور ہر وقت استحاضہ کے خون سے ناپاک رہے تو اس کے لیے نماز کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر وہ ایسی عورت ہو جو معتادہ ہو یعنی اس کے حیض کے ایام مقرر ہوں مثلاً اسے ہر ماہ پانچ یا چھ روز خون آتا تھا تو جب وہ مستحاضہ ہو گی تو اسے چاہیے کہ ان دنوں نماز وغیرہ چھوڑ دے جن میں حیض کا خون آتا تھا اور جب وہ دن پورے ہو جائیں تو غسل کر لے اور نماز شروع کر دے۔ اس کی تائید اس حدیثِ مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:
سیدہ عائشہؓ راوی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے برابر استحاضہ کا خون آتا ہے۔ چنانچہ میں کسی وقت پاک نہیں رہتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ تو رگ کا خون ہے، حیض کا خون نہیں ہے لہٰذا جب تم کو حیض آنے لگے تو تم نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو جسم سے خون دھو ڈالو اور غسل کر کے نماز پڑھ لو۔

س ۳۳۵: اگر کوئی عورت مستحاضہ ہو جائے تو کیا وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے گی؟

ج ☆ استحاضہ والی عورت کو ہر نماز کے وقت غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا ضروری ہے لیکن اگر مستحاضہ عورت غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھے اور عصر کی نماز وضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور اسی طرح مغرب کی نماز غسل کر کے آخر وقت میں پڑھے اور عشاء کی نماز وضوء کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر کی نماز بھی غسل کر کے اوّل وقت میں پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ادب حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے اور کوئی عجب نہیں کہ اس کی رعایت رکھنے کی برکت

سے اس مرض کو فائدہ پہنچے (یعنی اس مرض میں کمی واقع ہو جائے)۔

س ۳۳۶: کیا مستحاضہ عورت ایک وضوء سے صرف ایک نماز پڑھ سکتی ہے یا اور نمازیں بھی پڑھ سکتی ہے؟

ج ☆ مستحاضہ عورت ایک وضوء سے کئی نمازیں پڑھ سکتی ہے مثلاً اس نے ظہر کی نماز کے لیے یا ظہر کی نماز پڑھ کر وضو کیا تو اس وضوء سے ظہر کے وقت کے اندر اندر جو فرض، واجب، سنت، نفل یا قضاء نمازیں پڑھنا چاہے یا قرآن پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے، جب یہ ظہر کا وقت ختم ہو گا تو اب نئے سرے سے وضوء کرنا پڑے گا۔

س ۳۳۷: مستحاضہ عورت فجر کی نماز کے لیے کیے گئے وضوء سے اشراق کی نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ فجر کی نماز کے لیے کیا ہوا وضوء طلوع شمس کے وقت ختم ہو جائے گا۔ اشراق کی نماز کے لیے نیا وضوء کرنا پڑے گا جو ظہر کے وقت داخل ہونے تک برقرار رہے گا بشرطیکہ اور کوئی منافی وضو فعل سرزد نہ ہوا ہو۔

س ۳۳۸: مستحاضہ کسی بیماری کی وجہ سے وضوء پر قادر نہ ہو تو کیا کرے؟

ج ☆ مستحاضہ کسی بیماری کی وجہ سے وضو پر قادر نہ ہو تو تیمّم کرے اور نماز ادا کرے۔

س ۳۳۹: مستحاضہ عورت روزہ رکھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ مستحاضہ عورت روزے رکھ سکتی ہے اور حیض کے دنوں کی قضاء بعد میں کرے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ عورت کے ایام حیض کی عادت مقرر ہو اور پھر بعد میں مستحاضہ ہوئی ہو۔

س ۳۴۰: مستحاضہ مسجد میں داخل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ مستحاضہ مسجد میں داخل ہو سکتی ہے جب کہ مسجد میں تلویث (ناپاکی) کا اندیشہ نہ ہو۔

س ۳۴۱: کیا مستحاضہ طوافِ کعبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ مستحاضہ کے لیے طوافِ کعبہ کرنا جائز ہے۔

س ۳۴۲: کیا مستحاضہ صفا اور مروہ کی سعی کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ مستحاضہ کیلئے صفاء اور مروہ کی سعی کرنا جائز ہے' چاہے عمرے کی سعی ہو یا حج کی سعی ہو۔
س ۳۴۳: کیا مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ مستحاضہ کے لیے اعتکاف کرنا جائز ہے۔
س ۳۴۴: کیا مستحاضہ قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے یا نہیں؟
ج ☆ مستحاضہ کے لیے قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔
س ۳۴۵: کیا مستحاضہ قرآن مجید کو چھو سکتی ہے؟
ج ☆ جی ہاں! مستحاضہ کے لیے قرآن مجید کا چھونا جائز ہے۔
س ۳۴۶: کیا مستحاضہ سے جماع کرنا جائز ہے؟
ج ☆ مستحاضہ سے جماع کرنا شرعاً جائز اور درست ہے لیکن طبی اعتبار سے مناسب نہیں ہے۔
س ۳۴۷: اگر کسی عورت کو ایک یا دو دِن خون آ کر بند ہو جائے تو اس عورت سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟
ج ☆ اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو جائے تو ایسی عورت سے جماع کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر یقین ہو کہ یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے جیسا کہ ممیّزہ جو استحاضہ اور حیض کے خون میں یقینی امتیاز کر سکتی ہے یا یہ کہ کسی کو عادت حیض کو شامل کر کے حیض کی اکثرت مدت دس دن گزر جانے کے بعد خون آئے تو یقیناً استحاضہ ہوگا کیونکہ حیض کی اکثر مدت گزر چکی ہے اس لیے عادت بدلنے کا بھی احتمال نہیں ہے اور یہ خون استحاضہ کا شمار ہوگا اور زمانہ بھی چونکہ پاکی کا شمار ہوگا لہٰذا اس صورت میں جماع کرنا جائز ہوگا۔
س ۳۴۸: مستحاضہ کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اس سے جماع کرنا جائز ہے حالانکہ مستحاضہ عورت کے بارے میں تو یہ حکم ہے کہ جتنے دن اس کے حیض کے ہوتے ہیں (یعنی استحاضہ میں سے اپنی عادت کے مطابق جتنے دن حیض کے شمار کرتی ہے)، تو اتنے دن تو اس پر حائضہ کے احکام لاگو ہوتے ہیں تو کیا ان دنوں میں جماع کرنا جائز ہے؟

ج ☆ مستحاضہ کے وہ دن جو وہ حیض کے شمار کرتی ہے ان دنوں میں جس طرح باقی شرعی احکام سے روک دی جاتی ہے اسی طرح ان ایام میں جماع کرنا بھی ناجائز ہے لہٰذا اس سے بھی روک دی جاتی ہے لہٰذا جتنے دن حیض کے ہیں' ان کو نکال کر باقی دنوں میں اس کے لیے جماع کرنا جائز ہے۔

س ۳۴۹: اگر کسی لڑکی کی ابتداء ہی استحاضہ سے ہو تو اس کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر کسی لڑکی کو ابتداء ہی سے استحاضہ ہو تو وہ ہر مہینے دس دن حیض کے شمار کرے گی (حیض کی اکثر مدت کا اعتبار کرتے ہوئے) اور دس دن حیض کے علاوہ باقی بیس دن اس کے لیے جماع کرنا جائز ہے اور مستحاضہ کے شروع کے دن حیض کے شمار کیے جائیں گے۔

س ۳۵۰: طبّی نقطہ نظر سے مستحاضہ سے جماع کرنا نقصان دہ ہے یا نہیں؟

ج ☆ طبّی نقطہ نظر سے مستحاضہ سے جماع کرنے کے بہت سے نقصانات ہیں کیونکہ اس سے بہت سے جراثیم مرد اور عورت دونوں کو لگتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں جنم لیتی ہیں لہٰذا مرد کو چاہیے کہ مستحاضہ عورت سے اُس وقت جماع کرے جبکہ اُس کا خون رکا ہوا ہو۔

س ۳۵۱: مستحاضہ کے ایام عدت کب پورے ہوں گے؟

ج ☆ مستحاضہ کے ایام عدت بھی حائضہ کی طرح تین حیض ہیں' چاہے وہ معتادہ ہو یا متحیرہ ہو لیکن مبتدیہ کی عادت تین ماہ ہو جائے گی کیونکہ اس کے ایک حیض سے لے کر دوسرے حیض کے درمیان طویل زمانہ نہیں ہوتا لیکن معتادہ کی عدت تین ماہ سے کم یا زیادہ میں پوری ہو سکتی ہے کیونکہ اس کی عادت اگر پانچ دن حیض آنے کی تھی اور ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان پاکی کا زمانہ پندرہ دن ہے تو اس طرح اس کی عدت ساٹھ دن میں پوری ہو جائے گی۔

# نفاس کے احکام

## نفاس کی تعریف:

بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے سے جو خون آتا ہے' اس کا نام نفاس ہے۔ اس کے متعلق شمس الاطباء ڈاکٹر غلام جیلانی لکھتے ہیں کہ ایام حمل میں خون حیض بچہ کی غذا اور ساخت ولحم وشحم میں کام آتا ہے جو خون زائد ہو وہ بعد وضع حمل کے بطور نفاس خارج ہوتا ہے۔

س ۳۵۲: کیا حیض کے خون کی طرح نفاس کے خون کے بھی کچھ رنگ ہیں؟

ج ☆ جی ہاں! حیض کے خون کی طرح نفاس کے خون کے بھی چھ رنگ ہیں: سیاہ' سرخ' مٹیالہ' گدلا' سبز' زرد۔

س ۳۵۳: کیا حیض کی طرح نفاس کی بھی کم سے کم مدت ہے؟

ج ☆ نفاس کی کم سے کم مدت مقرر نہیں ہے کیونکہ حیض میں کم سے کم تین دن کی مدت اس لیے مقرر کی تھی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ خون رحم سے آ رہا ہے یا کسی رگ سے لیکن نفاس میں اس کی ضرورت نہیں اس لیے کہ بچہ کا پیدا ہوا ہونا رحم کا منہ کھلنے کی علامت ہے اور بچے کے بعد آنے والا خون رحم ہی کا ہوتا ہے لہٰذا کم سے کم مدت متعین کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اس لیے اگر کسی عورت کے بچے پیدا ہونے کے بعد ایک گھنٹہ خون آ کر بند ہو گیا تو وہ بھی نفاس ہے۔

س ۳۵۴: نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

ج ☆ نفاس کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

س ۳۵۵: اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہ آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہ آئے تب بھی اس کو جننے کے بعد نہانا واجب ہے اس لیے نہا کر نماز پڑھنا شروع کر دے' اسی پر فتویٰ ہے۔

س ۳۵۶: اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہ آئے اور غسل کرنے سے جان کا خطرہ یا مرض کے شدید ہونے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں غسل کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر غسل کرنے سے جان کا خطرہ ہے یا شدید مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور اس کو گرم پانی اور ٹھنڈا پانی ایک جیسا نقصان دیتا ہے تو غسل کی جگہ تیمّم کر لے اور نماز کے لیے وضو کر لے (بصورت جواز تیمّم) تیمّم کر لیا کرے پھر اندیشہ ہلاکت یا اندیشہ مرض جاتا رہے تو غسل کر کے نماز پڑھے' اگر طاقت کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھنے کی نہ ہو تو لیٹ کر پڑھ لے۔

س ۳۵۷: اگر کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو نفاس ہوگا یا استحاضہ؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون آیا اور چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو چالیس دن نفاس کے شمار ہوں گے اور چالیس دن سے زائد استحاضہ کے ہوں گے۔ اس لیے ایسی صورت میں چالیس دن گزرنے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے' خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے۔

س ۳۵۸: اگر کسی عورت کو چالیس دن نفاس کے ہو گئے' اس کے بعد اس کے ایام حیض کے دن شروع ہو گئے۔ اب چالیس دن کے بعد جو خون ہے وہ حیض کہلائے گا یا استحاضہ؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو چالیس دن نفاس کے ہو گئے' اس کے بعد حیض کے دن شروع ہو گئے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو چالیس دن کے بعد جو خون آیا ہے' ایام حیض میں وہ استحاضہ کہلائے گا کیونکہ ایک خون سے دوسرے خون تک پاکی کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور ابھی وہ پوری نہیں ہوئی۔

س ۳۵۹: اگر کسی کو بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن نفاس کے خون آنے کی عادت ہے لیکن اس مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن گزر گئے اور خون بند نہیں ہوا تو اس کا کیا

حکم ہے؟

ج ☆ کسی کو بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن نفاس کے خون آنے کی عادت ہے لیکن اس مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن گزر گئے اور خون بند نہیں ہوا تو غسل نہ کرے اگر چالیس دن خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس شمار ہو گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو تیس دن نفاس کے شمار ہوں گے اور باقی استحاضہ کے دنوں کی نماز قضاء کرنا پڑے گی نیز جب خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو پھر خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔

س ۳۶۰: اگر کسی عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہے لیکن اگر پندرہ دن بعد پینتیسویں دن دوبارہ خون آیا تو یہ کیا کہلائے گا؟

ج ☆ اگر کسی عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہے لیکن پندرہ دن بعد پینتیسویں دن دوبارہ خون آیا تو یہ نفاس کہلائے گا کیونکہ ابھی مدتِ نفاس باقی ہے اور چالیس دن مکمل نہیں ہوئے اور اس عورت کی عادت بدلنے کا احتمال بھی ہے لہٰذا یہ خون نفاس ہی کہلائے گا البتہ اگر چالیس دن سے ایک لمحہ بھی زیادہ خون آیا تو اب پرانی عادت کا اعتبار ہو گا اور بقیہ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

س ۳۶۱: اگر کسی عورت کی تیس دن کی عادت ہے، اس عورت کو مقرر شدہ عادت تیس دن ہونے پر خون بند ہو گیا پھر پندرہ دن بعد دوبارہ خون آیا تو یہ کیا کہلائے گا؟

ج ☆ اگر ایسی عورت کو تیس دن میں خون بند ہونے کے پندرہ دن بعد پینتالیسویں دن خون دوبارہ آئے تو یہ خون نفاس کا نہیں ہو گا کیونکہ یہ خون مدتِ نفاس پوری ہونے کے بعد آیا ہے اور یہ خون کیونکہ نفاس کے بعد طہر مکمل ہونے کے بعد آیا ہے اس لیے اگر تین دن تک آئے اور حیض بن سکے تو حیض ہو گا اور اگر تین دن سے کم میں بند ہو جائے تو یہ استحاضہ شمار ہو گا۔

س ۳۶۲: کسی عورت کو یہ خون بچے کی پیدائش کے کچھ دن بعد آئے اور یہ دن پندرہ یا اس سے زائد ہوں تو کیا اس کو حیض نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نفاس کا امکان نہیں ہے اور

حیض کے لیے طہر مکمل ہو چکا ہے؟
ج ☆ اگر کسی عورت کو یہ خون بچے کی پیدائش کے کچھ دن بعد آئے اور یہ دن (یعنی وقفے کے دن) پندرہ یا اس سے زائد ہوں تب بھی یہ نفاس ہی کہلائے گا کیونکہ مدتِ نفاس پوری نہیں ہوئی اور اس مدت میں جو بھی خون آئے گا وہ نفاس ہی کہلائے گا۔

س ۳۶۳: اگر کسی عورت کے نفاس کے ایام میں کبھی دو تین دن خون بند رہے پھر خون آنا شروع ہو جائے اور پوری مدت نفاس اسی طرح ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟
ج ☆ اگر کسی عورت کو اس طرح خون آئے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے تو یہ بھی نفاس ہی ہوگا کیونکہ ضروری نہیں کہ نفاس کا خون ہر وقت آتا رہے بلکہ مدتِ نفاس میں جو خون آئے گا وہ سب نفاس ہی ہوگا۔

س ۳۶۴: اگر نماز پڑھنے سے بچے کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو پھر کیا کرے؟
ج ☆ اگر نماز پڑھنے سے بچے کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو نماز اشارہ سے پڑھ لے اور اگر نہ پڑھی تو پھر بعد میں اس کی قضاء کر لے۔

س ۳۶۵: پیدائش کے وقت اگر آدھے سے کم بچہ نکلا تو ابھی اگر نماز نہ پڑھی ہو تو پڑھنے کا حکم ہے لہٰذا اگر عورت اس وقت نماز پڑھے تو کیا یہ درست ہے جبکہ اس وقت ستر جو شرائطِ نماز میں سے ہے، مکمل نہیں ہوتا تو مجبوراً ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے یا بعد میں قضاء کرے؟
ج ☆ اگر پیدائش کے وقت آدھے سے کم بچہ نکلا اور ابھی تک نماز بھی نہیں پڑھی اور جب کہ اس وقت ستر بھی مکمل نہیں تو مجبوراً اسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے اگر نہ پڑھی تو بعد میں قضاء پڑھنا پڑے گی۔

س ۳۶۶: قبل ولادت عورت کو آخر وقت میں بھی نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ بعض عورتوں کو ولادت سے قبل (تقریباً چھ گھنٹے پہلے) پیلے یا نیلے رنگ کا پانی نکلتا ہے اور بعض عورتوں کو یہ پانی ایک دن پہلے آتا ہے۔ اس وقت نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ معذور کے حکم میں نہیں آئے گی؟ اسی طرح کسی کو ایک دن رات رہتا ہے، اس کا کیا

حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی نمازی کے پورے وقت میں کوئی زمانہ ایسا نہ مل سکا جو کہ رطوبت سے خالی ہو تو یہ عورت معذور کے حکم میں آ جائے گی اور اس رطوبت کے خروج کے ساتھ نماز صحیح ہو گی مگر یہ ضروری ہے کہ گدی (پیڈ) وغیرہ رکھ لے اور اگر گدی رکھنے سے تکلیف نہ ہو اور گدی رکھنے سے فرج کے خارج میں رطوبت نہ آئے تو اس حالت میں گدی کا نماز اور وضو سے پہلے رکھنا واجب ہے اور یہ پانی استحاضہ کے حکم میں ہو گا۔

س ۳۶۷: کچھ عورتوں کو یہ پانی ایک دن پہلے نکلتا ہے اور مسلسل جاری رہتا ہے۔ اس طرح ان کو ایک دن رات یہ عذر پیش آتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ ان عورتوں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو اُوپر جواب کے اندر مذکور ہے لہٰذا یہ عورت بھی مستحاضہ کے حکم میں ہو گی اور یہ بھی ہر نماز سے پہلے وضوء کر کے نماز پڑھ لے۔

س ۳۶۸: اگر بچہ رحم کے بجائے ناف سے پیدا ہو اس طرح کہ عورت کے پیٹ میں زخم تھا' وہ پھٹ گیا اور اس سے بچہ نکل آیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر بچہ رحم کے بجائے ناف سے پیدا ہوا' اس طرح کہ عورت کے پیٹ میں زخم تھا' وہ پھٹ گیا اور بچہ اس سے نکل آیا تو وہ حکم ہو گا جو زخم سے خون جاری ہونے کی صورت میں ہوتا ہے اور یہ نفاس نہ سمجھا جائے گا یعنی یہ خون نفاس کا خون نہ سمجھا جائے گا۔

س ۳۶۹: کیا اس سوال سے مراد آپریشن کے ذریعے بچے کی پیدائش ہے۔ اگر اس سوال سے یہ مراد ہے تو پھر زخم سے خون جاری ہونے کا حکم کیوں لگایا گیا' کیا یہ خون فرج کے ذریعے نہیں آیا (یعنی کیا اس خون کے آنے سے مراد فرج سے خون آنا نہیں ہے) پھر اس پر کونسا حکم لگے گا؟

ج ☆ اس سوال سے مراد آپریشن کے ذریعے بچے کی پیدائش نہیں بلکہ ناف کا زخم پھٹ

جانے کی وجہ سے بچے کی پیدائش ہوتی ہے اور یہ خون فرج کے بجائے زخم سے آ رہا ہے لہٰذا زخم سے خون جاری ہونے کا حکم اُس پر اِس لیے لگایا گیا' اسی لیے اس پر نفاس کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ لہٰذا یہ عورت جبکہ خون کا سیلان نماز کے پورے وقت میں جاری رہے اس طرح کے درمیان میں فرض نماز پڑھنے کا وقت نہ ملے' معذورین کے حکم میں ہوگی اور معذورین کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت نیا وضوء کر کے نماز پڑھے۔

س ۳۷۰: بچے کی پیدائش کے وقت آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد جو خون آئے وہ نفاس کے حکم میں ہوتا ہے اگر بچے کی پیدائش آپریشن سے ہو تو کس وقت نفاس کا حکم ہوگا؟

ج ☆ بچے کی پیدائش آپریشن سے ہو تو نفاس کا حکم اس وقت لگے گا جب خون فرج سے آئے۔

س ۳۷۱: بچے کے ناف سے پیدا ہونے کے بعد فرج سے بھی خون آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ بچہ اگر رحم کے بجائے ناف سے پیدا ہو (یعنی زخم پھٹ جانے سے) اور بچے کے ناف سے نکلنے کے بعد فرج سے بھی خون آیا تو یہ نفاس ہوگا۔

س ۳۷۲: زخم کے بجائے ناف سے آپریشن سے بچے کی پیدائش کی صورت میں بھی اگر فرج سے خون آئے تو کیا وہ نفاس ہوگا۔ جبکہ نفاس تو بچے کی پیدائش کی وجہ سے رحم کا مُنہ کھلنے سے ہوتا ہے اس میں رحم کا منہ نہیں کھلا اس کو پھر نفاس کس طرح کہیں گے پھر یہ کہ آپریشن کے وقت پیدائش کے بعد ڈاکٹر رحم کی صفائی وغیرہ کر دیتے ہیں لہٰذا نفاس جو اصل میں بچے کی نشوونما اور ساخت میں ضرورت سے زائد خون ہوتا ہے' اس کو کہتے ہیں جبکہ اس میں وہ خون وغیرہ صاف کر دیا جاتا ہے لہٰذا یہ فرج سے آنے والا خون نفاس کس طرح ہوگا؟

ج ☆ رحم کے بجائے ناف سے آپریشن کے ذریعہ بچے کی پیدائش کی صورت میں بھی اگر فرج سے خون آئے تو وہ نفاس ہی کہلائے گا کیونکہ آپریشن کے ذریعہ صرف بچے کو نکالا جاتا ہے نہ کہ رحم کی صفائی کی جاتی ہے اور جیسا کہ آپ نے سوال میں بتایا کہ نفاس کا خون اصل میں وہ خون ہے جو بچے کی نشوونما اور ساخت میں ضرورت سے

زائد ہوتا ہے لہٰذا آپریشن کے ذریعے بچے کی پیدائش ہونے کی صورت میں اگر فرج سے خون آئے تو وہ زائد خون ہی ہوتا ہے' لہٰذا یہ خون نفاس کا ہوگا۔

س ۳۷۳: اگر بچے کی پیدائش آپریشن کی صورت میں ہو اور نفاس کا خون نہ آئے تو کیا پھر بھی نماز کے لیے غسل کرنا پڑے گا۔ جس طرح کے عام طریقے سے پیدائش کے وقت نفاس نہ آنے کی صورت میں بھی غسل لازمی ہوتا ہے۔ جب اس صورت میں بچے کے خروج کے بعد جو علت ہے وہ آپریشن کے ذریعے پیدائش والی صورت میں تو موجود نہیں؟

ج ☆ آپریشن کے ذریعے بچے کی پیدائش ہو اور نفاس کا خون نہ آئے تو اس صورت میں غسل فرض نہیں' لہٰذا ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

س ۳۷۴: اگر کسی عورت کا حمل گر گیا اس کے بعد خون آیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کا حمل گر گیا اور بچے کا ایک آدھا عضو بن گیا یعنی تھوڑی سی بچے کی خلقت ظاہر ہوگئی ہو جیسے اُنگلی یا ناخن یا بال تو وہ بچہ تو بچہ شمار ہوگا اس کے نکلنے سے عورت کا نفاس کا حکم ہوگا۔

س ۳۷۵: بچے کی پیدائش کے بارے میں ایک آدھا عضو کے لیے انگلی یا ناخن یا بال کو کس اعتبار سے لیا گیا جبکہ بال جب ہی آئیں گے جب کہ جسم یا سر ہو اور انگلی اور ناخن جب ہی آئیں گے جب ہاتھ یا بازو موجود ہوں تو کیا ہاتھ' بازو یا سر بن جانے کی صورت میں خلقت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور اس کو عضو قرار نہیں دیا جائے گا' ان پر بھی ہاتھ' انگلی' ناخن یا سر یا جسم پر بال نہ ہوں ہاتھ انگلی اور ناخن ہونے کی صورت میں ہی عضو مکمل ہوگا اور نفاس کا حکم لگایا جائے گا؟

ج ☆ اس سوال میں ایک آدھ عضو کے لیے انگلی' ناخن' بال کو لینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ جب اتنی کم خلقت ظاہر ہونے پر نفاس کا حکم ہے تو زیادہ خلقت ظاہر ہونے پر (جیسا کہ سوال میں بتایا گیا) تو بدرجۂ اولیٰ نفاس کا حکم ہوگا۔

س ۳۷۶: کسی عورت کا حمل گر گیا اور بچے کا کوئی عضو نہیں بنا' اس کے بعد جو خون آیا

اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر کسی عورت کا حمل گر گیا مگر بچے کا ایک آدھ عضو نہیں بنا اور اس کی خلقت میں سے کچھ ظاہر نہیں ہوا پس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں ہوگا۔ پس اگر یہ خون حیض ہے اور اگر حیض نہیں بن سکے مثلاً تین دن سے کم آئے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔

س ٣٧٧: کسی عورت کا حمل گر گیا اور بچے کا کوئی عضو نہیں بنا اور خلقت ظاہر نہ ہوئی ہو تو اس خون کو حیض میں شامل کرنے کے لیے کیا یوم سقوط حمل سے حساب لیا جائے گا جس سے حیض کے تین دن یا پاکی کے پندرہ دن گنے جائیں یا پھر حیض کے سابقہ عادت اور تاریخ سے حساب لگایا جائے گا؟

ج ☆ اگر کسی عورت کا حمل گر گیا اور بچے کا کوئی عضو نہیں بنا ہو اور خلقت ظاہر نہ ہوئی ہو تو اس خون کو حیض کے خون میں شامل کرنے کیلئے یوم سقوط حمل سے حساب لیا جائے گا یعنی اس وقت سے خون شروع ہوگا' اسی وقت سے حیض کا حساب لگایا جائے گا۔

س ٣٧٨: اگر بچے کی خلقت ظاہر ہوگئی' اسکے بعد خون آیا یا پہلے آیا اس کا کیا حکم ہے؟

ج ☆ اگر بچہ نکلنے سے قبل بھی خون آیا اور بعد میں بھی خون آیا اور بچے کی کچھ خلقت ظاہر ہوگئی تو جو خون اس کے نکلنے سے پہلے آیا وہ حیض نہیں ہوگا' استحاضہ ہوگا اور جو بعد میں آیا وہ نفاس ہوگا۔

س ٣٧٩: اگر آگے' پیچھے دو بچے (جڑواں) پیدا ہوں تو نفاس کا حکم کب سے لگے گا؟

ج ☆ اگر آگے پیچھے دو بچے پیدا ہوئے تو نفاس کا حکم اوّل بچے کے پیدا ہونے کے وقت سے ہوگا اور (توامین یعنی جڑواں بچے) بچوں کی شرط یہ ہے کہ ان دونوں بچوں کی ولادت میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہو یعنی ایک بچہ جنا تین مہینے بعد دوسرا بچہ جنا تو دیکھیں کہ پہلے بچے کی ولادت کے بعد کتنے دن خون آیا اگر چالیس دن سے زیادہ آئے اور عادت مقرر ہو تو عادت کی مدت نفاس شمار ہوگی اور دوسرے بچے کی پیدائش کے اگر خون آیا تو وہ استحاضہ شمار ہوگا۔

س ۳۸۰: اگر چھ مہینے یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو یعنی ایک بچے کے بعد دوسرے بچے کی ولادت چھ ماہ بعد ہوئی ہو تو اس میں نفاس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ ایک بچے کے بعد دوسرے بچے کی ولادت میں چھ مہینے یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو دو حمل اور دو نفاس ہوں گے لہٰذا ہر بچے کی ولادت کے بعد الگ نفاس ہوگا۔

س ۳۸۱: اگر تین بچے ہوں پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہو' اسی طرح تیسرے میں اس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اگر تین بچے پیدا ہوں' پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہو' اسی طرح دوسرے اور تیسرے کے درمیان چھ مہینے سے کم فاصلہ ہو تو یہ ایک ہی حمل سمجھا جائے گا لہٰذا پہلے بچے کی ولادت کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس سمجھا جائے گا اور بعد میں ولادت کے وقت جو خون آئے وہ استحاضہ شمار ہوگا۔

س ۳۸۲: دوسرے اور تیسرے بچے کے بعد جو خون آئے گا وہ کیا ہوگا؟

ج ☆ دوسرے اور تیسرے بچے کے بعد جو خون آئے گا وہ استحاضہ ہوگا' لہٰذا ان دونوں میں نماز وغیرہ پڑھنا پڑے گی۔

س ۳۸۳: مذکورہ صورت میں ہی دوسرے اور تیسرے بچے کی ولادت میں چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہے تو دوسرے اور تیسرے بچے کے بعد خون کس حکم کے تحت آئے گا؟

ج ☆ مذکورہ صورت میں دوسرے اور تیسرے بچے کی ولادت میں چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو تو تیسرے بچے کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس کے حکم میں ہوگا اور دوسرے بچے کے بعد جو آیا وہ استحاضہ ہوگا۔

س ۳۸۴: اگر بچہ بدن کے اندر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اکثر بچہ نکل آئے' اس کے بعد جو خون آئے اُس کا کیا حکم ہوگا؟

ج ☆ اگر بچہ بدن کے اندر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اکثر بچہ نکل آئے اس کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہوگا۔

# نفاس کے احکام عبادات کے متعلق

نفاس والی عورت کے بھی وہی احکام ہیں جو حیض والی عورت کے ہیں، جس طرح حیض والی عورت پر نماز فرض نہیں اور اسے کوئی بھی نماز ادا کرنا یا قرآن شریف پڑھنا یا اس کا چھونا یا مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔ اسی طرح نفاس والی عورت پر بھی نماز فرض نہیں ہے اور نہ اسے پڑھنا درست ہے اور قرآن شریف پڑھنا یا اس کا چھونا یا مسجد میں نفاس والی عورت کا داخل ہونا جائز نہیں البتہ قرآن شریف کو غلاف کے ساتھ چھونا جائز ہے مگر جلد پر جو چولی چڑھی ہوئی ہوگی اس کو ہاتھ لگانا ان کے لیے جائز نہیں ہوگا۔ چولی سے مراد وہ کپڑا ہے جو پٹھو (پٹلی) کے ساتھ سلا ہوا ہو' پلاسٹک کور جو گتے سے بالکل چپکا ہوا ہو یا ملا ہوا ہوتا ہے جو جدا نہیں ہوتا ہے وہ چولی کے حکم میں ہے' نیز نفاس کے زمانے میں طواف کرنا بھی حرام ہے۔

س ۳۸۵: نفاس والی عورت روزہ رکھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ نفاس والی عورت کیلئے کوئی روزہ (نفل ہو یا فرض) رکھنا جائز نہیں اگر رمضان میں ایسا موقع آجائے تو روزہ چھوڑ دے پھر بعد میں پاکی کے زمانے میں قضاء رکھ لے۔

س ۳۸۶: کیا حیض والی عورت کی طرح نفاس والی عورت بھی قرآن مجید کے علاوہ دوسری چیزیں پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج ☆ نفاس والی عورت بھی قرآن مجید کے علاوہ دوسری چیزیں پڑھ سکتی ہے مثلاً درود شریف' استغفار' پہلا کلمہ اگر چاہے وہ بھی پڑھ سکتی ہے اس کے علاوہ نفاس والی عورت کی نماز وغیرہ نہ پڑھنے کی اس حدیث سے بھی تائید ہوتی ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورت بچے کی پیدائش کے بعد چالیس دن بیٹھے رہتی تھی یعنی نماز نہیں پڑھتی تھی اور نہ روزہ رکھتی تھی اور جھائیاں

ڈور کرنے کیلیۓ اپنے چہروں پر ورس (ایک قسم کی گھاس) ملا کرتی تھی۔

نفاس کے زمانے میں نہانے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے چہرے پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں اور مرجھانے کا جو اثر آ جاتا ہے اسے درست کرنے کے لیے چہرے پر ورس ملا کرتی تھیں، جس کے ملنے سے کھال درست ہو جاتی تھی۔ اب اس کی جگہ بہت سے پاؤڈر اور کریمیں آ گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چہرے کو صاف ستھرا رکھنا اور اس کو بنانا اچھی بات ہے۔

س ۳۸۷: پیدائش سے چھٹے روز جو نہلایا جاتا ہے، وہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج ☆ پیدائش سے چھٹے روز جو عورت کو غسل دیا جاتا ہے اس کو بہت ضروری سمجھا جاتا ہے شرعاً اس کی کچھ اصل نہیں۔

س ۳۸۸: نفاس والی عورت سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ نفاس والی عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔

س ۳۸۹: نفاس والی عورت جس کی عادت مقرر ہے اگر اس کی عادت کے مطابق خون آنا بند ہو جائے تو اس سے بغیر غسل کے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ نفاس والی عورت کو عادت کے موافق خون آ کر بند ہوا ہے تو جب تک غسل نہ کر لے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے، جماع جائز نہیں۔ ایک نماز کا وقت گزر جانے کے بعد بغیر غسل کے بھی جائز ہوگا۔

س ۳۹۰: اگر خون چالیس دن آ کر بند ہوا تو اس صورت میں بغیر غسل کے جماع جائز ہے یا نہیں؟

ج ☆ اگر خون چالیس دن آ کر بند ہوا ہے تو بغیر غسل کے جماع کرنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ بغیر غسل جماع نہ کیا جائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلتُ والیہ اُنیب واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، آمین ثم آمین۔

# مآخذ و مراجع


۱: مظاہر حق

۲: تقریر ترمذی

۳: ہدایہ

۴: فتاویٰ عالمگیری

۴: احسن الفتاویٰ

۵: آپ کے مسائل اور ان کا حل

۶: علم الفقہ

۷: زبدۃ الفقہ

۸: اشرف الہدایہ

۹: اشراق النوری

۱۰: الصبح النوری

۱۱: بہشتی زیور (مکتبہ العلم اُردو بازار)

۱۲: تحفۂ خواتین

۱۴: ہدیۂ خواتین

۱۵: تعلیم النساء

اصول الشاشی فی اصول الفقہ

تصنیف
حضرت علامہ نظام الدین شاشی

---

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

---

شیاطین سے حفاظت

تالیف
حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

---

آداب المعاشرت

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی

---

جنتی عورت

تالیف: مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب القاسمی

---

دین و شریعت

مولانا منظور احمد نعمانی

---

اسلام اور تربیت اولاد

سلطان جہاں بیگم صاحبہ

مکتبۃ العلم